

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.tl

sabelesakina@gmail.com

حکومتِ مہدیؑ

ظہورِ پہلے اور ظہورِ بعدؑ

مؤلف: شیخ الاسلام حضرت علامہ نجم الدین طیبی مدظلہ العالی

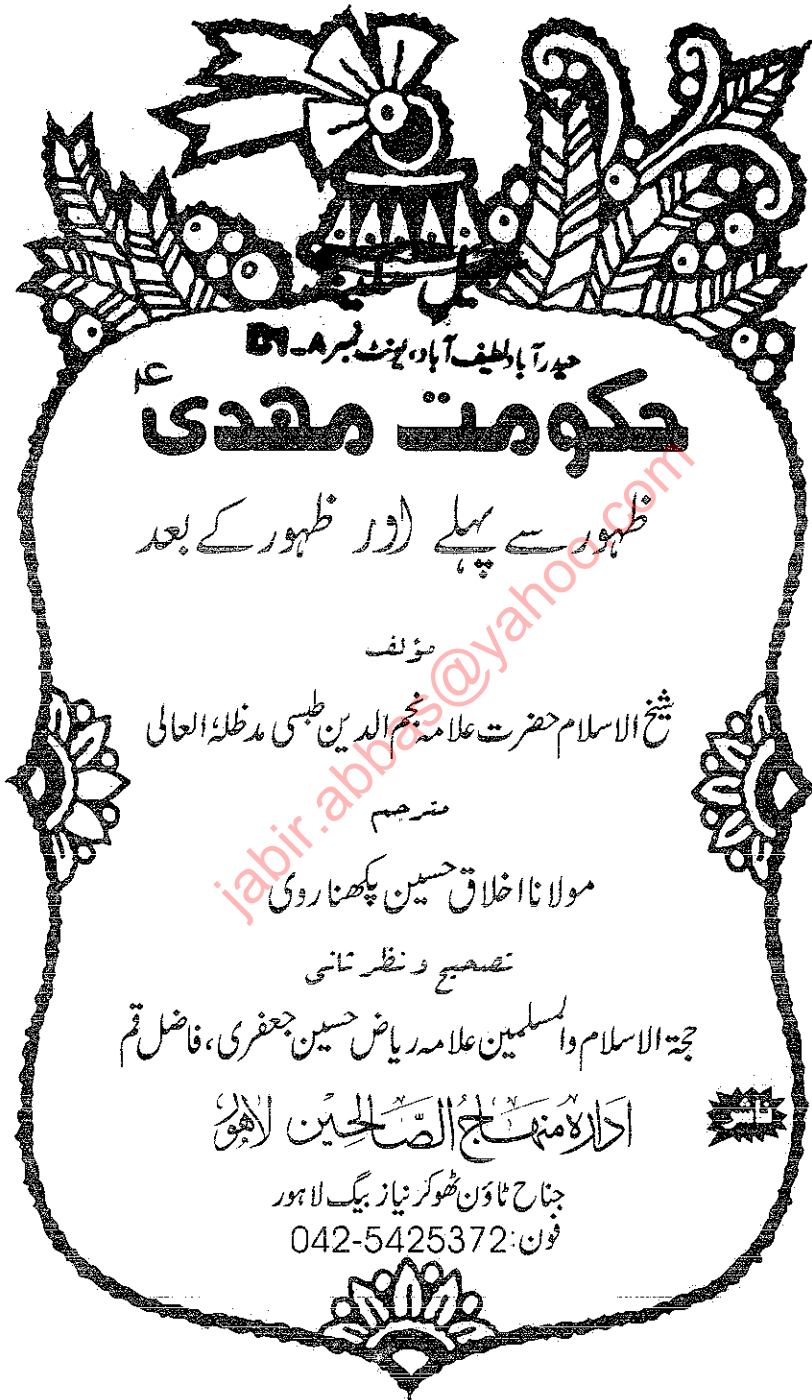
مترجم: مولانا اخلاق حسین پکھاروی حفظہ اللہ تعالیٰ

تصحیح و نظر ثانی:

محمد اشرف العالین علامہ ریاض حسین جعفری قاضی اعظم

یہ سچ کلام ہے اور یہ سچ ہے۔ تم کو یہ

احکامِ شریعتِ صالحین لایعنی



جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

حکومت مہدی	کتاب
نجم الدین طیبی	تالیف
مولانا اخلاق حسین پکھناروی	ترجمہ
ریاض حسین جعفری، فاضل قم	تصحیح
ادارہ منہاج الصالحین	ناشر
مشتاق احمد	کیوزنگ
ایک ہزار	تعداد
خادم حسین جعفری، غلام حیدر چودھری	پروف ریڈنگ
مارچ 2008ء	اشاعت
165 روپے	ہدیہ

احیاء منہاج الصالحین لاہور

الحمد ٹارکیٹ فرسٹ فلور وکان نمبر ۲۰

اُردو بازار لاہور 042-7225252



فہرست

- 12 ----- عرض ناشر
15 ----- بیان حقیقت
17 ----- پیش گفتار

پہلا حصہ

- 22 ----- دنیا ظہور امام مہدی سے قبل

پہلی فصل

- 26 ----- حکومت
27 ----- حکومتوں کا نظام
30 ----- حکومتوں کی تشکیل
30 ----- حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ
31 ----- بچوں کی فرمانروائی
31 ----- حکومت کی ناپائیداری
32 ----- ملک کا ادارہ کرنے سے حکومتیں بے بس و مجبور

دوسری فصل

- 33 ----- لوگوں کی دینی حالت
34 ----- اسلام اور مسلمان
35 ----- مساجد
35 ----- فقہاء
36 ----- دین سے خروج
37 ----- دین فروشی

تیسری فصل

- 38 ----- ظہور سے قبل اخلاقی حالت



- 39 ----- انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا
 40 ----- اخلاقی فساد
 42 ----- بد اعمالیوں کا رواج
 43 ----- اولاد کم ہونے کی آرزو
 44 ----- بے سرپرست خانوادوں کی زیادتی

چوتھی فصل

- 47 ----- ظہور سے پہلے امن وامان
 48 ----- ہرج و مرج اور نا امنی
 49 ----- راستوں کا غیر محفوظ ہونا
 50 ----- خوفناک جرائم
 53 ----- زندوں کو موت کی آرزو
 54 ----- مسلمانوں کا اسیر ہونا
 55 ----- زمین میں دھنسا
 56 ----- ناگہانی اموت کی زیادتی
 56 ----- دنیا والے نجات سے ناامید ہوں گے
 57 ----- مددگاروں کا فقدان
 59 ----- جنگ، قتل، اور قتلے

پانچویں فصل

- 66 ----- دنیا کی اقتصادی حالت ظہور کے وقت
 67 ----- بارش کی کمی اور بے موقع بارش
 69 ----- چھوٹی چھوٹی (ندیوں، تھیلوں کا خشک سہا)
 69 ----- قحط فقر و سادمازارن
 72 ----- غذا کے بدلے عورتوں کا تبادلہ

چھٹی فصل

- 73 ----- امید کے دریچے
 74 ----- حقیقی مومنین



- 75 ----- شیعہ علماء اور دانشوروں کا کردار
- 77 ----- شہرِ قم کا آ خر زمانہ میں کردار
- 78 ----- قم اہل بیت کا حرم
- 79 ----- شہرِ قم دوسرے افراد پر حجت ہے
- 80 ----- قم اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز
- 81 ----- قم کی فکری روش کی تائید
- 82 ----- حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار
- 83 ----- ایران، امام زمانہ کا ملک ہے
- 84 ----- ایرانوں کی عظمت
- 85 ----- ظہور کی راہ ہموار کرنے والے

دوسرا حصہ

- 88 ----- حضرت امام مہدیؑ کا عالمی انقلاب

پہلی فصل

- 89 ----- امام زمانہ کا قیام
- 92 ----- اعلانِ ظہور
- 93 ----- پرچمِ قیام کا نعرہ
- 94 ----- قیام سے کائنات کی خوشحالی
- 96 ----- محرومین کی نجات
- 98 ----- امام کے قیام کے وقت عورتوں کا کردار
- 100 ----- تاریخی کتابوں میں عصرِ ظہور کی عورتوں کی ماضی کی تحقیق
- 101 ----- ضیائے
- 103 ----- ام ایمنؑ
- 104 ----- زبیدہ
- 104 ----- سمیہ
- 104 ----- ام خالد
- 105 ----- حبابہ و النبیہ



- 107 ----- قنوا دختر رشید بھری
110 ----- پیغمبر اسلام کے زمانے میں عورتوں کا کردار
111 ----- بعض وہ عورتیں جو ہم کردار ادا کر رہی تھیں

دوسری فصل

- 115 ----- رہبر قیام
116 ----- جسی خصوصیات
118 ----- جسی خصوصیات ابوبصیر کی زبانی
119 ----- اخلاقی کمالات
120 ----- خوف خدا
120 ----- زہد
121 ----- لباس
123 ----- اسلحہ
124 ----- امام اور صورت کی شناخت
126 ----- کرامات
127 ----- پرندوں کا بات کرنا
128 ----- پانی کا ابلنا اور زمین سے غذا کا حاصل کرنا
129 ----- طی الارض اور سایہ کا فقدان
130 ----- انتقال کا ذریعہ
131 ----- زمانے کی چال میں سستی
131 ----- قدرت تکبیر
133 ----- پانی سے گذر
133 ----- بیماروں کو شفا
134 ----- ہاتھ میں موسیٰ کا عصا
134 ----- بادل کی آواز

تیسری فصل

- 135 ----- امام کے سپاہی



- 136 ----- لشکر کے کمانڈر
- 136 ----- حضرت عیسیٰ
- 137 ----- شعیب بن صالح
- 139 ----- امام جعفر صادقؑ کے فرزند اسمعیلؑ اور عبد بن شریک
- 140 ----- عقیل و حارث
- 140 ----- جبیر بن خابور
- 141 ----- مفضل بن عمر
- 141 ----- اصحاب کہف
- 142 ----- سپاہیوں کی قومیت
- 142 ----- ایرانی
- 145 ----- قم
- 146 ----- خراسان
- 146 ----- طالقان
- 147 ----- عرب
- 148 ----- مختلف ادیان کے پیروکار
- 152 ----- جابلقا و جابر سا
- 154 ----- سپاہیوں کی تعداد
- 154 ----- مخصوص افواج
- 158 ----- حضرت مہدیؑ کی فوج
- 159 ----- حفاظتی گارڈ
- 160 ----- سپاہیوں کا اجتماع
- 162 ----- سپاہیوں کی قبولیت کے شرائط اور امتحان
- 166 ----- سپاہیوں کی خصوصیت
- 166 ----- عبادت و پرہیزگاری
- 167 ----- امام سے عشق اور آپؑ کی اطاعت
- 168 ----- سپاہی قوی ہو سکیں اور جوان ہوں گے



- 171 ----- پسندیدہ سپاہی
172 ----- شہادت کے متوالے

جوتسی فصل

- 173 ----- حضرت کی جنگیں
174 ----- شہیدوں اور مجاہدوں کی جزا
175 ----- جنگی اسلحے اور ساز و سامان
178 ----- امام کا نجات بشر کے لیے دنیا پر قبضہ
189 ----- شورشوں کی سرکوبی، فتنوں کی خاموشی
191 ----- جنگوں کا خاتمہ

بیانیہ جوتسی فصل

- 194 ----- غیبی امداد
195 ----- رعب، خوف اور امام کے اسلحے
197 ----- فرشتے اور جنات
200 ----- زمین کے فرشتے
203 ----- تابوت موسیٰ علیہ السلام

جیسٹری فصل

- 205 ----- دشمنوں سے امام کا سلوک
207 ----- دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت
207 ----- جنگ و کشاکش
210 ----- پھانسی اور خلا وطنی
211 ----- ہاتھوں کا قطع کرنا
212 ----- مختلف گروہ سے مقابلہ
212 ----- قوم عرب
213 ----- اہل کتاب
216 ----- باطل و منحرف فرتے
218 ----- مقدس نما لوگ



- 220 ----- ناصبی (دشمنانِ اہل بیت علیہم السلام)
 221 ----- منافقین
 222 ----- شیطان

ساتویں فصل

- 224 ----- سنت محمدی کا احیاء (زندہ کرنا)
 229 ----- احکام جدید
 229 ----- زنا کا راز اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو پھانسی
 230 ----- قانون ارث
 231 ----- جھوٹوں کا قتل
 231 ----- حکم جزیہ کا خاتمہ
 232 ----- امام حسین علیہ السلام کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام
 233 ----- رہن و وثیقہ کا حکم
 234 ----- تجارت کا فائدہ
 235 ----- برادرانِ دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا
 235 ----- قطائع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)
 235 ----- دولتوں کا حکم
 237 ----- احتمالِ اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید
 237 ----- مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا
 238 ----- راستے میں واقع مساجد کی حریم
 238 ----- مناروں کی ویرانی
 240 ----- مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب
 240 ----- مسجد الحرام اور مسجد النبی کا اصلی حالت پر لوٹانا
 242 ----- قضاوت (فیصلہ)
 244 ----- حکومتِ عدل
 244 ----- مرحوم طبری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر



تیسرا حصہ

247 ----- حکومت

پہلی فصل

248 ----- حکومت حق

253 ----- دلوں پر حکومت

255 ----- حکومت کا مرکز (پایہ تخت)

258 ----- حکومت مہدی کے کار گزار

262 ----- حکومت کی مدت

دوسری فصل

266 ----- علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں ترقی

269 ----- علم و صنعت کی بہار

274 ----- اسلامی تہذیب کا رواج

275 ----- اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم

276 ----- تعمیر مساجد

278 ----- اخلاق و معنویت میں رشد و ترقی

تیسری فصل

284 ----- امنیت

286 ----- عمومی امنیت

290 ----- راستے کی امنیت

293 ----- فیصلوں پر اعتماد

چوتھی فصل

296 ----- اقتصاد

298 ----- اقتصاد اور اجتماعی رفاه میں رونق

298 ----- مال و دولت کی تقسیم

300 ----- سماج سے فقر و تنگ دستی کا خاتمہ

303 ----- محرومین و مستضعفین کی رسیدگی



- 304 ----- آبادی
307 ----- زراعت
308 ----- بارش کی زیادتی
310 ----- کاشت کاری کے نتیجوں میں برکت
313 ----- حیوانوں کے پالنے کا رواج
314 ----- تجارت

بیانچوس فصل

- 315 ----- صحت اور علاج
317 ----- بیماریوں کا عام رواج اور ناگہانی
319 ----- صحت و تندرستی
321 ----- علاج
322 ----- امام علیہ السلام کی شہادت
324 ----- حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی کیفیت شہادت
326 ----- منافع و ماخذ





عرضِ ناشر

چشم اندازی بہ حکومت مہدی شیخ الاسلام حضرت علامہ نجم الدین طہیسی مدظلہ العالی کا وہ شاہکار ہے جو امام زمانہ کے ظہور سے قبل کے حالات سے لے کر آپ کی کیفیتِ شہادت تک متعدد معلومات پر مشتمل ہے، جن کی بنیاد محمد و آل محمد سے مروی روایات کے ایک وسیع ذخیرے پر رکھی گئی ہے۔ اصل مؤلف نے ان روایات کی روشنی میں روایت سے بھی کام لیا ہے اور اسی موضوع پر تحقیق کی بھی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ میں نے اس کتاب کی بنیاد قدیم کتب میں موجود روایات پر ہی رکھی مگر میرا اندازِ تحریر اور زاویہ نظر زمانے کے تقاضوں کے مطابق اور جدید ہے۔

کتاب ہذا تین حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ ”دنیا ظہور سے قبل“ دوسرا حصہ ”حضرت مہدیؑ کا عالمی انقلاب“ اور تیسرا حصہ ”حکومت“ کے خصوصی موضوع کا حامل ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف نے حکومتِ مہدی کو اس کے پس منظر اور پیش منظر کے ساتھ ملا کر پیش کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی جامع کاوش تھی لہذا اس کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہونا ضروری تھا۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ اس متبرک کتاب کا اردو ترجمہ ہم تک پہنچ چکا ہے جس کو سید اخلاق حسین پکھناروی نے با محاورہ اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ جہاں حضرت سے کچھ جھول رہ گئی تھی اُسے نظر ثانی کے دوران ہم نے خود دور کرنے کی کوشش کی ہے۔



نبی اکرمؐ نے رابع صدی میں جو انقلاب برپا کیا تھا اُس کے تحفظ کے لیے قرآن و معززت تب سے لے کر اب تک معجزاتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگرچہ یہ زمانہ غیبت امامؑ کا زمانہ ہے لیکن اس میں بھی سورج بادلوں کی اوٹ سے فیض رسانی کر رہا ہے۔ ہاں البتہ ظلم و جور کی فراوانی کے اس دور کی انتہا پر ظہورِ امام اور جہاتی اسلامی حکومت کا قیام کسی بھی وقت متوقع ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا تھا:

”یہ ہے میرا جانشین اور تمہارا آئندہ امام‘ یہ وہی قائم ہے جس کے آگے تمہارے سراپ سے جھک جائیں گے جب دُنیا گناہوں اور برائیوں کی آماجگاہ بنی ہوگی تو یہ دوبارہ ظاہر ہو کر اسے برکتوں اور انصاف سے معمور کر دے گا۔“

امام علیہ السلام کی غیبت کے زمانے میں ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ قرآنی احکام اور اسلامی تعلیمات پر مبنی معاشرتی ترقی کا ایک معقول اور مدبرانہ نظام تربیت دیں اور اسے دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ ہمیں یہ بھی چاہیے کہ قوانین خداوندی کی ہر ترقی اور تاثیر لوگوں پر ثابت کریں اور ان کی توجہ نظام ربانی کی طرف مبذول کرائیں۔

ہمیں اوہام پرستی اور باطل عقائد کے خلاف جہاد کرنا چاہیے۔ میری مراد علمی اور تہذیبی و ثقافتی جہاد ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں دُنیا کے مسائل حل کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کریں اور اسے دُنیا کے مصلحین کو دیں تاکہ وہ اس سے استفادہ کریں اور اس طرح امام زمانہ کی عالمی حکومت کے قیام کے لیے راستہ ہموار کریں۔



اس تحریک کو فروغ دینے کے لیے یہ کتاب مؤمنین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے تاکہ وہ امام زمانہ کی حکومت کے استقبال کے لیے خود کو تیار کر سکیں اور اس طرح اگر ان کو پالیں تو ان کے گروہ میں شامل ہو سکیں اور اگر ظہور امام سے قبل اس دنیا سے چلے جائیں تو پھر بھی قائم کے مجاہدوں کے سے اجر و ثواب سے قیرو حشر میں سرخرو اور بلند مقام ہو سکیں۔

الداعی الی الخیر

ریاض حسین جعفری فاضل قم

سرپرست اعلیٰ ادارہ منہاج الصالحین، لاہور

jabir.abbas@yahoo.com



بیانِ حقیقت

خداوند عالم، مالک ملک و ملکوت کی لاتعداد عنایتوں، اس کے، ہر نفس لطف و مہربانی، اہل بیت علیہم السلام کی بے شمار نوازشوں اور توجہات سے مجھ ناچیز اور یہ بضاعہ انسان کو توفیق نصیب ہوئی کہ حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے نجم الدین طوسی کی گرانقدر اور پُر معنی کتاب ”چشم اندازی بہ حکومت مہدی“ کا ترجمہ کروں۔ الحمد للہ وہ پایہ تکمیل کو پہنچا، مورد نظر کتاب چند خصوصیات کی حامل ہے جنہیں خود مؤلف موصوف نے اپنی پیش گفتار میں بیان بھی کیا ہے، مختصر یہ کہ مؤلف نے ظہور سے قبل اور ظہور کے بعد حکومت حضرت مہدیؑ پر بسط و تفصیل سے روایتی انداز میں بحث کی ہے، اور ظہور سے قبل و بعد کے اخلاقی، سیاسی، اقتصادی حالات پر گفتگو اس انداز میں کی ہے کہ طرز تحریر آسان، اسلوب بیان سادہ و رواں، نتیجہ خیز و قناعت بخش اور عام فہم ہے، قاری حضرات کو پڑھنے کے بعد اس کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا، نیز ذوق روایت رکھنے والے اہل درایت و بصیرت افراد موصوف کی کاوشوں سے محظوظ بھی ہوں گے، چونکہ عالم امکان میں ایک عالمگیر طاقت کے ظہور سے متعلق تشویش و اضطراب، جستجو و تلاش پائی جاتی ہے۔ اس عالمی حاکم کا نام جو بھی دنیا رکھ لے لیکن اس کی حقیقت کا کوئی بھی منکر نہیں ہے، خصوصاً عالم غرب اسی موضوع پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر رہی ہے اور آئندہ کے لیے حفاظتی اسباب بھی فراہم کر رہی ہے۔ لہذا اہل اسلام خصوصاً شیعہ



حضرات کے لیے یہ کتاب مختصر سرمایہ حیات اور زندگی بخش نوید ہے۔ چونکہ مؤلف نے روایت کے قالب میں بہت سارے سوالات کا جواب بھی دیا ہے دیگر یہ کہ کتاب ہذا عربی فارسی میں بھی شائع ہو چکی ہے امید ہے کہ قاری حضرات کے لیے پسندیدہ خاطر اور مفید ہو اور ان سے خواہش ہے کہ اپنے نیک، ہمت افزا، اور خالص مشوروں سے راہنمائی کر کے مجھے شکریہ کا موقع دیں اور خداوند سبحان و رحمان سے دعا ہے کہ مؤلف موصوف نیز مجھ ناچیز اور تمام اہل ایمان و خدام امام زمانہؑ کو ظہور کے وقت سچے اور با وفا نصروں میں قرار دے اور ہماری لغزشوں، گناہوں اور غفلتوں کو اپنے فضل و کرم و احسان سے عفو و درگزر کرے اور راہ حق، چادہ مستقیم کا مالک بناتے ہوئے طول عمر کی بیش بہا دولت نیز روز افزوں توفیقات سے نوازے۔ (آمین)

شکر گزار

اخلاق حسین پکھناروی

اہل رھتاس بہار ہند





پیش گفتار

شوش دانیال کا علاقہ ابھی تازہ یعنی کافروں کے چنگل سے آزاد ہوا تھا، اور لوگ آہستہ آہستہ اپنے شہر اور وطن کو لوٹ رہے تھے، ان دنوں میں انہیں جاننا عزیزوں کے درمیان اپنے وجود کو فخر و برکت سمجھتے ہوئے اس شہر کی تاریخی مسجد میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے متعلق علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بحار الانوار سے درس کہنے لگا تو اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ اگرچہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے متعلق گونا گوں مباحث، جیسے طول عمر کا راز، فلسفہ غیبت، عوامل ظہور و بیان ہو چکے ہیں لیکن قیام کی کیفیت، حکومتی پروگرام و طریقہ کار، سربراہی کے طرز وغیرہ پر شایان شان تحقیق نہیں ہوئی ہے۔ اس وجہ سے میں نے عزم کر لیا کہ اس میدان میں بھی تحقیق لازم ہے، شاید اب تک لاجواب سوالوں کا جواب دے سکوں۔ تمام پریشان کن سوالات میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کس طرح مختلف قوت و خیالات کے حامل سیاسی نظاموں کو ایک سیاسی نظام بنا دیں گے۔

حضرت کا حکومتی پروگرام کس طرح ہے جس میں ظلم و جور دنیا سے مٹ جائے گا اور فساد کا خاتمہ اور بھوکوں کا وجود نہیں رہ جائے گا۔

یہی فکر مجھے چار سال سے مذکورہ موضوع پر تحقیق کرنے کی جبری دعوت دے



رہی تھی چنانچہ اسی تحقیق کا نتیجہ آپ کے سامنے موجودہ کتاب ہے۔

اس کتاب کے پہلے حصہ میں امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل کشت و کشتار، قتل و غارتگری، ویرانی و بربادی، قحط سالی، موت، بیماری، ظلم و جور، اضطراب، بے چینی، گھٹن، حقوق پامالی اور تجاوز سے لبریز دور کی تحقیق ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ لوگ اس وقت اپنے مقاصد میں کامیابی، مکاری، فکرمختلف، حکومتیں، حقوق بشری و عویدار، انسانی نیک بختی کا نعرہ لگانے والے زمانے کے اضطراب و ناگفتہ بہ حالات سے مایوس ہو چکے ہوں گے اور مصلح جہانی کے ظہور کے منتظر نجات کے امیدوار ہوں گے۔

دوسرا حصہ: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انقلاب اور تحریک و قیام کی کیفیت پر مشتمل ہے۔ اس انقلاب کی شان یہ ہے کہ اس کا آغاز خانہ کعبہ سے حضرت کے اعلان پر ہوگا اور آپ کے خالص اور حقیقی ناصر و مددگار دنیا کے گوشہ گوشہ سے آکر آپ سے ملحق ہو جائیں گے تو فوجی چھاؤنی، کوٹوالی بنائی جائے گی اور منظم سپاہی اور کمانڈر کا انتخاب عمل میں آئے گا اور وسیع پیمانہ پر جنگ کی تیاری ہوگی۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو دنیا سے ظلم و جور مٹا دیں گے یاور ہے کہ یہ دنیا یا سماج و معاشرہ حجاز یا خلیج فارس و ایشیا میں محدود نہیں بلکہ اس کی لامحدود وسعت تمام کرہ زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

ظلم و جور سے پُر معاشرہ کی اصلاح ایک مشکل اور دشوار کام ہے اور اس کا مدعی درحقیقت ایک بہت بڑے معجزہ کا مدعی ہے جو اسی کے ہاتھوں انجام پذیر ہوگا۔

کتاب کا تیسرا حصہ آخری امام علیہ السلام کی حکومت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ بگڑے ہوئے، سرکش طاغی سماج کا ادارہ کرنے، اسلامی حکومت کی تشکیل دینے

کے لیے ایک قادر اور کارآمد حکومت اپنے قوی اور شجاع انصار، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مالک اشترؓ، صالح، سلف صالح و کے ذریعہ تشکیل دیں گے، اگرچہ ان لوگوں کی کارکردگی حکومت جور میں بھی لائق اہمیت و قابل قدر ہے، لیکن ان کا اصلی کردار اور بنیادی کام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور حکومت میں اصلاح اور تعمیر ہے۔

جو کچھ پیش گفتار میں بیان کیا گیا ہے دسیوں شیعہ اور سنی کتابوں سے ماخوذ نیز سینکڑوں روایت کی مبسوط طور پر چھان بین، برہان و استدلال کے ساتھ اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

توقع ہے کہ یہ کتاب ادھر سے اور نارسا انداز میں سبھی ظہور کے بعد اسلامی دنیا میں آل محمد (علیہم السلام) کی عمومی عدالت اور اس کی وسعت کو بیان کرے اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں مقبول قرار پائے اور ایرانی مسلمان نیز تمام حقیقی و سچے منتظرین کے لیے قابل استفادہ واقع ہو اور انھیں حضرت کے ظہور کی مقدسہ سازی میں توفیق و تائید کرے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ مرجع عالی قدر حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ایران میں حکومت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ایک جھلک دیکھائی ہے، انہیں انبیاء و معصومین علیہم السلام کے ساتھ محشور کرے، نیز اہل بیت اور ان کی حکومت کے خادموں کو توفیق دے اور اسلامی ام القریٰ (ایران) کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے تائید فرمائے، یہاں پر چند نکتے کی جانب توجہ دلانا ضروری ہے:

ہم ہرگز اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ کتاب ہذا میں مذکورہ باتیں نئی اور جدید

ہیں، اس لیے انھیں ساری روایات کو گزشتہ علماء نے جمع کیا ہے، اور بعض مقامات پر نتیجہ بھی اخذ کیا ہے، پھر بھی اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ حتی الامکان خاص اصطلاحوں اور اختلافی باتوں سے گریز کیا جائے، اور جدید لب و لہجہ نیز سادہ و آسان قالب میں ڈھال کر بیان کیا جائے تاکہ عوام بھی استفادہ کر سکیں۔

❖ جو اخذات روایت سے حاصل ہیں اور انھیں کسی طرف استناد بھی نہیں دیا گیا ہے، وہ مولف کی ذاتی رائے ہے۔ اس لحاظ سے دقت نظر اور چھان بین نیز ایک روایت کا دوسری روایت سے مقایسہ کرنے پر، دیگر نئے مطالب کا حصول ممکن ہے۔

❖ اسی طرح یہ بھی ادعاء نہیں کہ اس کتاب کی تمام مورد استناد روایات صحیح اور بے خدشہ ہیں، بلکہ کوشش اس بات کی گئی ہے کہ جو کچھ معتبر محدثین اور قابل ذوق مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، اس میں ذکر ہو جائے۔

اسی طرح کچھ مقامات کے علاوہ، روایات کی سند سے بحث نہیں کی گئی ہے، چونکہ مقام نفی و اثبات میں نہیں تھے۔ اس کے علاوہ بہت سارے مقامات پر تواتر اجمالی کے ساتھ روایات کے صدور کا یقین ہو گیا، خصوصاً وہ روایات جو اہل بیت سے مروی ہیں۔

❖ اس کتاب کی روایات معجم احادیث ❖ الامام المہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے قبل جمع و تالیف ہوئی ہیں۔ اس بناء پر اس وادی میں تحقیق کرنے والے شائقین حضرات کو اس کتاب کی جانب جو اس کے بعد بحمد اللہ جمع و تالیف ہوئی ہے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

❖ ناچیز نے حوزہ علمیہ قم کے چند افاضل کی مدد سے کتاب ہذا کو ۵ جلدوں میں تالیف کیا ہے اور بنیاد اسلامی قم نے ۱۴۱۱ قمری میں شائع کیا ہے انشاء اللہ۔ آئندہ نظر ثانی بھی کروں گا۔



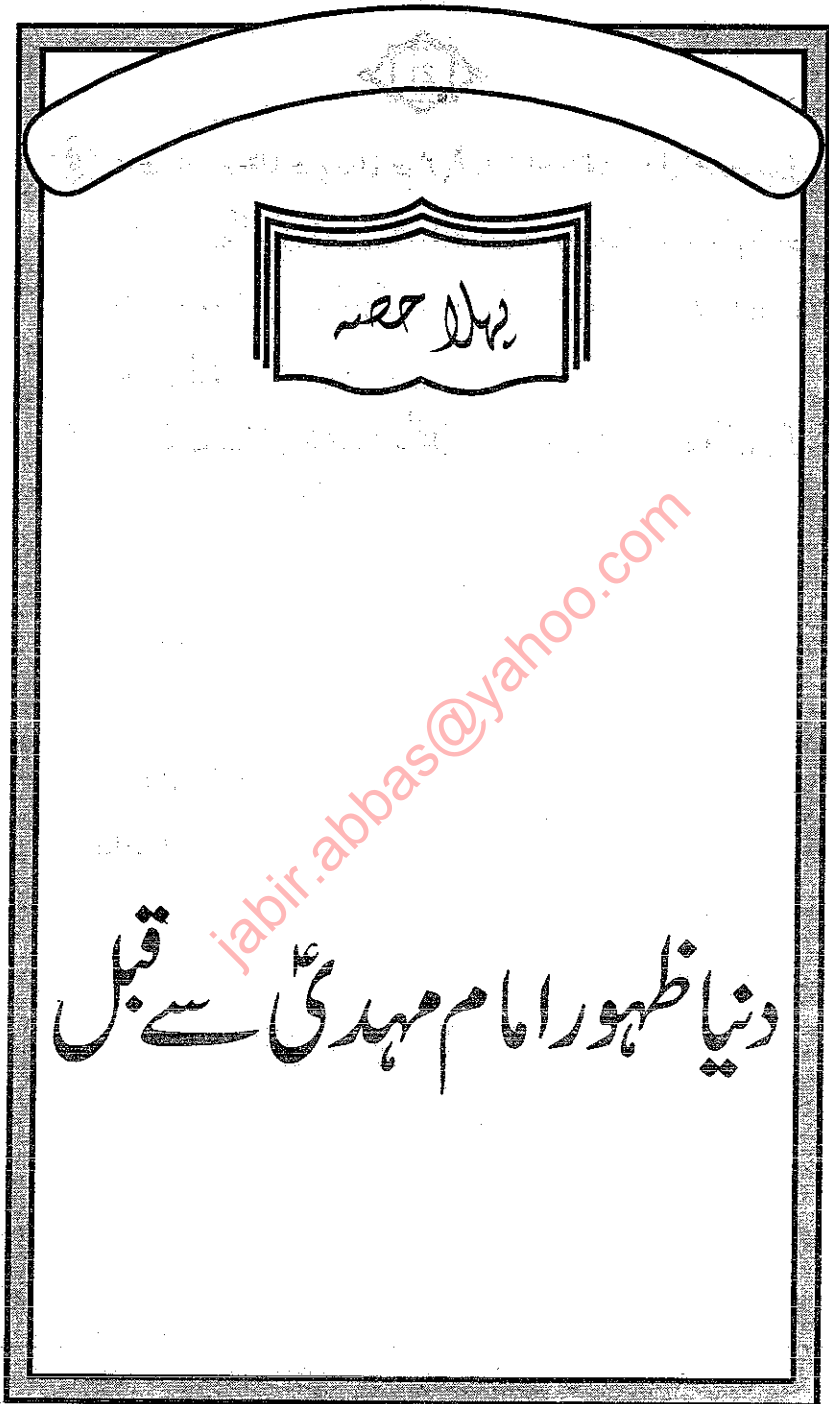
بہت سارے مقامات پر روایات میں کلمہ (الساعة، القيامة) کی حضرت مہدی کے ظہور سے تفسیر کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے جو روایات شرائط یا علامت الساعة والقیامۃ کے عنوان سے ذکر کی گئی ہیں، اس کتاب میں علامت ظہور کے عنوان سے بیان کی گئی ہیں۔

اس کتاب کے بعض مطالب مزید تحقیق اور تلاش طلب ہیں، اگرچہ کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں توضیح دی جائے، امید ہے کہ خداوند عالم کی عنایتوں سے دوسری طباعت مزید دقت نظر و تحقیق کے ساتھ منظر عام پر آئے۔

آخر کلام میں من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق کے عنوان سے ضروری ہے کہ اپنے دوستوں اور بھائیوں خصوصاً حجۃ الاسلام محمد جواد، حجۃ الاسلام محمد جعفر طوسی کی راہنمائی اور حجۃ الاسلام رفیع وسید محمد حسینی شاہرودی کے دوبارہ لکھنے کی وجہ سے اور کتاب کے مطالب کی تنظیم پر شکر گزار و قدرداں ہوں۔

نجم الدین طوسی
تم ۱۳۷۳ھ





جب تک ہم روشنی اور خوشحالی میں ہوتے ہیں، اس کی قدر و قیمت کا کم اندازہ ہوتا ہے۔ ہمیں اس وقت اس کی حقیقی قدر و قیمت معلوم ہوگی جب ہم ظلمت و تاریکی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گھر جائیں گے۔

جب سورج اُفق آسمان پر درخشاں ہوتا ہے ہم اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں، لیکن جب بادل میں چھپ جاتا ہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت و حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اس کی ارزش کا اندازہ ہونے لگتا ہے۔

ظہور آفتاب ولایت کے لازمی ہونے کا ہمیں اس وقت احساس ہوگا جب ظہور سے پہلے بے سرو سامانی اور نا امنی کے ماحول سے باخبر ہوں، اور اس وقت کے ناگفتہ بہ حالات کو درک کر لیں۔

اس زمانے کی کلی طور پر نقشہ کشی، جو روایات سے ماخوذ ہے، درج ذیل ہے۔
امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قتل فتنہ و فساد، ہرج و مرج، بے سرو سامانی، نا امنی، ظلم و استبداد، عدم مساوات، غارتگری، قتل و کشتار، اور تجاوز تمام عالم کو محیط ہوگا اور زمین ظلم و ستم اور نا انصافی سے لبریز ہوگی۔

خونین جنگ کا آغاز ملتوں اور ممالک کے درمیان ہو چکا ہوگا، زمین کشتوں سے بھری ہوگی، قتل ناحق اس قدر زیادہ ہوگا کہ کوئی گھریا خاندان ایسا نہیں ہوگا جس کے



ایک یا چند عزیز قتل نہ ہوئے ہوں گے۔ مرد و جوان جنگوں کے اثر سے ختم ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ۳۲ آدمی میں ۲ آدمی قتل ہو چکا ہوگا۔

قوم و ملت کے درمیان جان و مال بے وقت راستے غیر محفوظ ہوں گے، خوف و دہشت ہر انسان کے دل میں بیٹھی ہوگی، ناگہانی اور حادثاتی موتوں کی کثرت ہوگی، معصوم بچے بدترین شکنجوں کے ذریعہ ظالم و جابر حکام کے ہاتھوں قتل کیے جائیں گے، سڑکوں اور چوراہوں پر حاملہ عورتوں کے ساتھ تجاوز ہوگا، جان لیوا بیماریاں لاشوں کی بدبو یا انواع و اقسام ہتھیار کے استعمال سے عام ہو جائیں گی، کھانے پینے کی اشیاء میں کمی ہوگی، مہنگائی و قحط سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جائے گی، زمین بیج قبول کرنے نیز اُسے اُگانے سے انکار کر دے گی، بارش نہیں ہوگی، یا اگر ہوگی بھی تو بے وقت اور ضرر رساں ہوگی۔ قحط ایسا پڑے گا کہ لوگوں کی زندگی اتنی دشوار و مشکل ہو جائے گی کہ بعض لوگ قوت لا یموت فراہم نہ کرنے کی وجہ سے، اپنی عورتوں اور بچیوں کو معمولی غذا کے مقابل دوسرے کے حوالے کر دیں گے۔

ایسے مشکل و ناسازگار ماحول میں انسان ناامیدی و قنوطیت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت موت اللہ کا بہترین ہدیہ سمجھی جائے گی، اور صرف اور صرف لوگوں کی آرزو موت بن جائے گی نیز ایسے ماحول میں جب کوئی شخص لاشوں کے درمیان یا قبرستان سے گذر رہا ہوگا تو اس کی آرزو بس یہی ہوگی کہ کاوش میں بھی انہیں میں سے ایک ہوتا تاکہ ذلت کی زندگی سے آسودہ خاطر ہوتا۔

اس وقت کوئی طاقت، پارٹی، انجمن نہ ہوگی جو اس بے سروسامانی تجاوز و غارتگری کا سد باب کرے اور سنگروں و طاقتوروں کو ان کی بدکرداری کی سزا دے۔ لوگوں کے کانوں سے کوئی نجات کی آواز نہیں ٹکرائے گی، سارے جھوٹے دعویدار

انسان کی نجات کا جھوٹا نعرہ لگانے والے خائن اور جھوٹے ہوں گے اور انسان صرف ایک مصلح الہی، خدائی معجزہ کا انتظار کرے گا اور بس، اس وقت جب کہ یاس و ناامیدی تمام عالم کو محیط ہوگی، خداوند عالم اپنے لطف و رحمت سے مہدی موعود عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو مدتوں غیبت و انتظار کے بعد بشریت کی نجات کے لیے ظاہر کرے گا اور ہاتھ غیبی کی آسمان سے ایسی ندا آئے گی جو ہر ایک انسان کے کان سے ٹکرائے گی:

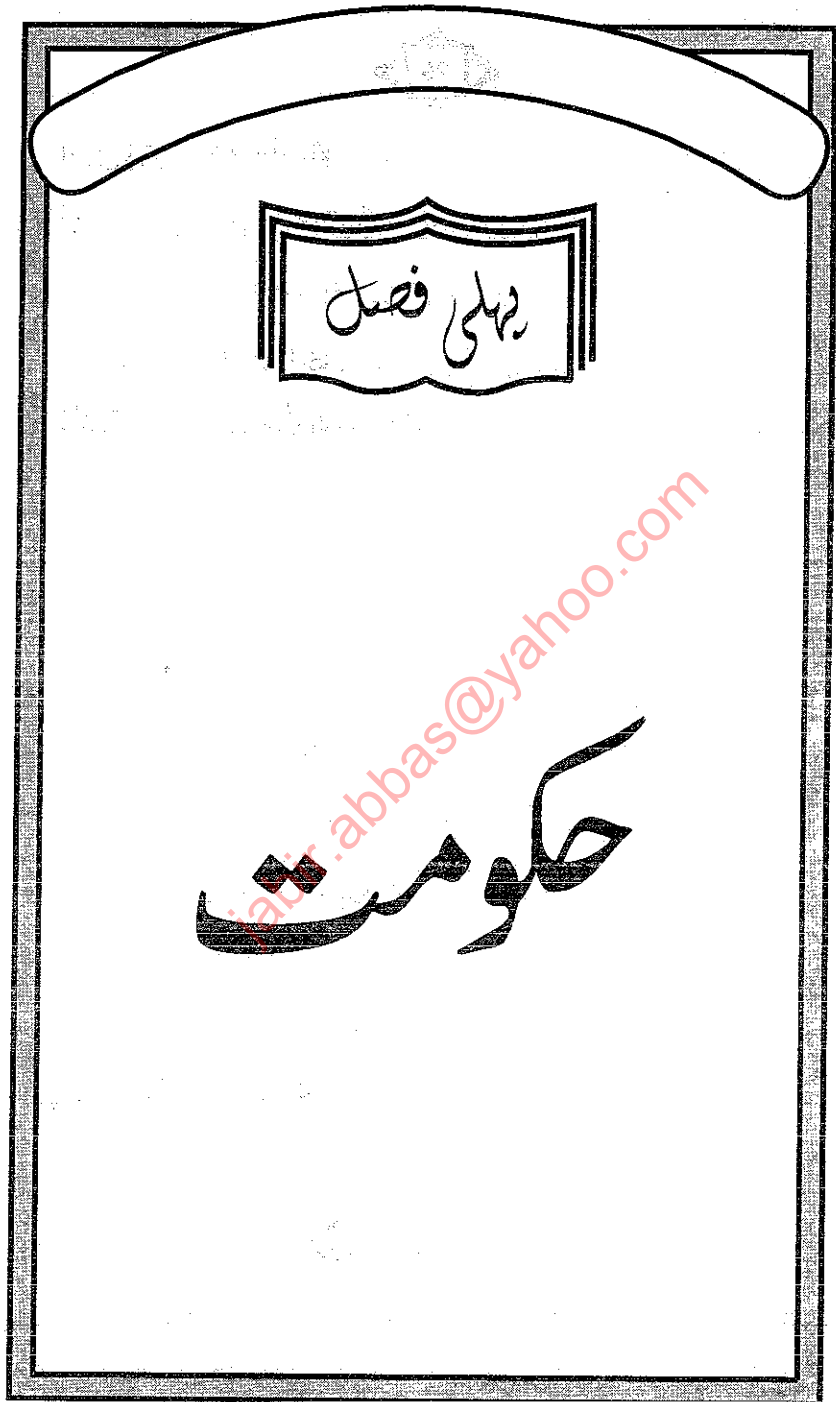
”کہ اے دنیا والو! شنگروں کی حاکمیت کا زمانہ ختم ہو گیا ہے، اور اب عدل الہی سے پُر حکومت کا دور ہے، اور مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کر چکے ہیں۔“

یہ آسمانی آواز، انسان کے بے جان قلب میں امید کی روح بھونک دے گی اور محرومین و مظلومین کو نجات کا مژدہ سنائے گی۔

یقیناً مذکورہ بالا ماحول کا ادراک کرنے کے بعد مصلح الہی کے ظہور کی ضرورت کا احساس کر سکتے ہیں نیز حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عادلانہ حکومت کی وسعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہاں پر امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل ناسازگار حالات کو روایات کی نظر میں پانچ فصولوں میں ذکر کریں گے۔





ادیان و مکاتب کے قوانین، معاشرے میں اس وقت اجرا ہو سکتے ہیں جب حکومت اس کی پشت پناہی کرے۔ اس لیے کہ ہر گروہ حکومت کا طالب ہے تاکہ اپنے مقاصد کا اجرا کر سکے، اسلام بھی جب کہ تمام آسانی آئین میں بالاتر ہے، اسلامی حکومت کا خواہاں رہا ہے۔ حکومت حق کا وجود اور اس کی حفاظت اپنا سب سے بڑا فریضہ جانتا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے اپنی تمام کوشش اسلامی حکومت کی تشکیل میں صرف کردی اور شہر مدینہ میں اس کی بنیاد ڈالی، لیکن آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اگرچہ محصوین و علماء، حکومت اسلامی کی آرزو رکھتے تھے معدودہ چند کے علاوہ، حکومت الہی نہیں تھی اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور تک اکثر باطل حکومتیں ہوں گی۔

جو روایات پیغمبرؐ اور آئمہ علیہم السلام سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں حکومت کا عام نقشہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام سے قبل بیان کیا گیا ہے، ہم ان چند موارد کی طرف اشارہ کریں گے۔

۱: حکومتوں کا ظلم

ظہور سے پہلے میں جملہ مسائل میں ایک مسئلہ جو انسان کی اذیت کا باعث ہوگا، وہ حکومتوں کی طرف سے لوگوں پر ہونے والا ظلم و ستم ہے۔

رسول خداؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”نوزین ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی حد یہ ہے کہ ہر گھر میں

خوف و دہشت کی حکمرانی ہوگی۔“

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”زمین ظلم و استبداد سے پُر ہوگی، یہاں تک کہ خوف و اندوہ ہر گھر میں داخل

ہوگا۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خوف و دہشت کے دور میں ظہور ہوں

گے۔“

یہ خوف و ہراس وہی ہے جو اکثر سنگمروں و خود سر حاکموں سے وجود میں آتا ہے، اس

لیے کہ آنحضرتؐ کے ظہور سے پہلے، ظالم دنیا کے حاکم ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت قیام کریں گے جب معاشرے کی

رہبری سنگمروں کے ہاتھوں میں ہوگی۔“ [بن طاووس، ملاحم، ص ۷۷]

ابن عمر کہتے ہیں:

”غیر تمند، ذی حیثیت اور صاحبِ ثروت انسان آ کر زمانہ میں اس ٹکچے اور

ابن ابی شیبہ، المصنف، ج ۱۵، ص ۸۹۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۸۴

کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۸۴۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۱۷

شجرى، امالى، ج ۲، ص ۱۵۶

ملاحظہ ہونعمانی، غیۃ، ص ۲۵۳، ص ۲۷۴۔ اعلام الوری، ص ۴۲۸۔ مختصر بصائر

الدرجات، ص ۲۱۲۔ انبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۴۰۔ حلیۃ الابرار، ج ۳، ص ۶۲۶۔

بحسار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۳۔ بشارة الاسلام، ص ۸۲۔ عقد الدرر، ص ۶۴۔ القول

المختصر، ص ۲۶۔ متقی ہندی، برہان ص ۴۷۔ سفارینی لوائح، ج ۳، ص ۸]



اندوہ سے جو حاکموں سے پہنچیں گے مرنے کی آرزو کرے گا۔“ [عقد الدرر، ص ۳۳۳]
 قابل توجہ بات یہ ہے کہ رسول خدا کے ماننے والے صرف اجنبی حکومتوں سے
 رنجور نہیں ہوں گے، بلکہ اپنی خود مختار ظالم حکومت سے بھی انھیں تکلیف ہوگی، اس درجہ
 کہ زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی، اور آزادی کے احساس کے
 بجائے، خود کو قید خانہ میں محسوس کریں گے۔ جیسا کہ فی الحال ایران کے علاوہ دیگر
 اسلامی ممالک مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کر رہے ہیں بلکہ اجنبی بنے ہوئے
 ہیں۔ اس سلسلے میں روایات میں اس طرح آیا ہے:
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”آخر زمانہ میں شدید مصیبت، کہ اس سے سخت ترین مصیبت سنی نہ ہوگی،
 اسلامی حکام کی طرف سے میری امت پر آئے گی، اس طرح سے کہ زمین اپنی وسعت
 کے باوجود تنگ ہو جائے گی، اور ظلم و ستم سے ایسی لہریں ہوگی کہ مومن ظلم سے چھٹکارے
 کے لیے پناہ کا طالب ہوگا، لیکن کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔“

بعض روایتوں میں اپنے رہبروں کے توسط سے مسلمانوں کے ابتلا کی تصریح ہوتی
 ہے ان ظالم حکام کے پیچھے ایک مصلح کل کے ظہور کی نوید دی گئی ہے، ان روایات میں تین قسم
 کی حکومت کا، جو رسول خدا کے بعد قائم ہوتی ہے ذکر آیا ہے۔ جو یہ ہیں:
 تین قسم کی حکومتیں ہیں:

❶ خلافت ❷ امارت ❸ ملوکیت

اس کے بعد جابر و حاکم ہوں گے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ فرماتے ہیں:
 ”میرے بعد خلفاء ہوں گے۔ خلفاء کے بعد اُمراء اور اُمراء کے بعد بادشاہ ان

کے بعد جابر و منگر حاکم ہوں گے، پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے۔“

ب: حکومتوں کی تشکیل

لوگ اس وقت عیش و عشرت کی زندگی گزار سکتے ہیں جب حکومت کا کار گزار باشعور و نیک ہو۔ لیکن غیر مناسب افراد لوگوں کے حاکم ہو جائیں گے تو فطری بات ہے کہ انسان رنج و الم میں مبتلا ہوگا، بالکل وہی صورت حال ہوگی جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل کے زمانے میں حکومتیں خائن اور فاسق و فاجر منگر کے ہاتھ میں ہوں گی۔

رسول خدا فرماتے ہیں: ”ایک زمانہ آئے گا کہ حکام ستم پرور، فرمانروا خائن قاضی، فاسق اور وزراء منگر ہوں گے۔“ [شجرى، امالى، ج ۲، ص ۲۲۸]

ج: حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ

آخر زمانہ سے متعلق حکومتوں کے مسائل میں ایک مسئلہ عورتوں کا تسلط اور ان کا نفوذ ہے یا وہ ڈائریکٹ لوگوں کی حاکم ہوگی (جیسا کہ بعض ممالک میں عورتیں حاکم ہیں) یا حکام ان کے ماتحت ہوں گے۔ اس مطلب میں ناگوار حالات کی عکاسی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ فاسد و زنا کار لوگ ناز و نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور پست و ذلیل افراد مقام حاصل کریں گے، اور انصاف پرور افراد ناتواں اور

کمزور ہوں گے۔“ [کافی، ج ۸، ص ۶۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۶۵]

المعجم الكبير، ج ۲۲، ص ۳۷۵۔ الاستیعاب، ج ۱، ص ۲۲۱۔ فردوس الاخبار، ج ۵۰

ص ۵۶۔ كشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۴۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۹۶]



(دور پوچھا گیا: یہ دور کب آئے گا؟

امام نے فرمایا: ”ایسا اس وقت ہوگا جب عورتیں اور کنیزیں لوگوں کے امور پر مسلط ہوں اور بچے حاکم ہو جائیں۔“

۵: بچوں کی فرمانروائی

حاکم کو تجربہ کار اور مدبر ہونا چاہئے تاکہ لوگ سکون و اطمینان سے زندگی گزار سکیں۔ اگر ان کے بجائے، بچے یا کوتاہ نظر، امور کی ذمہ داری لے لیں، تو رونما ہونے والے فتنہ سے خداوند عالم سے پناہ مانگنی چاہئے۔

اس سلسلے میں دو روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”۷۰ ویں سال کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔“

[احمد، مسند، ج ۲، ص ۳۲۶، ۴۴۸، ۳۵۵]

سعید بن مسیب کہتے ہیں:

”ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا۔ جس کی ابتداء بچوں کی بازی ہے۔“

[ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۰]

۶: حکومت کی ناپائیداری

وہ حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت پر قادر ہے جو سیاسی دوام رکھتی ہو، اس لیے کہ اگر تغیر پذیر ہو جائے تو بڑے کاموں کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگی۔ آخر زمانہ میں حکومتیں پائیدار نہیں ہوں گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ صبح کو حکومت تشکیل پائے تو غروب کے وقت زوال پذیر ہو جائے۔

اس سلسلے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تم کیسے ہو گے جب تم لوگ کسی امام ہادی اور علم و دانش کے بغیر زندگی گزار رہے ہو گے اور ایک دوسرے سے نفرت و بیزاری کے طالب ہو گے؟ اور یہ اس وقت ہوگا جب تم آزمائے جاؤ اور تمہارے اچھے بُرے لوگوں کی پہچان ہو جائے اور خوب اُبال آجائے۔ اس وقت جب تلواریں کبھی غلاف میں تو کبھی باہر ہوں گی۔ جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔ ایک حکومت دن کی ابتداء میں تشکیل پائے گی اور آخر روز میں زوال پذیر ہو جائے گی۔“ (گر جائے گی)۔ [کمال الدین، ج ۲، ص ۳۴۸]

و: ملک کا ادارہ کرنے سے حکومتیں بے بس و مجبور

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل ظالم حکومتیں ناتواں ہو جائیں گی اور یہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عالمی حکومت کے قیام کا مقدر ہوگا۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام آیت شریفہ:
حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْئَلُونَ مَنْ أَوْعَدَهُمْ نَاصِرًا
أَوْ لِقَاءَ عَذَابٍ [سورہ جن: ۲۴]

جب اس وقت دیکھیں گے کہ وہ کیا وعدہ ہے جو اس آیت میں کیا گیا ہے بہت جلد ہی وہ جان لیں گے کہ کس کے پاس ناصر کم اور ناتواں ہیں، حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اصحاب و یاور اور آپ کے دشمنوں سے متعلق ہے۔ جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آپ کے دشمن سب سے کمزور و ناتواں ہوں گے نیز سب سے کم فوج و اسلحہ رکھتے ہوں گے۔“

کافی، ج ۱، ص ۴۳۱۔ نور الثقلین، ج ۵، ص ۴۴۱۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۲۹۔ ینابیع

المودۃ، ص ۲۹، المحجۃ، ص ۱۳۲

دوسری فصل

لوگوں کی دینی حالت



اس فصل میں ظہور سے قبل لوگوں کی دینی حالت کے بارے میں بحث کریں گے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام و قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا، مسلمان صرف نام نہاد، مسلمان ہوں گے۔ مسجدیں اس وقت ارشاد موعظہ کی جگہ نہیں رہ جائیں گی۔ اس زمانے کے فقہاء روئے زمین کے بدترین فقہاء ہوں گے۔ دین کا معمولی اور بے ارزش چیزوں کے مقابل معاوضہ ہوگا۔

۱: اسلام اور مسلمان

اسلام دستورات الہی اور قانون خداوندی کے سامنے تسلیم ہونے کے معنی میں ہے۔ اسلام سب سے اچھا اور غالب دین ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی سعادت کا ضامن ہے، لیکن جو چیز قابل اہمیت ہے وہ اسلام و قرآن کے احکام پر عمل کرنا ہے۔ آخر زمانہ میں ہر چیز برعکس ہوگی، یعنی اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ قرآن معاشرہ میں موجود ہوگا، لیکن تنہا تحریر ہوگی جو اوراق پر پائی جائے گی اور مسلمان بس نام کے مسلمان رہ جائیں گے۔ اسلام کی کوئی علامت نہیں پائی جائے گی۔ رسول خدا فرماتے ہیں:

”میری امت پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ صرف اسلام کا نام ہوگا اور قرآن کا نقش و تحریر کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ مسلمان، صرف مسلمان پکارے جائیں

گے، لیکن اسلام کی بہ نسبت دیگر ادیان والوں سے بھی زیادہ اجنبی ہوں گے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”غریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ خدا کو نہیں پہچانیں گے اور توحید کے معنی

نہیں جانیں گے پھر دجال خروج کرے گا۔“ [تفسیر فرات، ص ۴۴]

ب: مساجد

مسجد خداوند عالم کی عبادت اور تبلیغ دین، لوگوں کی ہدایت و ارشاد کی جگہ ہے۔

صدر اسلام، میں حکومت کے اہم کام بھی مسجد میں انجام دیئے جاتے تھے۔ جہاد کا

پر وگرام مسجد میں بنتا تھا اور انسان مسجد سے معراج پر گیا، لیکن آخر زمانہ میں مسجدیں اپنی

اہمیت کھو بیٹھیں گی اور دینی راہنمائی، و ہدایت و تعلیم کے بجائے مسجدوں کی تعداد اور

خوبصورتیوں میں اضافہ ہوگا، جب کہ مساجد مومنین سے خالی ہوں گی۔

رسول خدا فرماتے ہیں:

”اس زمانے میں مسجدیں آباد و خوبصورت ہوں گی، لیکن ہدایت و ارشاد کی کوئی

خبر نہیں ہوگی۔ [بحار الانوار، ج ۲، ص ۱۹۰]

ج: فقہاء

علماء، اسلامی دانشور، دین خدا کی حفاظت کرنے والے روئے زمین پر موجود

ہیں اور لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی اُن کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جمہتیں برداشت کر کے

دینی منابع سے شرعی مسائل کا استخراج کر کے، لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں، لیکن آخر

زمانہ میں حالت دیگر گون ہو جائے گی اس زمانہ کے عالم بدترین عالم ہوں گے۔

◆ ثواب الاعمال، ص ۳۰۱۔ جامع الاخبار، ص ۱۲۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۹۰



رسول خدا فرماتے ہیں:

”اس زمانہ کے فقہاء، بدترین فقہاء ہوں گے جو آسمان کے زیر سایہ زندگی گزار رہے ہوں گے۔ فتنہ و فساد ان سے پھیلے گا نیز اس کی بازگشت بھی انھیں کی طرف ہوگی۔“

یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے مراد وہ درباری علماء ہیں جو ظالم و جابر بادشاہوں کے جرم کی توجیہ کرتے اور اسے اسلامی رنگ دیتے ہیں، ایسے لوگ ہر مجرم سے ہاتھ ملانے کے لیے آمادہ ہیں، جیسے سلاطین کے واعظ جو وہابیت سے وابستہ ہیں اور امریکہ و اسرائیل سے جنگ کرنا شرع کے خلاف سمجھتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اسرائیلی جرائم کے مقابلے میں سانس تک نہیں لی اور وہابیوں کے جرائم خانہ خدا کے زائرین کے قتل کے بارے میں توجیہ کر دی اور اس کے لیے آیت و روایت پیش کی۔ ہاں، ایسے افراد کے لیے کہنا صحیح ہو گا یہ لوگ بدترین فقہاء ہیں۔ جن سے فتنہ و فساد کا آغاز یا فتنوں کی بازگشت ان کی طرف ہوگی۔ ❖

9: دین سے خروج

آخر زمانہ کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ دین سے خارج ہو جائیں گے۔ ایک روز حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امیر المومنینؑ کے پاس آئے۔ ایک گردہ آپ کے ارد گرد بیٹھا ہوا تھا۔

آپ نے کہا:

”حسینؑ تمہارے پیشوا ہیں۔ رسول خداؐ نے انہیں سید و سردار کہا ہے۔ ان کی نسل سے ایک مرد ظہور کرے گا جو اخلاق و صورت میں میری شبیہ ہوگا۔ وہ دنیا کو عدل و

❖ ثواب الامصار، ص ۳۰۱۔ جامع الاحبار، ص ۱۲۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۹۰



انصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ دنیا اس سے قبل ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“

پوچھا گیا کہ یہ قیام کب ہوگا؟

تو آپ نے کہا:

”افسوس! جب تم لوگ دین سے خارج ہو جاؤ گے، بالکل اسی طرح جیسے عورت

مرد کے لیے لباس اتار دیتی ہے۔“ [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۴۴]

۹: دین فروشی

مکلف انسان کا وظیفہ ہے کہ اگر اس کی جان کو خطرہ ہو، تو مال کی پرواہ نہ کرے تاکہ جان بچ جائے اور اگر دین خطرہ میں پڑ جائے، تو جان قربان کر کے دین پر آنے والے خطرہ کا سد باب کر دے۔

لیکن افسوس کہ آخر زمانہ میں دین معمولی و گھٹیا قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور جو لوگ صبح مومن تھے تو ظہر کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

رسول خداؐ نے اس کے متعلق فرمایا ہے:

”عرب پر وائے ہو اس شر و برائی سے جو ان کے نزدیک ہو چکی ہے فتنے تاریک راتوں کی مانند ہیں انسان صبح کو مومن تھے تو غروب کے وقت کافر۔ بعض لوگ اپنا دین معمولی قیمت پر بیچ ڈالیں گے جو اس زمانہ میں اپنے دین کو بچالے اور اس پر عامل بھی ہو، تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو آتش بندوقوں کو اپنے ہاتھ میں لیے ہو یا کانٹوں کا گٹھڑا اپنے ہاتھوں سے نچوڑ رہا ہو۔“ [احمد، مسند، ج ۲، ص ۳۹۰]



فِی سِرِّ فَضْلِ

ظہور سے قبل اخلاقی حالت

آخر زمانہ کی نشانیوں میں بارز نشانی خاندانی بنیاد کا کمزور ہونا، رشتہ داری، دوستی، انسانی عواطف کا ٹھنڈا پڑنا اور مہر و وفا کا نہ ہونا ہے۔

(انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانے کی عاطفی (شفقت کے) اعتبار سے حالت یوں بیان فرماتے ہیں:

”اس زمانہ میں، بزرگ اپنے چھوٹوں اور ماتحت افراد پر رحم نہیں کریں گے نیز قوی ناتواں پر رحم نہیں کرے گا۔ اس وقت خداوند عالم اسے (مہدی کو) قیام و ظہور کی

اجازت دے گا۔“ [بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۰ و ج ۳۶، ص ۲۳۵]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”قیامت نہیں آئے گی جب وہ دور نہ آئے کہ ایک شخص فقر و فاقہ کی شدت سے اپنے رشتہ داروں اور قراہتداروں سے رجوع کرے گا اور انھیں اپنی رشتہ داری کی قسم دے گا تاکہ لوگ اس کی مدد کریں، لیکن لوگ اسے کچھ نہیں دیں گے۔ پڑوسی اپنے پڑوسی سے مدد مانگے گا اور اُسے ہمسایہ ہونے کی قسم دے گا لیکن ہمسایہ اُس کی مدد نہیں

کرے گا۔“ [شجرى، امالى، ج ۲، ص ۲۷۱]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”قیامت کی علامتوں میں ایک علامت پڑوسی سے بدرقاری اور رشتہ داری کو ختم کر دینا ہے۔“

بعض روایات میں (الساعة) کی تاویل حضرت کے ظہور سے کی گئی ہے اور روایات (اشراط الساعة) ظہور کی علامتوں سے تفسیر کی گئی ہے۔

ب: اخلاقی فساد

جنسی فساد کے علاوہ ہر طرح کے فساد پر تحمل کیا جاسکتا ہے، اس لیے کہ جنسی فساد غیرت مند اور شرفاء کے لیے بہت ہی ناگوار اور ناقابل تحمل ہے۔

ظہور سے پہلے بدترین انحراف و فساد جس سے سماج دوچار ہوگا ناموس اور خانوادگی نامنی ہے، اس وقت اخلاقی گراؤ اور فساد وسیع پیمانہ پر پھیلا ہوا ہوگا۔ اخلاقی برائیوں کی زیادتی اور ان کی تکرار کی وجہ سے انسان نما افراد کے حیوانی کردار کی برائی ختم ہو چکی ہوگی، اور یہ عام بات ہو چکی ہوگی، فساد اس درجہ پھیلا ہوگا کہ بہت کم ہی لوگ اسے روکنے کی طاقت یا تمنا رکھیں گے۔

محمد رضا پہلوی کے دور حکومت ۱۳۵۰ شمسی میں ۲۵۰۰ سالہ جشن منایا گیا، جس میں حیوانی زندگی کی بدترین نمائش ہوئی، اور اسے ہنر شیراز کا نام دیا گیا تو ایران کے اسلامی سماج نے غیض و غضب کے ساتھ اعتراض بھی کیا، لیکن ظہور سے پہلے ایسے اعتراض کی کوئی خبر

❖ اخبار اصفہان، ج ۱، ص ۲۷۴۔ فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۵، الدر المنثور، ج ۶، ص ۵۰۔ جمع الجوامع، ج ۱، ص ۸۴۵۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۴۰۔

❖ تفسیر قمی، ج ۲، ص ۳۴۰۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۴۶۵۔ تفسیر صافی، ج ۵، ص ۹۹۔ نور الثقلین، ج ۵، ص ۱۷۵۔ اثبات الہدایہ، ج ۲، ص ۵۵۳۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۸۰۔ شافعی، البیان، ص ۵۲۸۔ الصواعق المحرقة، ص ۱۶۲۔ کلمہ۔ یوما للظہور، یوم الکبر، یوم القیامۃ کی تحقیق کے لیے تفسیر المیزان، ج ۲، ص ۱۰۸۔ ملاحظہ ہو۔

نہیں ہے۔ فقط اعتراض یہ ہوگا کہ کیوں ایسے بُرے افعال چوراہوں پر ہو رہے ہیں۔ یہ سب سے بڑا نہی از منکر ہے جس پر عمل ہوگا۔ ایسا شخص، اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد ہے۔
اب روایات پر نظر ڈالیں تاکہ اسلامی اقدار کا خاتمہ اور اس عمیق فاجعہ اور
وسعت فساد کو اس زمانے میں درک کریں۔

رسول خدا فرماتے ہیں:

”قیامت نہیں آئے گی مگر جب روز روشن میں عورتوں کو ان کے شوہر سے چھین کر کھلم کھلا (لوگوں کے مجمع میں) راستوں میں تعدی نہ کی جائے، لیکن کوئی اس کام کو برا نہیں کہے گا اور نہ ہی اس کی روک تھام کرے گا۔ اس وقت لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش بیچ راستے سے ہٹ کر ایسا کام کرتے۔“ ❖

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، یہ امت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مرد عورتوں کے راستے میں نہ بیٹھیں اور درندہ شیر کی طرح تجاؤ نہ کریں۔ لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش اسے اس دیوار کے پیچھے انجام دیتے اور علماء عام میں ایسا نہ کرتے۔“ ❖

دوسرے بیان میں فرماتے ہیں:

”وہ لوگ جو حیوانوں کی طرح وسط راہ میں ایک دوسرے پر حملہ کریں گے، اور آپس میں جنگ کریں گے، اس وقت ان میں سے کوئی ایک ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ بیچ راہ میں

عقد الدرر، ص ۳۳۳، حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۴۹۵

المعجم الكبير، ج ۹، ص ۱۱۹، فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۹۱۔ مجمع الزوائد،

ج ۷ ص ۲۱۷

سب کے سامنے تجاوز کریں گے، پھر انھیں دوسرے لوگوں کو تعدی و تجاوز کا موقع دیں گے، اور یکے بعد دیگر اس بد فعلی کا شکار ہوگا، لیکن کوئی اس بد کرداری کی ممانعت نہیں کرے گا، اور اسے بدلنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ ان میں سب سے بہتر وہی ہوگا جو کہے گا کہ اگر راستے سے ہٹ کر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر ایسا کرتے تو اچھا تھا۔“

[ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۰۱]

ج: بد اعمالیوں کا رواج

محمد بن مسلم کہتے ہیں: سفرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: ”اے فرزند رسول خدا آپ کے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کب ظہور کریں گے؟“

امام نے کہا: ”اس وقت جب مردہ خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں مردوں کے مشابہ بنائیں۔ اس وقت جب مرد مرد پہ اکتفاء کرے۔ (یعنی لواطہ) اور عورتیں عورتوں پہ۔“ [کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۱]

حضرت امام صادق علیہ السلام سے اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی نقل

ہوئی ہے۔

اور ابو ہریرہؓ نے بھی رسول خداؐ سے نقل کی ہے:

”اس وقت قیامت آئے گی جب مرد بد اعمالی پر ایک دوسرے پر سبقت حاصل

کریر جیسا کہ عورتوں کے سلسلے میں بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔“

مختصر اثبات الرجحہ، ص ۲۱۶۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۷۰۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۲،

ص ۳۳۵

فردوس الاختیار، ج ۵، ص ۲۲۶۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۴۹



اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی ہے۔

۵: ولادکم ہونے کی آرزو
رسول خدا فرماتے ہیں:

”اس وقت قیامت آئے گی جب پانچ فرزند والے چار فرزند اور چار فرزند والے تین فرزند کی آرزو کرنے لگیں، تین والے دو کی اور دو والے، ایک کی، اور ایک فرزند والا آرزو کرنے لگے کہ کاش صاحب فرزند نہ ہوتے۔“

[فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۷]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

”ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ فرزند والے سے رشک کرو گے جس طرح

(۱) عن الصادق علیہ السلام ”اذا رایت الرجل یعیر علی اتیان النساء“ کافی، ج ۸، ص ۳۹۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۷۔ بشارة الاسلام، ص ۱۳۳

(ب) ”اذا صار الغلام یعطی کما تعطی المرأة ویعطی قفاه لمن ابتغی“ کافی، ج ۸، ص ۳۸۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۷

(ج) ”یزف الرجل للرجال کما تزف المرأة لزوجها“ بشارة الاسلام، ص ۷۶۔ الزام

الناصب، ص ۱۲۱

(د) قال الصادق علیہ السلام: ”یتمشط الرجل کما تتمشط المرأة لزوجها، ویعطی الرجال

الاموال علی فروجهم ویتنافس فی الرجل ویغار علیہ من الرجال، ویبذل فی سبیل النفس

والمال“ کافی، ج ۸، ص ۳۸، بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۴۵۷

(ه) قال الصادق علیہ السلام: ”تکون معیشة الرجل من ذیره، ومعیشة المرأة من فرجها“

کافی، ج ۸، ص ۳۸

(و) قال الصادق علیہ السلام: ”عندما یغار علی الغلام کما یغار علی الجارية (الشابة) فی

بیت اهلها“ بشارة الاسلام، ص ۳۶، ۷۶، ۱۳۳۔

(ز) قال النبیؐ کانک بالندیۃ تکلم اذا اصبحت امتی الصلاة واتبع الشہوات وغلب

الاسعار وکثر اللواط“ بشارة الاسلام، ص ۲۳، الزام الناصب، ص ۱۸۱۔

کہ آج اولاد و مال میں اضافہ کی آرزو کرتے ہو، حد یہ ہوگی کہ جب تم میں سے کوئی، اپنے بھائی کی قبر سے گزرے گا تو اس کی قبر پر لوٹنے لگے گا، جس طرح حیوانات اپنی چراگاہوں کی خاک پر لوٹتے ہیں۔ اور کہے گا: اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا اور یہ بات خداوند عالم کے دیدار کے شوق میں ہوگی اور نہ ہی ان نیک اعمال کی بنیاد پر ہوگی جو اس نے انجام دیئے ہیں، بلکہ اس مصیبت و بلاء کی وجہ سے ایسا کہے گا جو اس پر نازل ہو رہی ہوں گی۔“ [المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۱۲]

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

”قیامت اس وقت آئے گی جب اولاد کم ہونے لگے گی۔“

اس روایت میں ”الولد غیضا“ آیا ہے۔ جس کے معنی بچوں کے ساقط حمل کرنے اور حمل نہ ٹھہرنے کے معنی ہیں۔ لیکن کلمہ ”غیضا“ دوسری روایت میں ہے غم و اندوڑہ، زحمت و مشقت اور غضب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی لوگ اس زمانے میں (Abortion) سقط اور افزائش فرزند اور ان کی زیادتی سے مانع ہوں گے یا فرزند کا وجود عالم و اندوہ کا باعث ہوگا۔ شاید اس کی علت اقتصادی مشکل ہو، یا بچوں میں بیماریوں کی وسعت اور آبادی کے کنٹرول کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ و تبلیغ اثر انداز نہ ہوں یا کوئی اور وجہ۔

بے سرپرست خانوادوں کی زیادتی

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

”قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی۔“

الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۱۔ فردوس الاحبار، ج ۵، ص ۲۲۱۔ المعجم الکبیر، ج ۱۰،

ص ۲۸۱۔ بحار الانوار، ج ۳۴، ص ۲۴۱۔



حد یہ ہے کہ ہر ۵۰ عورت پر ایک مرد سرپرست ہوگا۔“

شاید یہ حالت مردوں کے جانی نقصان سے ہو جو لگاتار اور طولانی جنگوں میں ہوا ہوگا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”اس وقت قیامت آئے گی جب ایک مرد کے پیچھے تقریباً ۳۰ عورتیں لگ جائیں گی اور ہر ایک اس سے شادی کی درخواست کریں گی۔“

[فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۵۰۹]

حضرت دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

”خداوند عالم اپنے دوستوں اور منتخب افراد کو دوسرے لوگوں سے جدا کر دے، تاکہ زمین منافقین و گمراہوں نیز ان کے فرزندوں سے پاک ہو جائے گا۔ ایسا زمانہ آئے گا کہ پچاس پچاس عورتیں ایک مرد سے کہیں گی۔ اے بندہ خدا یا تم مجھے خرید لو یا مجھے پناہ دو۔“

انس کہتے ہیں کہ جناب رسول، خدا فرماتے ہیں:

”قیامت اس وقت آئے گی جب مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہوگی۔ اگر کوئی عورت راستے میں کوئی جوتا، چپل دیکھے گی تو بے دریغ افسوس سے کہے گی: یہ فلاں مرد کی ہے، اس زمانہ میں، ہر ۵۰ عورت پر، ایک مرد سرپرست ہوگا۔“

طیالسی، مسند، ج ۸، ص ۲۶۶۔ احمد مسند، ج ۳، ص ۱۲۰۔ ترمذی، سنن، ج ۴،

ص ۴۹۱۔ ابویعلیٰ، مسند، ج ۵، ص ۲۷۳۔ حلیۃ الاولیاء، ج ۶، ص ۲۸۰۔ دلائل النبوة،

ج ۶، ص ۵۴۳۔ الدر المنثور، ج ۶، ص ۵۰

مفید، امالی، ص ۱۴۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۰

[عقد الدرر، ص ۲۳۲، فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۵۰]

انس کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حدیث سنی ہے، بیان کروں؟
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مردوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور
عورتیں باقی رہ جائیں گی۔“ [احمد، مسجد، ج ۳، ص ۳۷۷]



jabir.abbas@yahoo.com



ظہور سے پہلے امن و امان



ل: ہرج و مرج اور نا امنی

بڑی طاقتوں کی زیادتی و تجاوز کے سبب، چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور ناتواں اقوام کے درمیان امنیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ آزادی و امنیت کا کوئی مفہوم نہیں رہ جائے گا۔
(Super Power) حکومتیں، ناتواں ملتوں اور ضعیف اقوام پر اس درجہ دباؤ ڈالیں گی اور ملتوں کے حقوق سے اتنا تجاوز کریں گی کہ لوگوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔

جناب رسول خداؐ اس زمانہ کی اس طرح تصویر کشی کرتے ہیں:
”عنقریب امتیں (دیگر آئین و مکاتب کے پیرو) تمہارے خلاف اقدام کریں گی، جس طرح بھوکے کھانے کے برتنوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔“

ایک شخص نے کہا: ”کیا اس وجہ سے ایسا ہوگا کہ ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے، کہ ایسے حملہ کا نشانہ بنیں گے؟“

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا:

”تمہاری تعداد اس وقت زیادہ ہوگی، لیکن خش و خاشاک کے مانند باڑھ میں

سطح آب پر ہو گے۔ خداوند عالم تمہاری ہیبت و عظمت تمہارے دشمنوں کے دلوں سے



نکال دے گا، اور تمہارے دلوں پر سستی چھا جائے گی۔“

کسی نے پوچھا: ”یا رسول اللہ! یہ سستی کس وجہ سے ہوگی؟“

آپؐ نے فرمایا: ”دنیا کی محبت اور موت کو اچھا نہ سمجھنے سے۔“

یہ دو بری خصلتیں جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد دلائی ہیں، ملتوں کے آزادی حاصل کرنے اور اپنے اقدار کا دفاع کرنے سے مانع ہونے کے لیے کافی ہیں اور انہیں ذلت آمیز زندگی جو ہر شرائط کے ساتھ ہومانوس کرے، ہر چند ایسا دین و اصول کتب کے گنوا دینے سے ہو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا پر آشوب اور ہرج مرج سے بھر جائے گی۔“

ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف یورش کرنے لگے گا، اور نہ بڑا چھوٹے پر اور نہ ہی قوی، ناتواں پر رحم کرے گا۔ تو ایسے موقع پر خداوند عالم انہیں قیام کی اجازت دے گا۔“ [وہی، ج ۵۲، ص ۱۵۴]

ب: راستوں کا غیر محفوظ ہونا

ہرج مرج اور نا امنی کا دائرہ راستوں تک ہوگا۔ بے رحمی و سب سے ہو جائے گی۔ اس وقت خداوند عالم حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو بھیجے گا اور ان کے دست زبردست سے گراہیوں کے باب کی فتح ہوگی۔

مہدی موعود عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تنہا کشادہ استوار قلعوں کی جانب توجہ نہیں دلائیں گے، بلکہ حقائق و معنویت سے غافل دلوں کو کھول دیں گے اور حقائق کے

طیالسی، مسند، ص ۱۳۳۔ ابی داؤد، سنن، ج ۴، ص ۱۱۱۔ المعجم الکبیر، ج ۲، ص ۱۰۱

بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۳۵، ج ۵۲، ص ۳۸۰



قبول کرنے کے لیے آمادہ کر دیں گے۔

جناب رسول خدا اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ حقیقتاً اس امت کا مہدی حسینؑ کی نسل سے ہے، جب دنیا میں ہرج و مرج اور بے سرو سامانی ہوگی۔ اور فتنے (یکے بعد دیگرے) آشکار ہوں گے۔ راستے، سڑکیں نا امن ہو جائیں گی اور بعض کچھ لوگوں پر حملہ کریں گے، نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کا احترام کرے گا، ایسے ہنگام میں خداوند عالم حسن و حسین علیہما السلام کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا۔ وہ گمراہی کے قلعوں کو درہم و برہم کر دے گا اور اسے فتح کرے گا۔ اور ایسے دلوں کو جن پر جہالت و نادانی کا پردہ پڑا ہوا ہے اور حقائق کے درک سے عاجز ہیں بے نقاب کر دے گا وہ آخر زمانہ میں قیام کرے گا اسی طرح جیسے ہم نے اول میں قیام کیا ہے اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔“

ج: خوفناک جرائم

شنگروں اور جلادوں کے جرائم تاریخ میں نہایت خوفناک اور ڈراؤنے رہے ہیں۔ تاریخی صفحات جرائم و ظلم استبداد سے بھرے پڑے ہیں ظالم جابر اور خون کے پیاسے حکام اقوام عالم کو محروم رکھے ہوئے ہیں، جس کے نمونے چنگیز، ہٹلر، اور آئیلا ہیں۔ رہا سوال ان جرائم کا جو امام مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے، خطرناک ترین جرائم ہیں جس کا تصور کیا جاسکتا ہے لیکڑی کے دار پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھانسی دینا، انہیں آگ میں جلانا، پانی میں ڈبوانا، انسانوں کو

عقلمند اللہ ص ۱۵۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۵۴۔ اسحاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۱۶۔

الاریعون حدیثاً (ابو نعیم) ذخائر العقبی، ص ۱۳۵۔ بنایع المودۃ، ص ۴۲۶

فلوادی ہتھیار آ رہے تلوے تلوے کرنا، چکیوں میں ہیں دینا وغیرہ۔

تاریخ کے تلخ حادثات ہیں جو حکومت عدل جہانی کے قیام سے پہلے دفاع بشر کی دعویدار حکومتوں سے رونما ہوں گے۔ ایسی درندگی کے ظہور سے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا جس کے بارے میں روایات کہتی ہیں کہ محرومین کی پناہ ہوگی۔

حضرت امام علی علیہ السلام ایسے تلخ ایام کی منظر کشی یوں فرماتے ہیں:

”اس وقت سفیانی ایک پارٹی کو مامور کرے گا، تاکہ وہ لوگ بچوں کو ایک جگہ جمع کریں، اس گھڑی انھیں جلانے کے لیے تیل کھولا جائے گا، بچے کہیں گے: اگر ہمارے آباؤ اجداد نے تمہاری مخالفت کی ہے، تو میرا کیا گناہ ہے کہ ہم ضرور جلائے جائیں، پھر وہ ان بچوں کے درمیان حسن و حسین نامی بچوں کو باہر لا کر در پر لٹکائے گا، اس کے بعد کوفہ کی سمت روانہ ہوگا اور وہی (پہلے کی وحشت ناک) حرکت وہاں کے بچوں کے ساتھ بھی انجام دے گا اور اسی نام کے دو بچوں کو مسجد کوفہ کے دروازہ پر در پر لٹکائے گا اور وہاں سے باہر نکل کر پھر ظلم و جنایت کرے گا، اور ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے حاملہ عورتوں کو قید کرے گا، اور انہیں اپنے کسی ایک چاہنے والے کے حوالے کر دے گا، اور اسے حکم دے گا کہ بیچ راستے میں اس کے ساتھ تجاوز (عصمت دری) کرو اور تجاوز کے بعد عورت کا پیٹ چاک کر کے بچے کو باہر نکال لے گا۔ کوئی اس ہولناک حالت کو نہیں بدل سکتا۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام لوح کی خبر میں فرماتے ہیں:

”خداوند عالم اپنی رحمت رسول خدا کی بیٹی کے فرزند کے ذریعہ کامل کرے گا،

وہی شخص جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہیبت، ایوب پیغمبر علیہ السلام کا صبر و استقامت رکھتا ہے۔ ہمارے چاہنے والے، (ظہور سے قبل) خوار و ذلیل ہوں گے اور ان کے سر ترک و دیلم کے رہنے والوں کی مانند (ظالم حکمرانوں) کے لیے ہدیہ کیے جائیں گے، وہ قتل کیے جائیں گے، جلائے جائیں گے، اور ان پر خوف و ہراس طاری ہوگا، زمین ان کے خون سے رنگین ہو جائے گی، نالہ و فریاد عورتوں کے درمیان بڑھ جائے گی۔ وہ لوگ ہمارے سچے و واقعی دوست ہیں وہ ان کے ذریعہ ہر اندھے و تاریک فتنے کا دفاع کریں گے۔ زلزلے اور بے چینی کو برطرف کریں گے اور قید و بند کی زندگی سے انہیں آزاد کر دیں گے۔ خداوند عالم کا ان پر درود ہو کہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“ ❖

ابن عباس کہتے ہیں:

”سفینی و فلانی خروج کر کے آپس میں جنگ کریں گے۔ اس طرح سے کہ سفینی (سفینی) عورتوں کے شکم چاک کر کے بچوں کو نکال لے گا اور بڑے دیگ میں جلا ڈالے گا۔“ ❖

اثر طات کہتا ہے:

”سفینی اپنے مخالف کو قتل کرے گا، آ رہے سے اپنے مخالفین کو دو آدھا کر دے گا۔ انہیں دیگ میں ڈال کر نابود کر دے گا اور یہ ظلم و ستم ۶ ماہ تک رہے گا۔“ ❖

❖ کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۱۔ ابن شہر آشوب، مناقب، ج ۲، ص ۲۹۷۔ اعلام الوری، ص ۳۷۱۔ اثبات الوصیہ۔ ص ۲۲۶۔]

❖ ابن حماد، فتن، ص ۸۳۔ ابن طائوس، ملاحم، ص ۵۱

❖ حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۲۰۔ الحاوی الکفطاوی، ج ۲، ص ۶۵۔ مستغیب کنز

العمال، ج ۶، ص ۳۱۔ (حاشیہ مسند احمد)۔ احقائق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹۳

9: زندوں کو موت کی آرزو

جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہونے پائے گی کہ وہ وقت آجائے گا کہ جب کوئی مرد قبرستان سے گذرے گا، تو خود کو قبر پر گرا دے گا، اور کہے گا: کاش اس کی جگہ میں ہوتا، جب کہ اس کی مشکل قرض نہیں ہوگی، بلکہ زمانے کی مصیبت، ظلم و جور ہوگی۔“

روایت کلمہ ”رجل“ (رد) کے ذکر سے دو بات کا استفادہ ہوتا ہے: اول یہ کہ یہ مصیبت و مشکلات اور اس وقت موت کی آرزو کرنا، کسی گروہ، قوم اور طائفہ سے مخصوص نہیں ہے، بلکہ سبھی اس ناگوار حادثات کا شکار ہوں گے۔

دوم یہ کہ مرد کے ذریعہ تعمیر کرنا، اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس وقت دباؤ سختی زیادہ بڑھی ہوگی، اس لیے کہ مرد اکثر مشکلات و شدائد میں عورت سے زیادہ مقاومت کرتا ہے، اس بات سے کہ مردوں کو اس زمانے کی سختیاں ناقابل برداشت ہوں گی، استفادہ ہوتا ہے کہ مشکل بہت بڑی اور کمر شکن ہے۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”اے ابو حمزہ! حضرت قائمؑ جل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت قیام کریں گے جب خوف و ہراس، مصیبتیں، اور فتنے معاشرہ میں حاکم ہوں گے۔ گرفتاری و بلاء لوگوں کے دامن گیر ہوگی، اور اس سے پہلے طاعون کی بیماری پھیلی ہوگی۔ عرب کے مابین شدید اختلاف و نزاع واقع ہوگا، اور لوگوں کے درمیان سخت اختلاف حاکم ہوگا، اور ایسا دین اور اس کے آئین سے دوری کی بنیاد پر ہوگا۔ لوگوں کی حالت اس حد تک

احمد، مسند، ج ۲، ص ۶۳۶، مسلم صحیح، ج ۴، ص ۲۲۳۱، المعجم الکبیر، ج ۹،

ص ۱۴۰، مصابیح السنہ، ج ۲، ص ۱۳۹، عقد الدرر، ص ۲۳۶

بدل جائے گی کہ ہر شخص شب و روز جو اس نے لوگوں کی درندگی اور ایک دوسرے کے حق سے تجاوز دیکھا ہے، مرنے کی آرزو کرے گا۔“

حذیفہ صحابی جناب رسول خدا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
 ”یقیناً تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس وقت مرنے کی آرزو کرے گا،
 اور یہ آرزو فقر و تگدستی کے سبب نہیں ہوگی۔“

ابن عمر کہتے ہیں:
 ”یقیناً لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مومن زمین کی مصیبت، اور شدت
 گرفتاری کی وجہ سے آرزو کرے گا کہ کاش میں اپنے خانواده (اہل و عیال) سمیت
 کشتی پر سوار ہوتا اور دریا میں غرق ہو جاتا۔“ [عقد الدرر، ص ۳۳۴]

۵: مسلمانوں کا اسیر ہونا

حذیفہ بن یمان ی کہتے ہیں:

”جناب رسول خدا نے ان مشکلات کا بیان کرتے ہوئے جن سے مسلمان
 دوچار ہوں گے فرمایا:

دباؤ کی وجہ سے آزاد افراد کو فروخت کریں گے اور عورتیں و مرد غلامی کا اقرار
 کریں گے۔ مشرکین مسلمانوں کو اپنی مزدوری و نوکری کے لیے استعمال کریں گے اور

نعمانی غیبیہ، ص ۲۳۵۔ طوسی غیبیہ، ص ۲۴۷۔ اعلام الوری، ص ۴۲۸۔ بحار الانوار،
 ج ۵، ص ۵۰۲۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۴۰۔ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۲۶۔ بشائر
 الاسلام، ص ۸۲

ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۵، ص ۹۱۔ مالک، موطا، ج ۱، ص ۲۴۱۔ مسلم، صحیح، ج ۸،
 ص ۱۸۲۔ احمد، مسند، ج ۲، ص ۲۳۶۔ بخاری، ج ۹، ص ۷۳۔ فہرست
 الاختیار، ج ۵، ص ۲۲۱

انہیں شہروں میں فروخت کریں گے اور کوئی ہمدرد و دلگیر نہیں ہوگا، نہ مومن اور نہ بدکار و فاجر۔
 اے حذیفہ! اگر فحاشی اس زمانے کے لوگوں پر قائم رہے گی، اور اس درجہ مایوس
 ہوں گے کہ ظہور کشائش (فرج) سے بدگمان ہو جائیں گے، اس وقت خداوند عالم
 میری پاکیزہ عسرت، نیک فرزندوں میں سے جو عادل، مبارک اور پاکیزہ ہوگا، ایک
 شخص کو بھیجے گا وہ ذرا بھی چشم پوشی اور جھوٹ سے کام نہیں لے گا۔ خداوند عالم دین،
 قرآن، اسلام اور اس کے اہل کو اس کی مدد سے عزیز اور شرک کو ذلیل کرے گا، وہ
 ہمیشہ خدا سے ڈرتا ہے اور کبھی مجھ سے اپنے رشتہ پر ناز نہیں کرتا، پتھر کو پتھر پر نہیں رکھے گا
 اور کسی کو کوڑے نہیں مارے گا، سوائے یہ کہ حق ہو یا حد کا اجراء ہو خداوند عالم اس کے
 ذریعہ بدعتوں کا خاتمہ اور فتنہ کو ناپود کر دے گا اور حق کے دروازوں کو کھول دے گا نیز
 باطل کے دروازے بند کر دے گا اور مسلمان اسیروں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے ان
 کے وطن لوٹا دے گا۔“ [ابن طائوس، ملاحم، ص ۱۳۲]

و: زمین میں دھنسا

جناب رسول خدا فرماتے ہیں:

”یقیناً اس امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ دن کو رات بنا دے گا، جب کہ ہر ایک
 دوسرے سے سوال کرے گا، آج رات زمین کس کو کھا گئی، جس طرح لوگ ایک
 دوسرے سے سوال کریں گے کہ فلاں خاندان و قبیلہ سے کون زندہ ہے۔ کیا کوئی اس
 خاندان سے زندہ ہے؟“ [المطالب العالیہ، ج ۴، ص ۴۸۸]

شاید یہ کنایہ ہو آخر زمانہ کی کشت و کشتار اور جنگ و جدال سے کہ جدید و نئے
 اسلحوں کے استعمال سے ہر روز لوگوں کی خاصی تعداد ماری جائے گی اور شاید زمین گناہ
 کی زیادتی سے اپنے رہنے والوں کو کھا جائے۔

ز: ناگہانی اموت کی زیادتی

جناب رسول خدا فرماتے ہیں:

”قیامت کی ایک علامت فلاج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے۔“

[شجرى، امالى، ج ۲، ص ۲۷۷]

نیز فرماتے ہیں: ”قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے۔“

لوگوں نے کہا: ”یا رسول اللہ! سفید موت کیا ہے؟“

آپ نے فرمایا: ”ناگہانی موت۔“ [الفائق، ج ۱، ص ۱۴۱]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے سرخ و سفید موت

ہوگی سفید موت طاعون ہے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

قائل عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف

وہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا۔

[بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۴۸]

ح: دنیا والے نجات سے ناامید ہوں گے

رسول خدا فرماتے ہیں:

”اے علی! حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں

نعمانی غیبة، ص ۲۷۷۔ طوسی غیبة، ص ۲۶۷۔ اعلام الوری، ص ۴۲۷۔ خرائج، ج ۳،

ص ۱۰۵۲۔ عقد الدرر، ص ۶۵۔ الفصول المهمہ، ص ۳۰۱۔ الصراط المستقیم، ج ۲،

ص ۲۴۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۱



گے، جب شہر درگرون ہو جائیں گے، اور خدا کے بندے ضعیف اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے فرج و ظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے، ایسے وقت میں مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قائم میرے فرزندوں کی نسل سے ظاہر ہوں گے۔“

ابوحزہ ثمالی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
 ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا قیام اس وقت ہوگا جب لوگ اپنے کاموں میں کشادگی اور حضرت کے فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے۔“

[بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۸]

حضرت امام علی علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:
 ”یقیناً میرے اہل بیت میں سے ایک شخص میرا جانشین ہوگا، اور ایسا وقت ہوگا جب زمانہ مصیبتوں اور سختیوں کا شکار ہوگا، اس وقت جبکہ مصیبتیں سخت و دشوار اور امیدیں منقطع ہوں گی۔“

ط: مددگاروں کا فقدان

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
 ”اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کے لیے کوئی پناہ نہیں ملے گی۔“ [شافعی، بیان، ص ۱۰۸]
 نیز فرماتے ہیں:

بینایع المودة، ص ۴۴۰۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۲۵

ابن المنادی، ملاحم، ص ۶۴۔ ابن ابی الحديد، شرح نهج البلاغة، ج ۱، ص ۲۶۷۔ المسترشد، ص ۷۵۔ مفید، ارشاد، ص ۱۲۸۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۲۔ غایۃ المرام، ص ۲۰۸۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۹۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۱۴۔ منتخب کنز العمال، ج ۶، ص ۳۵



”آخر زمانہ میں ہماری امت پر ان کی حکومتوں کی جانب سے مصیبتیں نازل ہوں گی اس طرح سے کہ مومن کو ظلم سے نجات کے لیے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔“

[عقد الدرر، ص ۴۳]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

”تمہیں مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فرزند فاطمہ (س) کی خوشخبری ہے کہ آپ مغرب سے ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔“
کہا گیا: یا رسول اللہ! یہ ظہور کس وقت ہوگا؟

حضرت نے فرمایا:

”ایسا اس وقت ہوگا جب قاضی رشوت لینے لگیں گے اور لوگ فاجر ہو جائیں گے۔“
عرض کیا گیا: ”مہدی کس طرح ہوں گے؟“
آپ نے فرمایا:

”اپنے اہل و عیال اور خاندان سے علیحدگی اختیار کریں گے نیز وطن سے دور عالم مسافرت میں زندگی گذاریں گے۔“ [احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۷]
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم لوگ جس کے انتظار میں ہو اسے دیکھ نہیں پاؤ گے، مگر اس وقت کہ جب تم بکری کی طرح جو درندوں کے چنگل میں پھنس گئی اور اسے کوئی چارہ جوئی کا راستہ نہ مل رہا ہو اس وقت تجاوز و تعدی سے محفوظ رہنے کا کوئی ٹھکانہ نہ پاؤ گے اور نہ ہی کوئی ایسی بلند جگہ کہ اس پر چڑھ کر اپنا بچاؤ کر سکو گے۔“

۵: جنگ، قتل، اور فتنے

روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل و خون ہوگا۔

بعض روایتیں فتنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں، کچھ روایتیں بے درپے جنگ کی خبر دیتی ہیں، کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون، سے پیدا شدہ بیماریوں کی خبر دیتی ہیں۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا:

۱ پہلے فتنے میں، خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی۔

۲ دوسرے فتنے میں، خون اور مال حلال سمجھا جائے گا، اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگا۔

۳ تیسرے فتنے، میں لوگوں کے خون و اموال اور عزتیں مباح سمجھی جائیں گی اور قتل و غارت گری کے علاوہ انسان کی ناموس بھی محفوظ نہیں رہے گی۔

۴ چوتھے فتنے میں، اندھیرے کا راج ہوگا، اور ایسا سخت زمانہ آئے گا جیسے دریا میں کشتی تلاطم و اضطراب کا شکار ہو۔ جس کی وجہ سے کسی کو پناہ گاہ نصیب نہیں ہوگی۔ شام سے فتنے اٹھیں گے اور عراق پر محیط ہو جائیں گے اور جزیرہ حجاز کا اس میں ہاتھ خون آلود ہوگا، مصیبتیں لوگوں کو ہلا کے رکھ دیں گی، اور ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو چوں چرائی گنجائش نہیں رہ جائے گی اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ خاموش بھی ہوگی تو دوسری طرف سے بھڑک جائے گی۔“

ابن طاووس، ملاحم، ص ۲۱۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۳۷۱

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: ”میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ انسان کو اس سے راہ نجات ملے گی، اس میں جنگ، فرار اور آوارگی ہوگی، اس کے بعد ایسے فتنے اٹھیں گے کہ ہر فتنہ پہلے فتنہ سے سخت تر ہوگا، ابھی ایک فتنہ خاموش نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ حدیہ ہوگی کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے کی آگ سے محفوظ نہیں رہ پائے گا۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اس فتنے سے امان میں ہو۔ اس وقت میرے خاندان سے ایک شخص ظہور کرے گا۔“ [عقد درر، ص ۵۰]

نیز فرماتے ہیں:

”عقرب میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ اگر ایک طرف سے امن ہوگا تو دوسری طرف سے نا امنی کی آواز آئے گی۔“ یہاں تک کہ آسمان سے منادی ندا کرے گا:

”تمہارا امیر و سردار مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔“ ❖

ان روایات میں ان فتنوں سے متعلق گفتگو ہے جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے، لیکن دوسری روایتوں میں ان خانہ سوز جنگوں کا تذکرہ ہے جسے ابھی بیان کروں گا۔

حضرت عمار یا سررضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”تمہارے پیغمبر کے اہل بیت کی دعوت آخر زمانہ میں یہ ہے کہ جب تک

ہمارے اہل بیت سے اپنے رہبر کو نہ دیکھ لو ہر طرح کی نزاع سے پرہیز کرو۔“

اس وقت ترک رویوں کی مخالفت کریں گے، اور زمین پر جنگ چھڑ جائے

گی۔“ ❖

احقاق الحق، ج ۳، ص ۲۹۵۔ احمد، مستند، ج ۲، ص ۳۷۱

طوسی غیبۃ، چاپ جدید، ص ۴۴۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۲

کچھ روایتیں ظہور مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے قتل و کشتار کی خبر دیتی ہیں، ان میں سے بعض روایات میں صرف کشتار کا تذکرہ ہے، اور بعض قتل و غارت گری کے عالمگیر ہونے کی خبر دیتی ہیں۔

اس سلسلے میں امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے پے در پے اور بدوں

وقفہ قتل ہوں گے۔“

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ شہر مدینہ میں اس درجہ قتل و غارت گری ہوگی کہ اس میں ”اجاز الزیت“ نامی علاقہ درہم و برہم ہو جائے گا اور ”حرہ“ کا حادثہ اس کے سامنے ایک تازیانہ کی چوٹ سے زیادہ نہیں سمجھا جائے گا، اس وقت کشتار کے بعد تقریباً دو فرسخ مدینہ سے دور، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بیعت کی جائے گی۔

ابوقبیل کہتا ہے کہ بنی ہاشم کا ایک شخص سربراہ حکومت ہوگا، اور صرف بنی امیہ کا قتل عام کرے گا، اس طرح سے کہ محدود چند کے سوا، کوئی باقی نہیں بچے گا۔ اس کے بعد بنی امیہ کا ایک شخص خروج کرے گا اور ہر فرد کے مقابل، دو آدمی کو قتل کرے گا، اس

[قرب الاسناد، ص ۱۷۰۔ نعمانی غیبیہ، ص ۲۷۱]

مدینہ شہر میں ایک محلہ ہے جو نماز استسقاء پڑھنے کی جگہ ہے: معجم البلدان، ج ۱،

ص ۱۰۹

امام حسین کی شہادت اور مدینہ والوں کے یزید کے خلاف قیام کے بعد مدینے کے لوگ یزیدی حکم سے قتل عام ہوئے اور اس واقعہ میں دس ہزار سے زیادہ افراد مارے گئے یہ جگہ وہی (حرۃ واقم) ہے معجم

البلدان، ج ۲، ص ۲۴۹]

ابن طائوس، ملاحم، ص ۵۸

طرح سے کہ عورتوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔“ [وہی، ص ۵۹]۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں:

”قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زمانہ نہ آجائے جس میں قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کو قتل ہونے کی علت معلوم نہ ہو جائے اور ہرج و مرج (اضطراب و بے چینی) سارے عالم پر محیط ہوگا ایسے وقت میں، قاتل و مقتول دونوں ہی جہنم میں جائیں گے۔“ [فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۹۱]

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ظہور ہے پہلے دنیا دو طرح کی موت سے دوچار ہوگی: سفید و سرخ۔ سرخ موت تلوار (اسلحوں) سے ہوگی اور سفید موت طاعون کے ذریعہ۔“ ❖

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قائم آل محمد محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لیے دو غیبتیں ہیں: اس میں سے ایک دوسری سے دراز مدت ہے، اس وقت لوگوں کو موت و قتل کا سامنا ہوگا۔“ ❖ جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کس وقت یہ بات (قیام مہدی عج) وقوع پذیر ہوگی؟ ❖

امام علیہ السلام نے جواب میں کہا:

❖ نعمانی الغیبة، ص ۲۷۷۔ مفید ارشاد، ص ۳۵۹۔ غیبة، ص ۲۶۷۔ صراط المستقیم، ج ۲،

ص ۲۴۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۱

❖ نعمانی غیبة، ص ۱۷۳۔ دلائل الامامہ، ص ۲۹۳۔ تقریب المعارف، ص ۱۸۷۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۵۶

❖ کوفہ سے ۶ کلومیٹر دور ایک شہر ہے، معجم البلدان، ج ۲، ص ۳۲۸

کیسے اس کا تحقق ہو جب کہ ابھی ”حیرہ“ اور کوفہ کے درمیان کشتیوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی ہے۔ ❖

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت آئے گی سرخ اور سفید، اور اس درجہ انسان قتل کیے جائیں گے کہ ہر آدمی میں دو آدمی بچیں گے۔“ ❖

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے جب ایک تہائی انسان قتل کر دیئے جائیں گے، اور ایک تہائی مرجائیں گے اور ایک تہائی باقی بچیں گے۔“ ❖

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا گیا: ”آیا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی کوئی علامت و پہچان بھی ہے؟“
آپ نے فرمایا:

”دردناک قتل، اچانک موت، اور دہشت آمیز ظاعون۔“

[حضینی، ہدایہ، ص ۳۱]

کتاب ارشاد قلوب کی نقل کے مطابق۔ [ارشاد القلوب، ص ۲۸۶]
”قتل ذریعہ“، یعنی اچانک و عالمگیر۔

اور کتاب مدینۃ المعاجز کے مطابق۔ [مدینۃ المعاجز، ص ۱۳۳]

طوسی غیۃ، حجاب جدید، ص ۴۶۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۷۲۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲،

ص ۲۰۹

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۶۵۔ العدد القویۃ، ص ۶۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۰۷

ابن طاووس، ملاحم، ص ۵۸۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹

”قتل رضیع“، یعنی لیم و پست۔

اور حلیۃ الابرار کے مطابق۔ [حلیۃ الابرار، ص ۶۰۱]

”قتل فضیع“، یعنی ناگوار۔

روایت کے معنی یہ ہیں:

”ہاں، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی علامتیں ہیں، من جملہ عالمگیر، ناگوار، پست قتل، اچانک موتیں پے در پے اور طاعون کا رواج۔“
محمد بن سلیم کہتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے جب دو تہائی آبادی ختم ہو جائے گی۔“

کہا گیا: ”اگر دو تہائی قتل ہو جائیں گے تو پھر کتنی تعداد باقی بچے گی؟“
آپ نے فرمایا:

”کیا تم راضی نہیں ہو (اور دوست نہیں رکھتے) کہ ایک تہائی باقی رہنے والوں

میں تم ایک رہو۔“

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ظہور اس وقت ہوگا جب (۹/۱۰) آبادی ختم ہو جائے گی۔“

طوسی، غیۃ، چاپ جدید، ص ۳۳۹۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۵۔ اثبات
الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۱۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۰۱۷۔ الزم الناصب، ج ۲، ص ۱۳۶۔ ابن
حماد، فتن، ص ۹۱۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۸۷۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۱۱۔

الزم الناصب، ج ۲، ص ۱۳۶، ۱۸۷۔ عقد الدرر، ص ۵۴، ۶۵، ۶۳، ۲۳۷۔ نعمانی،
غیۃ، ص ۲۷۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۴۲۔

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اس زمانے میں ایک تہائی کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔“ [حصینی، ہدایہ، ص ۳۱۔ ارشاد القلوب، ص ۲۸۶]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”ہر دس ہزار کی تعداد میں نو ہزار نو سو افراد قتل ہو جائیں گے جز معدود چند افراد کے۔“ [مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۱۸۸]

ابن سیرین کہتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے جب ہر نو آدمی پر مشتمل جماعت کے ساتھ آدمی قتل ہو جائیں۔“ [ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۸]

محترم قارئین! مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں:

① حضرت مہدیؑ کے ظہور سے پہلے کشت و کشتار ہوگی، اور اکثر انسان قتل ہو جائیں گے، اور جو لوگ بچ جائیں گے ان کی تعداد مقتولین سے کم ہوگی۔

② کچھ افراد جنگ کی وجہ سے قتل ہوں گے، اور کچھ لوگ سرایت کرنے والی بیماری کی وجہ سے، (جو احتمال قوی) کی بناء پر لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی۔ اسی طرح احتمال ہے کہ کیمیائی اسلحوں، خطرناک اور مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے بیماری وجود میں آئے گی، اور لوگ جان بحق ہوں گے۔

③ اس اقلیت کے درمیان امام کے چاہنے والے شیعہ ہوں گے، اس لیے کہ وہی لوگ ہیں جو امام کی بیعت کریں گے۔

نیز امام صادق علیہ السلام کی حدیث میں آیا ہے کہ: ”کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اس باقی رہنے والی ایک سوم آبادی میں تم رہو؟“

یا نچھوئیں فصل

دنیا کی اقتصادی حالت ظہور کے وقت



اس فصل کی روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ فساد و تباہی کے پھیلاؤ اور عطوفت و صلہ رحمی کے ختم ہو جانے اور جنگ و غیرہ سے دنیا اقتصادی اعتبار سے انحطاطی کیفیت سے دوچار ہوگی، اس طرح سے کہ آسمان بھی ان پر رحم نہیں کرے گا، اور بارش کا نزول جو کہ رحمت الہی ہے غضب میں تبدیل ہو جائے گا، اور ایک تباہ کن حالت ہوگی۔

ہاں، آخر زمانہ میں بارش کم ہوگی، یا پھر بے موسم ہوگی جو کھیتوں کی نابودی کا سبب قرار پائے گی، چھوٹے چھوٹے دریا اور جھیلیں خشک ہو جائیں گی، اور کھیتیاں سودمند ثابت نہیں ہوں گی، اور تجارت کی آب و تاب ختم اور بھوک عام ہو جائے گی، اس درجہ کہ لوگ پیٹ بھرنے کے لیے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو بازار میں لے آئیں گے، اور انھیں تھوڑی سی غذا کے بدلے بدل ڈالیں گے۔

لہٰذا بارش کی کمی اور بے موقع بارش

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خداوند عالم بارش سے انھیں محروم کر دے گا۔ اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو بے موسم ہوگی۔“

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

جامع الاخبار، ص ۱۵۰۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۳۷۵





”گرمی کے موسم میں بارش ہوگی۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی۔ جس سے میوہ خراب اور کھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہذا اس وقت شک و شبہ میں مبتلا نہ ہونا۔“

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اگا سکے گی اور نہ آسمان سے بارش ہوگی۔ ایسے موقع پر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے۔“

عطاء بن یسار کہتے ہیں:

”روز قیامت کی نشانیوں میں ایک یہ ہے کہ بارش تو ہوگی لیکن زراعت نہیں ہو پائے گی۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے اصحاب قیام کریں گے تو پانی زمین پر نایاب ہو جائے گا، مؤمنین خداوند عالم سے گریہ و زاری، نالہ و فریاد کے ذریعہ بارش کی درخواست کریں گے، تاکہ خداوند عالم پانی برسائے اور لوگ سیراب ہوں گے۔“

دوحة الانوار، ج ۱۰۰۔ الشیعة والرجعة، ج ۱، ص ۱۰۱۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۴۱

شیخ مفید، ارشاد، ص ۳۶۱۔ شیخ طوسی، غیبة، ص ۲۷۲۔ اعلام الوری، ص ۴۲۸۔

خرائج، ج ۳، ص ۱۱۶۴۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۲۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۴

ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۳۴

عبدالرزاق، مصنف، ج ۳، ص ۱۰۵



ب: چھوٹی چھوٹی (ندیوں، جھیلوں کا خشک ہونا)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”مصر کے شہر، دریائے نیل کے خشک ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہو جائیں گے۔“

[دلائل الامہ، ص ۲۴۵]

ارطات کہتے ہیں: ”اس وقت، دریائے فرات، نہریں، اور چشمے خشک ہو

جائیں گے۔“ [بشارۃ الاسلام، ص ۲۸]

نیز روایت میں آیا ہے:

”طبرستان کے چھوٹے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے، کھجور کے درخت بار

آور نہیں ہوں گے اور ”زعر“ (جوشام میں واقع ہے) چشمہ کا پانی زمین کی تہہ میں چلا

جائے گا۔“ [ابن حماد، فتن، ص ۱۴۸]

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آیا ہے:

”نہریں خشک ہو جائیں گی، اور مہنگائی اور خشک سالی تین سال تک برقرار رہے

گی۔“ [بشارۃ الاسلام، ص ۱۹۱ - الزام الناصب، ص ۱۶۱]

ج: قحط، فقر و کساد بازاری

ایک شخص نے رسول خدا سے سوال کیا: ”قیامت کب آئے گی؟“

آپ نے کہا: ”جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (رسول خدا) سوال کرنے والے سے

زیادہ باخبر نہیں ہے، مگر قیامت کی نشانیاں ہیں: ان میں سے ایک تقارب بازاری ہے۔

سوال کیا گیا: ”تقارب بازار کیا ہے؟“

آپ نے جواب دیا:



”مند بازارِی اور بارش کا نہ ہونا کہ جس میں گھاس و محصول اچھ نہ سکے۔“

[بشارة الاسلام، ص ۹۸]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ابن عباس سے کہا:

”تجارت و معاملات زیادہ ہوں گے، لیکن لوگوں کو اس سے فائدہ کم نصیب ہو

گا۔ اس کے بعد شدید قحط پڑے گا۔“ [التغیث و الترہیب، ج ۳، ص ۴۴۲]

محمد بن سلیم کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا:

”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل خداوند عالم کی

جانب سے مؤمنین کے لیے علامتیں ہیں۔“

میں نے کہا: خدا مجھے آپ کا فدیہ قرار دے۔ ”وہ علامتیں کیا ہیں؟“

آپ نے جواب دیا: ”وہ خداوند عالم کے قول کے مطابق ہیں۔“

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ

وَالْأَنْفُسِ وَالْثَّمَرَاتِ وَبَشِيرِ الضَّرِيبِينَ [سورہ بقرہ، آیت ۱۵۵]

تمہیں مؤمنین حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل خوف،

بھوک، جان و مال اور میوؤں کی کمی سے آزمائیں گے، لہذا صبر کرنے والوں کو مشردہ

سناؤ۔

اس وقت فرمایا:

”خداوند عالم مؤمنین کو بنی فلاں کے بادشاہوں کے خوف سے ان کے اختتامی

حکومت کے زمانے میں آزمائے گا۔“

گرنگی سے مراد، قیمت کی گرانی ہے اور ”کمی دار اِمھا“ سے مراد (Income)

آمدنی کی کمی اور مند بازارِی ہے۔ نقصانِ جان سے مراد، موتوں کی زیادتی اور اس

کے پے در پے واقع ہونا ہے اور میوؤں کی کمی سے مراد، کاشت کی منفعت میں کمی ہے۔
لہذا صبر کرنے والوں کو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا اس وقت
مژدہ سناؤ۔“ [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۵]

کتاب ”اعلام الوری“ کی نقل کے مطابق ”قلة المعاملات“ سے مراد کساد
بازاری، اور عدل و انصاف کی کمی کے معنی میں ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب سفیانی خروج کرے گا، تو اشیاء خورد و نوش میں کمی آچکی ہوگی،
لوگوں کو قحط کا سامنا ہوگا۔ بارش کم ہوگی۔“ [اعلام الوری، ص ۴۵۶]
ابن مسعود کہتا ہے:

”جب تجارتیں ختم ہو جائیں گی، اور راستے خراب ہو جائیں گے، تو حضرت
مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے۔“

[ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۳]
شاید منہ بازار کی وجہ صنعتی و پیداوار مراکز کی ویرانی اور انسانی طاقتوں کی
کمی، خریدنے کی طاقت کا نہ ہونا، قحط اور راستوں کا غیر محفوظ ہونا وغیرہ ہے۔
مسند احمد بن حنبل میں مذکور ہے:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل لوگ تین سال تک
شدید خشک سالی میں مبتلا ہوں گے۔“

ابو ہریرہ کہتے ہیں:

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۰۔ نعمانی غیبیہ، ص ۲۵۰۔ مفید ارشاد، ص ۳۶۱۔ اعلام الوری،

ص ۴۶۵۔ عیاشی تفسیر، ج ۱، ص ۶۸

الفتاویٰ الحدیثیہ، ص ۳۰۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۴۲۔ عقد الدرر، ص ۱۳۲



”اس شر سے جو اُن سے نزدیک ہو رہا ہے عرب پر وائے ہو، سخت بھوک مری کا سامنا ہوگا، مائیں اپنے بچوں کی بھوک کی وجہ سے، گریہ وزاری کریں گی۔“

[ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۶۳]

۵: غذا کے بدلے عورتوں کا تبادلہ

ظہور سے پہلے قحط اور بھوک مری کا حادثہ اس درجہ دردناک ہوگا کہ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کا معمولی غذا کے عوض معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ابو محمد، مغربی شخص سے روایت کرتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے کہ انسان (فقر و فاقہ کی شدت اور بھوک مری سے) اپنی خوبصورت کینڑوں اور لڑکیوں کو بازار میں لائے گا، اور کہے گا: کون ہے جو مجھ سے اس لڑکی کو خرید لے اور اس کے بدلے دے دے؟ ایسے شرائط میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے۔“ [کنز العمال، ج ۱۱، ص ۲۴۹]





امید کے درختے

jabir.abbas@yahoo.com



گذشتہ بحثوں میں روایات کے سہارے امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل، دنیا کے حالات سے آگاہ ہوئے۔ اگرچہ ان روایات میں بے سرو سامانی اور اس درجہ مشکلات کا تذکرہ ہے کہ انسان مایوس و ناامید ہو جائے۔ لیکن دیگر روایات میں شیعوں اور مؤمنین کے لیے امید کی جھلکیں اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ ہے۔

بعض روایات تو بس ان مؤمنین کے بارے میں ہیں کہ کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہے گی، اور وہ لوگ ظہور سے قبل کے سخت ترین شرائط کے باوجود عالم میں پائے جائیں گے۔

کچھ روایتیں دورانِ غیبت علماء اور اسلامی دانشوروں کے کردار کی جانب اشارہ کرتی ہیں خواہ کتنا ہی معاشرہ کی بدحالی کا باعث ہوں۔ انہیں محافظِ دین کے عنوان سے متعارف کراتی ہیں۔

معصومین علیہم السلام کی بعض تقریروں میں ظہور سے قبل شہرِ قم کے کردار کا تذکرہ موجود ہے۔

روایتیں ظہور سے قبل اور بعد ایرانیوں کی فعالیت و کارکردگی کی خبر دیتی ہیں۔

الحقیقی مؤمنین

کبھی ایسی روایتوں سے بھی سابقہ ہوتا ہے جو کسی کے جواب میں بیان کی گئی

ہیں۔ جن سے گمان ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جو مومن انسان کے وجود سے خالی ہوگا۔ امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے اس گمان کی نفی کی اور ہر زمانہ میں مومنین کے وجود کی خبر دی۔

زراد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

”میں ڈرتا ہوں کہ مومنین میں نہ رہوں۔“

امامؑ نے کہا: ”کیوں ایسا سوچ رہے ہو؟“

میں نے کہا: ”اس لیے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے درمیان میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کو درہم و دینار پر مقدم کرے، لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینار کو برادر دینی (جسے ولایت علی علیہ السلام نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا ہے) پر ترجیح دیتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا:

”ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تم لوگ صاحبان ایمان ہو لیکن تمہارا ایمان حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کے وقت کامل ہوگا، اس وقت خداوند عالم تمہاری عقلوں کو کامل کرے گا اور تم لوگ مکمل مومنین بن جاؤ گے۔“

اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، سارے جہان میں، ایسے انسان پائے جاتے ہیں جن کی نگاہ میں ساری دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔“ [بحار الانوار، ج ۶۷، ص ۳۵۱]

ب: شیعہ علماء اور دانشوروں کا کردار

ہر زمانے میں جہالت و ظلمت نے اپنا سایہ انسانی سماج پر ڈال رکھا ہے۔ یہ علماء و دانشور افراد ہیں جنہوں نے ہمیشہ جہل و نادانی کو دور کرنے کی ذمہ داری لے رکھی

ہے، اور اپنی سالم فکر سے انہیں دور کرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کے درمیان فساد و تباہی کو بحسن و خوبی ختم کرتے ہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں علماء اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں گے۔

حضرت امام ہادی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر قائم آل محمدؑ کی غیبت کے زمانے میں علماء و دانشور نہ ہوتے اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت و رہنمائی نہ کرتے اور حجت الہی کے ذریعہ دین کا دفاع نہ کرتے اور ضعیف شیعوں کو شیطانی جالوں اور ان کے ہی خواہوں سے نجات نہیں دیتے، اور نا صبی (دشمن اہل بیت) کے شر سے محفوظ نہ رکھتے تو کوئی اپنے دین پر ثابت نہ رہتا، اور سب مرتد ہو جاتے، لیکن وہ لوگ جو شیعوں کے ضعیف دلوں کی رہبری اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے حفاظت کرتے ہیں، جس طرح کشتی کا خدا کشتی پر سوار افراد اور کشتی کے قانون کی حفاظت کرتا ہے لہذا وہ خداوند عالم کے نزدیک بلند ترین انسان ہیں۔“

رسول خدا ہر صدی میں دین کو زندہ کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں:
عن النبی: ”ان الله تعالى يبعث لهذه الامة على راس كل مائة سنة من يجدد لها دينها“

”خداوند بزرگ و برتر امت اسلام کے لیے ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے تاکہ وہ دین کو زندہ رکھے۔“

تفسیر امام حسن علیہ السلام: ص ۳۴۴۔ احتجاج، ج ۲، ص ۲۶۰۔ منیہ المرید، ص ۳۵۔
مسححة البيضاء، ج ۱، ص ۳۲۔ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۴۵۵۔ بحار الانوار، ج ۲، ص ۶۔
العوامل، ج ۳، ص ۲۹۰۔ اس کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں



خصوصاً یہ روایتیں اور اس طرح کی دیگر روایات، علماء کے کردار کو غیبت کے زمانہ میں با صراحت بیان کرتی ہیں۔ اور شیطانی مکر و فریب کی نابودی، اور دین کو حیات نو ملنا دانشوروں کا صدقہ سمجھتی ہیں۔

البتہ اس مطلب کا اثبات اس زمانے میں دلیل و برہان کا طالب نہیں ہے۔ اس لیے کہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار دشمنوں کی ناپاک سازشوں کے بے کار بنانے میں جنھوں نے اس دور میں اساسِ دین کو خطرہ میں ڈال رکھا تھا، کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ بے شک جو آج اسلام کو عزت و سر بلندی ملی ہے وہ ایران کے اسلامی انقلاب اور اس کے بانی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ہے۔

ج: شہرِ قم کا آخر زمانہ میں کردار

اس زمانے میں انسانی جب کہ سماج، انحطاط و پستی، تباہی اور بربادی کی طرف گامزن ہوگا، تو امید کی جھلک ظاہر ہوگی اور نور کے پرچم اور اس تاریکی کے دل میں جگہ بنالیں گے۔ آخر زمانہ میں شہرِ قم اس ذمہ داری کو نبھائے گا۔

روایات بہت ہیں جو اس مقدس شہر اور لائق افراد جو مکتبِ اہل بیت علیہم السلام کے صاف و شفاف چشمہ سے سیراب ہوئے اور پیامِ رسانی کی ذمہ داری لیے ہوئے ہیں کی ستائش کرتی ہیں۔

آئمہ معصومین علیہم السلام کی مختلف تقریریں ہیں جو قم اور ثقافتی انقلاب سے متعلق

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

ایسی داؤد و سنن، ج ۴، ص ۱۰۹۔ حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۵۲۲۔ تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۶۱۔ جامع الاصول، ج ۱۲، ص ۶۳۔ کنز العمال، ج ۱۲، ص ۹۳ اور اس روایت کا مدرک جہاں تک میں نے کوشش کی شیعہ کی کسی کتاب میں نہیں پایا



عصر غیبت میں پائی جاتی ہیں جن میں سے آئندہ کچھ کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

قم اہل بیت کا حرم

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم اور اہل قم ولایت اور شیعہ کے لیے نمونہ اور اس کا راز و رمز ہیں۔ اس لیے، جسے چاہا کہ دوستدار اہل بیت اور ان کے چاہنے والے کا خطاب دیں، توقی سے خطاب کیا۔

ایک گروہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا اور اس نے کہا:

”ہم رے کے رہنے والے ہیں۔“

حضرت نے فرمایا: ”ہمارے قمی بھائیوں کو مبارک ہو۔“

ان لوگوں نے چند بار تکرار کی کہ ہم اہل رے ہیں اور رے سے آئے ہیں لیکن حضرت نے اپنی پہلی ہی بات دہرائی۔

اس وقت کہا: ”خداوند عالم کا حرم مکہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم مدینہ اور کوفہ امیر المومنین کا حرم ہے اور ہم اہل بیت کا حرم شہر قم ہے، عنقریب میرے فرزندوں میں فاطمہ نامی بیٹی وہاں دفن ہوگی، جو بھی اس کی (معرفت کے ساتھ) زیارت کرے گا اس پر بہشت واجب ہوگی۔“

روای کہتا ہے: ”امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بات اس وقت کہی جب حضرت امام کاظم علیہ السلام ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔“ [بحار الانوار، ج ۶، ص ۲۱۷]

صفوان کہتے ہیں: ایک دن میں ابو الحسن۔ حضرت امام کاظم علیہ السلام کے پاس تھا کہ قمیوں اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے ان کے لگاؤ کی بات نکل گئی، تو امام علیہ السلام نے فرمایا:



”خداوند سبحان ان پر رحمت نازل کرے، اور ان سے راضی رہے۔ اس کے بعد اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اس کا ایک دروازہ قم والوں کے لیے ہے، ملکوں اور شہروں کے درمیان وہ لوگ (اہل قم) نیک اور برگزیدہ افراد میں ہمارے شیعہ ہیں۔ خداوند عالم نے ہماری ولایت اور دوستی ان کی طینت اور سرشت سے ملا دی ہے۔“ [وہی ص ۲۱۶]

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ آئمہ معصومین علیہم السلام نے شہر قم کو اہل بیت علیہم السلام اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے عاشقوں کا مرکز سمجھا ہے۔ شاید وہ بہشتی دروازہ جو شہر قم سے مخصوص ہے، باب المجاہدین یا باب الاختیار (نیکیوں کا دروازہ) ہو جیسا کہ روایت میں بھی اہل قم کو نیکیوں کا رشتہ سے یاد کیا گیا ہے۔

شہر قم دوسرے افراد پر حجت ہے

خداوند عالم کے ہر زمانے میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو دوسروں پر حجت و دلیل ہوں، اور جب وہ لوگ راہ خدا میں قدم اٹھاتے ہیں، اور کلمۃ اللہ کی بلندی کے لیے مبارزہ کرتے ہیں، تو خداوند عالم ان کا ناصر و مددگار ہوتا ہے اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ غیبت کے زمانے میں شہر قم اور اس کے باشندے دوسروں پر حجت ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مشکلات و گرفتاریاں قم اور اس کے باشندوں سے دور ہیں، اور ایک دن آئے گا کہ قم کے باشندے تمام لوگوں پر حجت ہوں گے، اور یہ زمانہ ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت اور ظہور کا زمانہ ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہو، تو زمین اپنے باشندہ کو

نگل جائے گی۔ یقیناً فرشتے بلاؤں کو قم و اہل قم سے دور رکھتے، اور کوئی شنگرم کا ارادہ نہیں کرتا، مگر یہ کہ خداوند عالم اس کی کمر توڑ دیتا ہے، اور اسے دردِ عالم یا دشمنوں سے گرفتار کر دیتا ہے، خداوند عالم قم اور اہل قم کا نام شنگروں کے حافظہ سے اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح انہوں نے خدا کو فراموش کر دیا ہے۔“

قم: اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز

روایات میں گزشتہ باتوں کے علاوہ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ غیبت کے دوران شہر قم اسلامی پیغامِ رسائی کا مرکز بنے گا، اور یہاں سے زمین کے کمزور طبقات کے کانوں تک اسلام کی بات پہنچے گی، نیز وہاں کے علماء دین اور دانشور حضرات دنیا پر حجت قرار پائیں گے۔

امام صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”عنقریب شہر کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا، اور علم و دانش وہاں سے رخصت ہو جائے گا، اور سانپ کے مانند جو اپنی بل میں محدود رہتا ہے، محدود ہو جائے گا، اور شہر قم سے ظاہر ہوگا پھر وہ جگہ علم و دانش اور فضل و کمال کا مرکز بن جائے گی، اس درجہ کہ روئے زمین پر کوئی فکری اعتبار سے کمزور باقی نہیں بچے گا جو دین کے بارے میں جانتا نہ ہو، حد یہ ہے کہ پردہ نشین خواتین بھی، اور ایسا ہمارے قائم محلِ اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے نزدیک زمانہ میں ہوگا۔“

خداوند عالم قم اور اہل قم کو حضرت حجت محلِ اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا جانشین قرار دے گا، اگر ایسا نہ ہو تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل جائے گی اور روئے زمین پر کوئی حجت نہیں رہ جائے گی۔ لہذا شرق و غرب عالم میں قم سے علم و دانش کی اشاعت ہو

گی، اور عالم پر حجت تمام ہوگی، اس طرح سے کہ کوئی ایسا نہیں باقی بچے گا جو علم و دانش سے محروم ہو، اور اس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، اور کافروں پر خدا کا عذاب ان کے ذریعہ نازل ہوگا، اس لیے کہ خداوند عالم اپنے بندوں سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا، جب تک کہ ان پر حجت نہ تمام ہوئی ہو۔

[وہی، ص ۲۱۳]

دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے:

”اگر تم کے رہنے والے نہ ہوتے تو دین مٹ چکا ہوتا۔“

[وہی، ج ۶۰، ص ۲۱۳۔ سفینۃ البحار، ج ۷، ص ۳۵۶]

تم کی فکری روش کی تائید

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام نے علماء قم کی تائید کی ہے۔

چنانچہ امام صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”قم کی بلندی پر ایک فرشتہ ہے جو اپنے دونوں پروں کو ہلاتا رہتا ہے اور کوئی

ظالم سوء ارادہ نہیں کر پاتا، مگر اسے خداوند عالم نمک کی طرح پانی میں گھلا دیتا ہے۔“

پھر اس وقت حضرت عیسیٰ بن عبد اللہ قتی کی طرف اشارہ کر کے کہا:

”قم پر خداوند عالم کا درود ہو، خداوند عالم ان کی سرزمین کو بارش سے سیراب

کرے گا، اور ان پر اپنی برکتیں نازل کرے گا، اور گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے

گا۔ وہ لوگ رکوع، سجود، قیام اور قعود والے ہیں، جس طرح وہ لوگ فقیہ، دانشمند، اور

صاحبِ درک و فہم ہیں۔ وہ لوگ اہلِ درایت و روایت، اور نیک اور عبادت گزاروں

کی بصیرت رکھنے والے ہیں۔“

اس طرح امام علیہ السلام نے اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: ”میں چاہتا ہوں آپ سے وہ سوال کروں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پوچھا ہو، اور نہ میرے بعد پوچھے گا۔“

کہتے ہیں: ”شاید تم حشر و نشر سے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو؟“
اس نے کہا: ”ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیرو
نذیر بنا کر بھیجا۔“

حضرت نے کہا: ”تمام افراد کا حشر بیت المقدس کی سمت ہے، سرزمین جبل کہ
مکڑے کی موت جسے تم کہتے ہیں بخشش الہی ان کے شامل حال ہے۔“
اس شخص نے اونگھتی ہوئی حالت میں کہا: ”اے فرزند رسول! کیا یہ تم والوں سے
مخصوص ہے؟“

امام علیہ السلام نے جواب دیا

”ہاں، وہ لوگ بلکہ ہر وہ شخص جو ان کے عقیدہ پر ہو اور ان کی بات کہے۔“

[۳۰۲ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۱۷]

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ روایات میں تم والوں اور ان افراد کے جو اہل بیت علیہم
السلام کا حق لینے کے لیے قیام کریں گے اسماء مذکور ہیں۔

عقنان بصری کہتے ہیں

امام صادق نے مجھ سے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ تم کو تم کیوں کہتے ہو؟“

میں نے کہا: ”خداوند عالم اس کا رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں۔“

آپ نے کہا:

”تم کو اس لیے اس نام سے یاد کرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے قائم
آل محمد کے ارد گرد جمع ہوں گے، اور حضرت کے ساتھ قیام کریں گے،
اور اس راہ میں ثبات قدم اور پائیداری کا ثبوت پیش کریں گے، اور
آپ کی مدد کریں گے۔“ [وہی، ص ۲۱۸]

صادق آل محمد علیہ السلام ایک دوسری روایت میں اس طرح فرماتے ہیں:
”تم کی مٹی، مقدس پاکیزہ ہے، اور تم والے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں،
کوئی ظالم برائی کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو اس سے پہلے سزا مل جائے، البتہ یہ
اس وقت تک ہے جب اپنے بھائی سے نہ کریں اور اگر ایسا کیا تو خداوند عالم بدکردار
ستمگروں کو ان پر مسلط کر دے گا لیکن تم والے ہمارے قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف
انصار اور ہمارے حق کی دعوت دینے والے ہیں۔ اس وقت امام علیہ السلام نے آسمان
کی جانب سر اٹھایا اور اس طرح دعا کی: خداوند! انہیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر
ہلاکت و تباہی سے نجات عطا کر۔“ [وہی، ص ۲۱۶]

ایران، امام زمانہ کا ملک ہے

جو روایات شہر قم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں وہ ایک حد تک ظہور سے قفل اور
ظہور کے وقت ایرانیوں کی تصویر کشی کرتی ہیں، لیکن معصومین علیہم السلام کی تقریروں
میں تھوڑا غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچیں گے کہ انہوں نے، ایرانیوں اور ایران کی
طرف خاص توجہ رکھی ہے، اور مختلف مواقع پر دین کی مدد اور ظہور کے لیے مقدمہ چینی
کے بارے میں اور بھی تقریریں کی ہیں۔ یہاں پر چند ایسی روایات پر جو ایرانیوں اور
ظہور کے سلسلے میں مقدمہ بنانے والوں کی عظمت بیان کرتی ہیں اکتفاء کرتے ہیں:

ایرانیوں کی عظمت

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں فارس کی بات چلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا:

”اہل فارس (ایرانی) بعض ہم اہل بیت سے ہیں۔“ [وہی، ص ۲۱۸]

جس وقت رسول خدا کی خدمت میں غیر عرب ❖ اموالی (چاہنے والوں) کی بات چلی تو آنحضرت نے فرمایا:

”خدا کی قسم! میں ان پر تم سے زیادہ اعتماد و اطمینان رکھتا ہوں۔“ ❖

ممکن ہے یہ چیز اہل فارس سے مخصوص نہ ہو بلکہ عام ہو۔

ابن عباس کہتے ہیں:

”جس گھڑی سیاہ پرچم تمہاری سمت بڑھ رہے ہوں فارسیوں کا احترام

کرو، اس لیے کہ تمہاری حکومت ان کی بدولت ہے۔“ ❖

ایک روز اشعث نے حضرت امام علی علیہ السلام سے اعتراض کرتے ہوئے کہا:

”اے امیر المؤمنین یہ (گوئیں گے) کیوں تمہارے ارد گرد آئے ہوئے

ہیں اور ہم پر سبقت کرتے ہیں؟“

حضرت ناراض ہوئے اور جواب دیا:

ذکر اصفہان، ص ۱۱

❖ موالی و مولیٰ کا لغت میں مختلف استعمال ہے۔ علامہ ابنی نے الفدیہ کی پہلی جلد میں ۲۲ معنی ذکر کیا ہے لیکن

❖ حدیث و آیت کی اصطلاح میں پانچ معنی ذکر ہوئے ہیں: ولاء عشق، ولاء اسلام، ولاء خلق، ولاء قبیلہ،

❖ ولاء عرب کے مقابل لیکن اس سے مراد غیر عرب ہیں اور غالباً یہی معنی علماء رجال کی مراد ہے

❖ ذکر اصفہان، ص ۱۲: ملاحظہ ہو: الجامع الصحیح، ج ۵، ص ۲۸۲

”کون مجھے معذور قرار دے گا کہ ایسے قوی بیکل اور بے خیر کہ ان میں سے ہر ایک لمبے کان کے لیے اپنے بستر پر لوٹتا ہو، اور فخر و مباحت کرتے ہوئے ایک قوم سے روگرداں ہو، تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اُن سے دور ہو جاؤں؟ کبھی میں ان سے دور نہیں ہوگا۔ ❖ ب تک کہ وہ جاہل کی صف میں شامل نہ ہو جائیں، اس خدا کی قسم جس نے دانے اُگائے اور مخلوقات کو خلق کیا وہ لوگ ایسے ہیں جو تمہیں دین اسلام کی طرف لوٹانے کے لیے تم سے مبارزہ کریں گے؟ جس طرح تم نے اسلام لانے کے لیے ان کے درمیان تلوار چلاتے ہو۔“ ❖

ظہور کی راہ ہموار کرنے والے

قابل اہمیت حصہ جو روایات میں ظہور سے پہلے کے واقعات اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار کے بارے میں آیا ہے وہ ایران اور ایرانیوں کے بارے میں مختلف تعبیر کے ساتھ جیسے اہل فارس، عجم، اہل خراسان، اہل قم، اہل طالقان، اہل رے و بیان کیا گیا ہے۔

تمام روایات کی تحقیق کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملک ایران میں ظہور سے پہلے الہی حکومت جو ائمہ علیہم السلام کی دفاع کرنے والی اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عنایت کا مرکز ہوگی قائم ہوگی، نیز ایرانی، حضرت کے قیام میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے چنانچہ قیام کی بحث میں ذکر کریں گے، یہاں پر صرف چند روایت پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رموز الاحادیث، ص ۳۳

مسند ترمذی الواسطی، ج ۱۳، ص ۲۵۰۔ حدیث ۴

الغارات، ج ۲۴، ص ۴۹۸۔ سفینۃ البحار، ج ۸، ص ۶۰۹۔ ابن ابی الحدید، شرح نہج

البلاغہ، ج ۲۰، ص ۲۸۴

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ”ایک شخص سرزمین مشرق سے قیام کرے گا، اور حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کی راہ ہموار ہوگی۔“
 نیز فرماتے ہیں: ایسے سیاہ پرچم مشرق کی طرف سے آئیں گے جن کے دل فولاد ہوں گے، لہذا جو بھی ان کی تحریک سے آگاہ ہو ان کی طرف جائے اور بیعت کرے خواہ انھیں برف پر چلنا پڑے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”گویا میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جس نے مشرق میں قیام کر دیا ہے، اور حق کے طالب ہیں، لیکن انہیں حق نہیں دیا جا رہا ہے، دوبارہ طلب کرتے ہیں پھر بھی ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے، ایسی صورت میں تلواریں نیام سے باہر نکالے شانوں پر رکھے ہوئے ہیں، اس وقت دشمن ان کی مرادوں کو پورا کر رہا ہے، لیکن وہ لوگ قبول نہیں کر رہے، اور قیام کیے ہیں، اور حق صاحب حق ہی کو دیں گے، اور ان کے مقتولین شہید ہیں، اور اگر ہم نے انھیں درک کر لیا تو میں خود کو اس صاحب امر کے لیے آمادہ کروں گا۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار ۳۱۳/اولاد عجم ہیں۔“

ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۶۸۔ المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۲۰۰۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۸۔ كشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۸۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۹۹۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۷۔

عقد الدرر، ص ۱۲۹۔ شافعی، بیان، ص ۴۹۰۔ ینایع المودۃ، ص ۴۹۱۔ كشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۳۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۹۶۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۴۔

نعمانی غیبیہ، ص ۳۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۴۳۔ ابن ماجہ، سنن، ص ۱۳۶۶۔ حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۴۶۴۔



اگرچہ عجم کا اطلاق غیر عرب پر ہوتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے، اور دیگر روایات پر توجہ کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مخصوص فوج کی تعداد زیادہ تر ایرانیوں پر مشتمل ہے۔
رسول خدا فرماتے ہیں:

”عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جسے طی الارض کی صلاحیت ہوگی، اور دنیاوی دروازہ ان پر کھلے ہوں گے، نیز ان کی خدمت ایرانی مرد اور عورت کریں گی، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی، اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی فاصلہ کے باوجود ایک گھنٹہ میں مسافت طے کر لے گا، نہ انھوں نے خود کو دنیا سے فروخت کیا ہے، اور نہ ہی وہ دنیا دار ہیں۔“ [فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۴۴۹]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”طالقان والوں کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کا وہاں ایسا خزانہ ہے جو نہ سونے کا ہے اور نہ چاندی کا، بلکہ صاحب ایمان لوگ ہیں، جنہوں نے خدا کو حق کے ساتھ پہچانا ہے، اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار میں سے ہوں گے۔“ ❖

جناب رسول خدا بھی خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں:

”خراسان میں خزانے ہیں لیکن نہ وہ چاندی ہے اور نہ سونا، بلکہ ایسے

لوگ ہیں جنہیں خدا اور رسول دوست رکھتے ہیں۔“ ❖

❖ شافعی، بیان، ص ۱۰۶۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۵۰۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۱۔

❖ ینابیع المودة، ص ۴۹۱۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۸۶۔

❖ کنز العمال، ج ۲۴، ص ۵۹۱۔

دوسرا حصہ

حضرت امام مہدیؑ کا عالمی انقلاب

پہلی فص

امام زماؑ کا قیام

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے روزِ قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتی ہیں، بعض میں نور روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے، اور بعض میں روزِ عاشورہ، اور کچھ روایتوں میں سینچر کا دن اور کچھ میں جمعہ کا قیام کے لیے معین ہے۔ ایک ہی زمانے میں نور روز اور عاشورہ کا واقع ہونا محل اشکال نہیں ہے، اس لیے کہ نور روز شمسی اعتبار سے، اور عاشورہ قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا، لہذا دو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔ ان دو روز (عاشورہ و نور روز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے البتہ جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے، لیکن اس طرح کی روایت بھی قابلِ توجیہ ہے، اس طرح کہ اگر ان روایتوں کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی روایات کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا، اور وہ روایات جو شبہ کو قیام کا دن کہتی ہیں نظامِ الہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا، لیکن جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے موردِ تامل ہیں، لیکن روز جمعہ والی روایات اس اعتبار سے بے خدشہ ہیں۔ اس سلسلہ میں اب روایات ملاحظہ ہوں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہمارا قائم جمعہ کے دن قیام کریں گے۔“

النبات الہدایۃ، ص ۴۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۴۷۹

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عاشر کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں، اور جبرئیل علیہ السلام آنحضرت کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں۔“

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”روزِ عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ہیں۔“

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے؟ یہ وہی دن ہے جس نے خداوند عالم نے آدم وحوّاء کی توبہ قبول کی، اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لیے دریائے شگاف کیا اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا، اور موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے توبہ اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے قیام کا دن ہے۔“ [بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۵]

اسی مضمون کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک دوسری روایت بھی نقل

ہوئی ہے:

طوسی غیبیہ، ص ۲۷۴۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۰

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۳۔ طوسی غیبیہ، ص ۲۷۴۔ التہذیب، ج ۴، ص ۳۳۳۔

ملاذالاخبار، ج ۷، ص ۱۷۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۵

التہذیب، ج ۴، ص ۳۰۰۔ ابن طاووس، اقبال، ص ۵۵۸، حراج، ج ۲، ص ۱۱۵۹۔ وسائل

الشیعہ، ج ۷، ص ۳۳۸۔ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۲۴۔ ملاذالاخبار، ج ۷، ص ۱۱۶

لیکن اس روایت میں ابن بطائی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے موردِ خدشہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”تیسویں کی شب حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نام سے آواز
 آئے گی اور روز عاشورہ حسین بن علیؑ کی شہادت کے دن قیام کریں
 گے۔“

اسی طرح آنحضرتؐ فرماتے ہیں:
 ”نوروز کے دن اہم اہل بیت علیہم السلام کے قائم ظہور کریں
 گے۔“

سبل سبلہ

حیدر آباد، یونٹ نمبر ۵۹

ل: اعلانِ ظہور

حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی
 منادی کے ذریعہ ہوگا، اس وقت آنحضرتؐ جب کہ قبلہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں
 گے۔ حق کی دعوت کے ساتھ، اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔

امیر المؤمنین حضرت علیؑ علیہ السلام فرماتے ہیں: ”جب منادی آسمانی آواز
 دے گا: حق آلِ محمدؐ کی طرف ہے، اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو، تو آلِ
 محمدؐ کے دامن سے متمسک ہو جاؤ، اور حضرت مہدیؑ ظہور کر رہے ہیں۔“

طوسی غیۃ، ص ۲۷۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۰

المہذب البارع، ج ۱، ص ۱۹۴۔ حسانون آبادی، اربعین، ص ۱۸۷۔ وسائل

الشیعہ، ج ۵، ص ۲۲۸۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۷۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۰۸

المحاوی، للفتاویٰ، ج ۲، ص ۶۸۔ حقائق الحق، ج ۱۳، ص ۳۲۴



حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مکہ میں نمازِ عشاء کے وقت ظہور کریں گے، جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لیے ہوں گے اور جب نمازِ عشاء پڑھ چکیں گے، تو آواز دیں گے: اے لوگو! تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روزِ قیامت) کھڑے ہونے کا یاد دلاتا ہوں، جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے۔ انبیاء بھیجے، اور قرآن نازل کیا، خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت کرو، جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو، اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو اور راہِ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو، اس لیے کہ دنیا کے فنا ہونے زوال اور وداع کا وقت آچکا ہے۔

یہی تمہیں اللہ، رسول، کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں، اس وقت ۳۱۳/ انصار کے درمیان ظہور کریں گے۔

ب) پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک قومی نشان ہوتا ہے، تاکہ وہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے، اسی طرح قیام و انقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں، اور اس کا مونوگرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام رکھتا ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا، البتہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ایک بات سب میں مشترک ہے۔ وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔

ابن حماد، فتن، ص ۹۵۔ عقد الدرر، ص ۱۴۵۔ سفارینی الوائح، ج ۲، ص ۱۱۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۴۔ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۲۔ حاشیہ گلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ابھی ہم اس سلسلے میں چند نمونے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پرچم پر لکھا ہوگا: ”کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو۔“

دوسری جگہ ملتا ہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ **الْبَيْعَةُ لِلَّهِ** ”بیعت خدا کے لیے ہے۔“

ج: قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا قیام انسانوں کی خوشحالی کا باعث ہوگا، اور اس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے۔ بعض روایتوں میں زبان اور آسمان والوں کی خوشی ہے، اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے، ایک روایت میں قیام کے لیے لوگوں کے استقبال کا تذکرہ ہے۔ دوسری روایتوں میں مردوں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے۔ یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

انبات الہدأة، ج ۲، ص ۵۸۲۔ بحار الانوار، ج ۲، ص ۳۰۵

ابن حماد، فتن، ص ۹۸۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۷۔ القول المختصر، ص ۲۴۔ ینابیع

المودة، ص ۴۳۵۔ الشیخ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۰

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو حمزہ سے فرمایا: میں اہل بیت آل محمد کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نجف میں وارد ہو رہے ہیں، اور جب نجف کے اندر پہنچیں گے تو رسول خدا کے پرچم کو لہرائیں گے، اور وہ پرچم جس طرح بدر میں کھلتا تھا فرشتے نیچے آئے تھے اسی طرح حضرت کے لیے بھی نازل ہوں گے۔ ”عیاشی،

تفسیر، ج ۱، ص ۱۰۳۔ نعمانی غیبی، ص ۳۰۸۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۲۔ تفسیر

برہان، ج ۱، ص ۲۰۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۶



”حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے، درندے اور دریا کی مچھلیاں خوشحال و شاد ہوں گی۔“ ❖

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اس وقت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے جب آپ کا نام مبارک خاص و عام کی زبان زد عام ہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے عشق سے سرشار ہوں گے، اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا، اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے۔“ ❖

روایت میں یَسْرِ بُنَّ حُبَّہ کی تعبیر سے یعنی ”لوگ ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے۔“

حضرت سے ارتباط و تعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جسے لوگ الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں، اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اور کشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں:

”اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مُردے

دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے۔“ ❖

❖ عقد الدرر، ص ۸۴، ۱۴۹۔ البیان، ص ۱۱۸۔ حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۴۳۱۔ الدر المنثور، ج ۶، ص ۵۰۔ نور الابصار، ص ۱۷۰۔ ابن طساؤس، ملاحم، ص ۱۴۲۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۵۰۔

❖ ۲۔ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۶۸۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۲۴

❖ ۳۔ خرائج، ج ۳، ص ۱۱۶۹۔ طوسی غیبیہ، ص ۲۶۸



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”گویا میں منبر کوفہ کی بلندی پر قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں، اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں، اس وقت حضرت کے بعض حالات بیان فرمائے، اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو، اس طرح سے کہ مُردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے، اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے۔“

بعض روایتوں میں تلك الفرجه الشریف کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے بایسوں کے لیے حضرت کے ظہور سے کشائش پیدا ہوگی، اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

[اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۳۰]

۹: محرومین کی نجات

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا قیام عدالت کی برقراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے، اس حصے میں حضرت کے قیام وقت مظلوموں کے سلسلے میں جو آپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہو اُسے بیان کریں گے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”میری امت سے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، خدا انھیں انسانوں کا بلاء بنا کر بھیجے گا، اس زمانے میں لوگ نعمت اور آسائش میں زندگی گذاریں گے۔“

[عقد الدرر، ص ۱۶۷]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فریادری کو کسی گروہ، ملت اور قوم و قبیلہ سے مخصوص نہیں کیا ہے، بلکہ کلمہ (ناس) کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دہندہ جانا ہے، اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہو جائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے۔

جابر کہتے ہیں: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”حضرت مہدیؑ مکہ میں ظہور کریں گے اور خداوند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین جاز کو فرج عطا کرے گا، اور حضرت قائمؑ محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیں گے۔“

ابوارطات کہتا ہے:

حضرت مہدیؑ محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف (مکہ سے) مدینہ کے لیے عازم ہوں گے، اور اسراء بنی ہاشم کو آزادی دلانیں گے، پھر کوفہ جائیں گے، اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزاد کریں گے۔

شعرانی کہتا ہے:

”جب حضرت مہدیؑ غرب کی سرزمین پر پہنچیں گے تو اُندلس کے لوگ ان کے پاس جا کے کہیں گے: اے حجۃ اللہ! جزیرہ اُندلس کی مدد کیجیے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہو گیا ہے۔“

ابن حماد، فتن، ص ۹۵۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۴۔ الفتاویٰ الحدیثیہ، ص ۳۱۔ القول

المختصر، ص ۲۳

ابن حماد، فتن، ص ۸۳۔ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۶۷۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۱۸۔

ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۴

قرطبی، مختصر تذکرہ، ص ۱۲۸۔ أحقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۶۰



۵ امام کے قیام کے وقت عورتوں کا کردار

ظہور سے قبل اور بعد عورتوں کے کردار سے متعلق روایات کی چھان بین کرنے سے چند قابل توجہ باتیں سامنے آئی ہیں، اگرچہ بعض روایات کی رو سے، اکثر دجال کے پیرو یہود اور عورتیں ہوں گی۔

لیکن انھیں کے مقابل، مومنہ اور پاکدامن عورتیں بھی ہیں کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت میں زیادہ سے زیادہ کوشاں رہیں گی، ظہور سے قبل کے حالات سے بہت متاثر ہیں، اور بعض عورتیں ثابت قدم اور مجاہدانہ قوت کی حامل ہوں گی وہ جہاں بھی جائیں گی لوگوں کو دجال کے خلاف جنگ کی تبلیغ کریں گی، اور دجال کی انسانی ہیئت کے خلاف ماہیت کو آشکار کریں گی۔

بعض روایتوں کے مطابق قیام کے وقت چار سو (۴۰۰) عورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی، نیز ان کی اکثریت دوا دار و اور معالجہ میں مشغول ہوں گی، البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت کتنی ہوں گی اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ۱۳ عورتوں کا نام ہے کہ ظہور کے وقت حضرت کے ساتھ ہوں گی، شاید یہ کہ عورتیں امام کی ابتدائی فوج میں ہوں، اور بعض روایات میں امام کی ناصر عورتوں کی تعداد سات ہزار آٹھ سو ذکر کی گئی ہے، اور وہ وہی عورتیں ہیں جو قیام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہو کر حضرت کے کاموں میں مدد کریں گی۔

کتاب ”فتن“ میں ابن حماد سے نقل ہے کہ دجال کے خروج کے وقت مومنین کی

تعداد ۱۲۰۰ ہزار مرد اور سات ہزار سات سو یا آٹھ سو عورتیں ہوں گی۔

۱ احمد مسند، ج ۲، ص ۷۶۔ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۴۲۴۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۱۵

۲ ابن حماد، فتن، ص ۱۵۱



رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ لوگ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گزشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا کی قسم تین سو کچھ افراد آئیں گے جس میں ۵۰ عورتیں ہوں گی۔“

مفصل بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمراہ ۱۳ عورتیں ہیں۔“

میں نے عرض کیا: ”وہ کیا کریں گی اور ان کا کیا کردار ہوگا؟“

آپ نے فرمایا: ”زنجیوں کا دوا، اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی، جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔“

میں نے کہا: ”۱۳ عورتوں کا نام بتائیے؟“

آپ نے فرمایا: قنوا دختر رشید ہجری، ام ایمن، حبابہ والبیہ، سمیہ مودر عمار یا سر،

زبیدہ، ام خالد حمیہ، ام سعید حنفیہ، صیانتہ ماشطہ وام خالد جھنیہ

کتاب ”منتخب البصائر“ میں دو عورتوں کا نام و شیرہ اور راحشہ بھی مذکور ہوا ہے

کہ جو حضرت کے اصحاب و یاور میں ہوں گی۔ [بیان الائمہ، ج ۳، ص ۳۳۸]

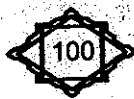
بعض روایتوں میں تھا عورتوں کے ہمراہ ہونے پر اکتفاء کیا گیا ہے اور ان کی

تعداد بیان نہیں کی گئی ہے۔

فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۵۱۵۔ کنز العمال، ج ۱۴۔ ص ۳۳۸۔ التصريح، ص ۲۵۴

عیاشی تفسیر، ج ۱، ص ۶۵۔ نعمانی غیبہ، ص ۲۷۹

دلائل الامہ، ص ۲۵۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۷۵



تاریخی کتابوں میں عصرِ ظہور کی عورتوں کی ماضی کی تحقیق

مفصل ابن عمر کی روایت میں وضاحت کے ساتھ ان عورتوں کی تعداد جو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ساتھ ہوں گی، ۱۳ رکڑ کر کی گئی ہے، لیکن اس تعداد میں بھی صرف ۹ عورتوں کے اسماء اور خصوصیات بیان کی گئی ہے۔

اور ان اسماء پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی تاکید نے مجھے مجبور کیا کہ ان کی سوانح حیات اور خصوصیات کی تحقیق کروں اور تحقیق کے بعد ایسے نکتے ملے جو امام کی تاکید کا قانع کنندہ جواب ہیں۔

ان میں سے ہر ایک لیاقت رکھتی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نے دشمنانِ خدا سے جہاد کے موقع پر اپنی صلاحیت کو ظاہر نہیں کیا۔ ان میں سے بعض جیسے صیانہ جو چند شہیدوں کی ماں تھیں، اور خود بھی جانسوز حالت میں شہید ہوئیں، اور دوسری سمیہ ہیں، جنہوں نے اسلامی عقیدہ کی دفاعی راہ میں سخت شکنجوں کو برداشت کیا، اور آخر دم تک اپنے عقیدہ کا دفاع کرتی رہیں، انھیں میں ام خالد ہیں، جنھوں نے تندرستی کی نعمت کو قالبِ اسلام کی حفاظت میں گنوا دی اور جانباز بنیں، انھیں میں زبیدہ خاتون ہیں جنھیں دنیا کی چمک دمک اور مادی زرق و برق نے اسلام سے منحرف نہیں کیا، بلکہ برعکس ہوا کہ ان امکانات سے عقیدہ کی راہ میں استفادہ کیا، اور حج برپا کرنے کے لیے جو اسلامی مظاہر اور دینی ارکان میں سے ایک ہے مدد کی، اور بعض دوسری خاتون نے



امت اسلامی کے عظیم رہبر کی خدمت اور دایہ کا افتخار حاصل کیا، اور معنویت سے خود کو اتنا آراستہ کیا کہ زبان زد خاص و عام ہو گئیں اور کچھ شہداء گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جنہوں نے نیم جان جسموں کو اٹھایا اور ان سے باتیں کی ہیں۔

ہاں، یہ وہ دل سوختہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے فریضہ کی انجام دہی سے ثابت کیا کہ حکومت اسلامی کے وزنی بار کے ایک کونہ کا تحمل کیا جاسکتا ہے۔
اب بعض کا تعارف کراتا ہوں۔

❶ صیانہ

کتاب ”خصائص فاطمیہ“ میں آیا ہے:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں ۱۳ عورتیں زنجیوں کا معالج کرنے کے لیے زندہ کی جائیں گی، اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ ان میں سے ایک صیانہ ہیں جو حضرت حز قیل کی بیوی، اور فرعون کی بیٹی کی آرائش کرتھیں، آپ کے شوہر حز قیل فرعون کے چچا زاد بھائی اور خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول حز قیل اور خاندان فرعون کے مومن ہیں اور اپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ

السلام پر ایمان لائے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”شب معراج مکہ معظمہ اور مسجد اقصیٰ کی سیر کے درمیان اچانک ایک خوشبو میرے مشام سے ٹکرائی، جس کے مانند کبھی ایسی بو محسوس نہیں کی تھی، جبریل سے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟

جبریل نے کہا: اے رسول خدا! حز قیل کی بیوی حضرت موسیٰ بن عمران پر



ایمان تولائی تھی لیکن اسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھی، اس کا کام فرعون کے حرم سرا میں آرائش کرنا تھا۔

ایک روز وہ فرعون کی بیٹی کو آرائش کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کنگھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بے اختیار اس نے کہا: بسم اللہ
فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا تم میرے باپ کی تعریف کر رہی ہو؟
اس نے کہا: نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کر رہی ہوں جس نے تمہارے باپ کو پیدا کیا ہے، اور وہی اسے نابود کرے گا۔

فرعون کی بیٹی تیزی سے اپنے باپ کے پاس گئی اور کہنے لگی: جو عورت ہمارے گھر میں آرائش کر رہی ہے، موسیٰ پر ایمان رکھتی ہے۔
فرعون نے اسے بلایا اور کہا: کیا تم میری خدائی کی معترف نہیں ہو؟
صیانہ نے کہا:

ہرگز نہیں، میں حقیقی خدا سے دوری اختیار کر کے تمہاری پوجا نہیں کروں گی،
فرعون نے حکم دیا، کہ نور روشن کیا جائے، جب نور سرخ ہو گیا تو اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام بچوں کو اس کے سامنے آگ میں ڈال دیا جائے۔

جس وقت اس کے شیر خوار بچے کو جو اس کی گود میں تھا لے کر آگ میں ڈالنے لگے، صیانہ کا حال بُرا ہو گیا، اور سوچا کہ زبان سے دین سے برأت و بیزاری کر لیں
اچانک خدا کے حکم سے، بچہ گویا ہوا اور بولا:

اصبری یا امہ انک علی الحق

”مادر گرامی! صبر کیجئے آپ حق پر ہیں۔“

فرعون نے اس عورت کو بچے سمیت آگ میں ڈال دیا اور اس کی خاک کو اس



زمین پر ڈال دیا لہذا قیامت تک اس زمین سے خوشبو، آتی رہے گی....“

[منہاج الدموع، ص ۹۳]

وہ ان عورتوں میں سے ہے جو زندہ ہو کر دنیا میں آئے گی اور حضرت مہدیؑ کے ہم رکاب اپنا وظیفہ انجام دے گی۔

۲۰ ام ایمنؑ

آپ کا نام برکہ ہے آپ حضرت رسول خداؐ کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار، حضرت عبداللہ سے انھیں میراث میں ملی تھیں اور رسول خداؐ کی خدمت گذار تھیں۔
حضرت انھیں ماں کہتے تھے کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں۔

وہ اپنے شوہر عبید خزرجی سے ایک فرزند رکھتی تھیں، اس لیے ام ایمن نام تھا، ایمن ایک مجاہد اور مہاجر تھا جو جنگ خنین میں شہید ہوا۔

ام ایمن وہ شخصیت ہیں کہ جب مکہ و مدینہ کے راستے میں ان پر پیاس کا غلبہ ہوا، اور ہلاکت سے قریب ہوئیں تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا، اسے پیا۔ اس کے بعد پھر کبھی پیاسی نہ لگی۔

انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت بہت گریہ کیا، جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو جواب دیا: خدا کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رحلت کریں گے، لیکن گریہ اس بات کا ہے کہ وحی منقطع ہوگئی۔ [تنقیح المقال، ج ۳، ص ۷۰]
اور انھیں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فدک کے مسئلہ میں شہادہ کے عنوان سے بھی پیش کیا تھا۔ آخر کار عثمان کی خلافت کے دور میں انتقال کر گئیں۔

تاریخ طبری، ج ۲، ص ۷۔ حلبی سیرہ، ج ۱، ص ۵۹

عبدالرزاق، مصنف، ج ۴، ص ۳۰۹۔ الاصابہ، ج ۴، ص ۴۳۲

۷۔ زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعان اہل بیتؑ میں سے تھیں۔ جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہوا تو قسم کھائی کہ اسے طلاق دے دے۔ آپ نیک کاموں سے معروف تھیں، وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی، تو انہوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا۔ انہوں نے پہاڑ اور دروں کو کھدوا کر حرم کے باہر ۱۰ میل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں۔ زبیدہ کی ۱۰۰ کنیزیں تھیں، اور ساری کی ساری حافظ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھا کہ ایک دہم قرآن پڑھیں، اس طرح سے کہ ہر انہی مکان تک قرآن کی آواز جائے۔

[وہی، ص ۷۸]

۸۔ سمیہ

اعلانِ بعثت کے بعد آپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں، اسی وجہ سے ان کو بدترین شکنجہ دیا گیا، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر عمارؓ اور ان کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جا رہا ہے تو فرماتے تھے:

”اے خاندانِ یاسر! صبر کرو، اور یہ جان لو کہ تمہاری منزل موعود، جنت ہے۔“

نتیجہ کے طور پر آپ ابو جہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہو گئیں۔ یہ اسلام کی

پہلی شہیدہ خاتون ہیں۔ [اشد الغابہ، ج ۵، ص ۴۸۱]

۹۔ ام خالد

جب عراق کے حاکم یوسف بن عمر نے زید بن علی کو شہر کوفہ میں شہید کیا تو ام خالد



کا ہاتھ شیعہ ہونے اور قیام زید کی طرف مائل ہونے کے جرم میں کاٹ ڈالا گیا۔
ابو بصیر کہتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ام
خالد کئے ہوئے ہاتھ لیے آئیں۔

حضرت نے کہا: اے ابو بصیر! ام خالد کی بات سننے کے خواہش مند ہو؟
میں نے عرض کیا: ہاں، اور اس سے مجھے مسرت ہوگی، ام خالد حضرت کے
قریب ہو گئیں۔ بات کرنے لگیں، میں نے انھیں نہایت ہی فصیح و بلیغ پایا، حضرت نے
بھی ولایت کے مسئلہ اور دشمنوں سے براءت کے موضوع پر بات کی۔

● حبابۃ والبیہ

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں امام حسن علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے،
اور ابن داود نے امام حسن، حسین، سجاد اور باقر علیہم السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور
بعض دیگر افراد نے امام رضا علیہ السلام تک آٹھ معصوم امام اصحاب میں شمار کیا ہے۔
اسی طرح کہا گیا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے شخص لباس میں
انھیں کفن دیا ہے، آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۴۰ سال تھی۔ آپ دو مرتبہ جوان ہوئی
ہیں۔ ایک بار حضرت امام سجاد علیہ السلام کے معجزہ سے اور دوسری بار آٹھویں امام کے
معجزہ سے وہی خاتون ہیں کہ آٹھویں معصوم امام نے ان کے ہمراہ جو پتھر تھا اس پر اپنی
انگوٹھی سے نقش کیا ہے۔ [تنقیح المقال، ج ۲۳، ص ۷۵]

حبابۃ والبیہ کہتی ہیں: میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے عرض کیا: ”خدا
آپ پر رحمت نازل کرے، امامت کی دلیل کیا ہے؟“
حضرت نے جواب دیا: ”اس سنگریزہ کو میرے پاس لاؤ۔“

میں اسے حضرت کی خدمت میں لائی؟

حضرت امام علی علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر کی اس طرح سے کہ اس پتھر پر نقش ہو گیا اور مجھ سے کہا: ”اے حبابہ! جو بھی امامت کا مدعی ہو اور اس پر میری طرح مہر کر دے تو وہ امام اور اس کی اطاعت واجب ہے۔ امام وہ شخص ہے جو کچھ جاننا چاہے وہ جان لیتا ہے۔“

پھر میں اپنے کام میں مشغول ہو گئی، اور حضرت امام علی علیہ السلام رحلت کر گئے، تو پھر حضرت امام حسن علیہ السلام کے پاس آئی، جو حضرت علیؑ کے جانشین تھے، اور لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں۔

جب مجھے دیکھا تو کہا: ”اے حبابہ والبیہ!“

میں نے کہا: حاضر ہوں اے میرے سید و سردار!

آپ نے کہا: ”جو تمہارے پاس ہے لے آؤ۔“

میں نے اس سنگریزہ کو حضرت کو دیا۔ آنحضرت نے حضرت امام علی علیہ السلام کے مانند اپنی انگوٹھی سے مہر کی۔ اس طرح سے کہ مہر کی جگہ نقش ہو گیا۔

پھر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آئی، جب کہ وہ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے، مجھے اپنے پاس بلایا، اور خوش آمدید کہا، اور فرمایا: جو تم چاہتی ہو اس کی دلیل موجود ہے۔ ”کیا تم علامت امامت چاہتی ہو؟“

میں نے کہا: ہاں میرے آقا!

آپ نے کہا: ”جو تمہارے پاس ہے لے آؤ۔“

میں نے وہ سنگریزہ انھیں دیا، تو انہوں نے انگوٹھی سے اس پر نقش کر دیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد حضرت امام سجاد علیہ السلام کی خدمت میں



بچہ، جب کہ اتنی ضعیف ہو چکی تھی کہ میرے بدن میں ریشہ غالب تھا، اس وقت ۱۱۳ سال کی تھی۔ آنحضرت رکوع و سجود میں تھے، اس لیے میری طرف توجہ نہیں کی۔ امامت کی نشانی دریافت کرنے سے مایوس ہو گئی۔ آنحضرت نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا۔ ان کے اشارہ سے میری جوانی پلٹ آئی۔

میں نے کہا: ”اے آقا! دنیا کا کتنا حصہ گزر چکا ہے اور کتنا باقی بچا ہے؟“
آپ نے کہا: گزشتہ کے متعلق، میں نے کہا: ہاں اور جو بچا ہے اس کے متعلق نہیں۔ یعنی ہمیں گزشتہ کا علم ہے آئندہ غیب ہے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، یا یہ کہ مصلحت نہیں کہ ہم بتائیں۔

اس وقت مجھ سے کہا: ”جو تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ۔“
میں نے حضرت کو سنگریزہ دیا۔ حضرت نے اس پر مہر کی پھر کچھ زمانے کے بعد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی۔ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی تو آپ نے بھی اس پر مہر کی۔ پھر سالوں گزرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں شریفاب ہوئی۔ آنحضرت نے بھی اس پر مہر کیا۔ اس کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچی تو آنحضرت نے بھی اس پر نقش کیا اس کے بعد، نو ماہ زندہ رہیں۔

[کافی، ج ۱، ص ۳۶۴۔ تنقیح المقال، ج ۳، ص ۷۵]

❶ قنوادختر رشید ہجری

اگرچہ آپ کی خصوصیات شیعہ دینی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں۔ اصطلاحاً مہمل

ہے۔ [اعیان الشیعہ، ج ۲، ص ۶]

لیکن باپ کی اسیری ابن زیاد کے ہاتھوں ان کی شہادت کا قصہ خود ہی بیان کرتی



ہیں، عقیدہ میں پختگی، اسلام میں پائیداری و شیعیت سے لگاؤ اور حضرت امام علی علیہ السلام سے محبت آشکار ہو جاتی ہے۔

ابو حیان بجلی کہتا ہے: میں نے رشید ہجری کی بیٹی قنوا سے پوچھا: تم نے اپنے باپ سے کون سی روایت یا حدیث سنی ہے؟

اس نے کہا: میرے باپ نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

آنحضرت نے فرمایا: ”اے رشید! تمہارا صبر کیسا ہوگا؟“

جب بنی امیہ کا منہ بولا بیٹا (ابن زیاد) تمہیں اپنے پاس بلائے اور دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان قطع کر ڈالے؟

میں نے کہا: آیا اس کا نتیجہ جنت ہے؟

آپ نے کہا: ”اے رشید! تم دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ ہو۔“

قنوا کہتی ہیں: خدا کی قسم کچھ دن بعد ابن زیاد نے میرے باپ کو بلایا اور ان سے کہا: علیؑ سے بیزاری کرو، لیکن انھوں نے کبھی ایسا نہیں کیا، ابن زیاد نے کہا: تمہارے قتل کی کیفیت علیؑ نے کیسے بیان کی؟

میرے باپ نے جواب دیا: میرے دوست علیؑ نے مجھے اس طرح بتایا ہے کہ تم مجھے علیؑ سے بیزاری کرنے کے لیے بلاؤ گے لیکن میں تمہاری مراد پوری نہیں کروں گا۔ پھر میرے دونوں ہاتھ، پاؤں اور زبان کاٹ ڈالو گے۔

ابن زیاد نے کہا: قسم خدا کی علیؑ کی پیش گوئی کے خلاف تمہارے حق میں کروں گا۔ اس وقت حکم دیا کہ ان کے دونوں ہاتھ، پاؤں کٹ دیئے جائیں اور زبان سالم چھوڑ دی جائے۔

قتوا کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ کو کاندھے پر اٹھایا اور راستے میں پوچھا:
 ”اے بابا! آیا درد کا احساس کرتے ہیں؟“

انہوں نے کہا: نہیں صرف اتنا ہی جتنا مجھے مجمع کے دباؤ سے ہوتا ہے، جب ہم
 اپنے باپ کو اٹھا کر ابن زیاد کے محل سے خارج ہوئے، تو لوگ ان کے پاس جمع ہو
 گئے۔ میرے باپ نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور کہا: قلم، دوات اور کاغذ لے آؤ تاکہ
 میں تمہیں حادثات کی خبر دوں، لیکن جب یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس نے زبان قطع
 کرنے کا حکم دیا اور میرے باپ اسی شب شہید ہو گئے۔



اختصار معرفة الرجال، ص ۷۵۔ شرح حال رشید: تنقیح المقال، ج ۱ ص ۴۳۱ اور ج ۲
 ص ۸۲۔ معجم رجال الحديث، ج ۷، ص ۱۹۰۔ اعیان الشیعة، ج ۳۲۔ ص ۶۔ سفینة
 البحار، ج ۵۲، ص ۳۵۷۔ ریاحین الرشیعة، ج ۵، ص ۴۰۔



سبیل سکینہ
مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

پیغمبر اسلام کے زمانے میں عورتوں کا کردار

اس بات پر نظر کرتے ہوئے کہ عورتوں کا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں وہی کردار ہوگا جو صدر اسلام میں تھا، مختصر طور پر، اُس زمانہ میں عورتوں کے کردار کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ اگرچہ روایت میں اشارہ ہوا ہے کہ:

يُذَوِّينَ الْجَرْحَى وَيَقْمِنَ عَلَى الْمَرْضَى
”زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی۔“

لیکن شاید زمانہ پیغمبرؐ میں عورتوں کی خدمات کا سب سے بہتر نمونہ ہو، اس لیے کہ وہ اس کے علاوہ بھی فعالیت کرتی تھیں۔ وہی کردار حضرت مہدیؑ کے زمانہ میں ادا کریں گی۔

عورتیں پیغمبرؐ کے ساتھ جنگوں میں دوسرے وظائف کی بھی ذمہ دار تھیں جیسے سپاہیوں کو کھانا پانی پہنچانا، ان کا کھانا پکانا، سامان کی حفاظت کرنا، دواؤں کا انتظام کرنا، اسلحوں کی تعمیر، اہم خبروں کا پہنچانا، شہداء کو منتقل کرنا، دفاعی جنگوں میں شرکت، سپاہیوں کو محاذ جنگ پر جانے کی تشویق دلانا، جنگ میں حوصلہ افزائی کرنا۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے کی عورتوں کی، عصر پیغمبرؐ کی عورتوں سے تشبیہ دینا ہمیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ صدر اسلام میں ان کی فعالیت اور کارکردگی کا بھی ذکر کریں گے۔



بعض وہ عورتیں جو، ہم کو ارادہ کر رہی تھیں

① ام عطیہؓ نے رسولؐ میں شرکت کی اور ان کی من جملہ خدمات

میں زخمیوں کا مداوا کرنا بھی ہے۔ [ابو عوانہ، مسند، ج ۴، ص ۳۳۱]

ام عطیہ کہتی ہیں: میرے تمام کاموں میں ایک کام سپاہیوں کے سامان کی

حفاظت کرنا تھا۔ [واقعی، مغازی، ج ۱، ص ۲۷۰]

② ام عمارہ، (نسبہ): جنگ احد میں ان کی رہنمائی اس درجہ تھی کہ پیغمبرؐ کے

نزدیک تعریف اور شکر کے قابل بنی۔ [کنز العمال، ج ۴، ص ۳۴۵]

③ ام ابیہ: یہ ان چھ عورتوں میں سے ایک تھیں جو قلعہ خیبر کی راہی ہوئیں۔

پیامبرؐ نے ان سے کہا: کس کے حکم سے یہاں آئی ہو؟

ام ابیہ کہتی ہیں: جب ہم نے رسولؐ کو غضبناک دیکھا تو کہا: ہم کچھ دواؤں کے

ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے یہاں آئے ہیں۔

اس وقت حضرت ہمارے وہاں رکنے پر آمادہ ہو گئے اور اس جنگ میں ہمارا

کام زخمیوں کا مداوا اور ان کا کھانا پکانا تھا۔

④ ام ایمن: جنگوں میں زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔ [الاصابہ، ج ۴، ص ۴۳۳]

⑤ حمہ: انہوں نے زخمیوں تک پانی پہنچایا اور ان کا مداوا کیا یہ وہ خاتون ہیں جو

کہ جنگ میں شوہر، بھائی اور ماموں سے محروم ہو گئیں۔ [ابن سعد طبقات، ج ۸، ص ۲۴۱]

⑥ ربیعہ معوذ کی بیٹی: زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔

[اسد الغابہ، ج ۵، ص ۴۵۱۔ بخاری صحیح، ج ۱۴، ص ۱۶۸]

وہ کہتی ہیں ہم رسول خداؐ کے ساتھ جنگ کے لیے روانہ ہوئے اور شہداء کو مدینہ

منتقل کیا۔

④ ام زیاد: آپ ان چھ عورتوں میں ہیں جو جنگ خیبر میں زخمیوں کے مداوا کے

لیے گئیں۔ [الاصابه، ج ۴، ص ۴۴۴]

⑤ امیہ قیس کی بیٹی: ہجرت کے بعد مسلمان ہوئی اور کہتی ہیں: بنی غفار کی

عورتوں کے ہمراہ رسول خدا کی خدمت میں گئی اور ان سے عرض کیا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں زخمیوں کا علاج اور سپاہیوں کی مدد کرنے کے لیے خیبر کی سمت جائیں۔

رسول خدا نے خوشی سے کہا: ”اللہ کی عنایتوں کے ساتھ جاؤ۔“

[اسد الغابہ، ج ۵، ص ۴۰۵]

⑥ لیلائے غفار یہ فرماتی ہیں: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

زخمیوں کا مداوا کرنے جنگ میں گئی۔ [نفث زنان در جنگ، ص ۲۲]

⑦ ام سلیم: جنگ اُحد میں سپاہیوں کو پانی پہنچاتی تھیں اور حاملہ ہونے کے

باوجود، جنگ حنین میں شریک ہوئیں۔ [ابن سعد، طبقات، ج ۸، ص ۴۲۵]

⑧ معاذہ غفاریہ: بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔

[اعلام النساء، ج ۵، ص ۶۱]

⑨ ام ستان اسلمیہ: آپ نے جنگ خیبر میں جاتے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں، اور جنگ کے دوران

زخمیوں کا معالجہ، بیماروں کا مداوا، اور سپاہیوں کی مدد کروں گی اور ان کے سامان کی

حفاظت اور سپاہیوں کو پانی پہنچاؤں گی، رسول خدا نے کہا: ”مناسب ہے کہ تم ہماری

بیوی ام سلمہ کے ساتھ ہو جاؤ۔“ [زیاحین الشریعہ، ج ۳، ص ۴۱۰]

⑩ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا: محمد بن مسلمہ کہتا ہے جو عورتیں جنگ اُحد میں پانی

تلاش کر رہی تھیں اور وہ چودہ تھیں۔ [واقعی، مغازی، ج ۱، ص ۲۴۹]

اور ان چودہ (۱۴) خواتین میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا بھی تھیں، عورتیں کھانا، پانی اپنی پشت پر اٹھا کر لاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور انھیں پانی پلاتی تھیں۔ [واقعی، مغازی، ج ۱، ص ۲۴۹]

۱۴) ام سہل: عمر ابن خطاب کہتے ہیں: ام سہل جنگ اُحد میں پانی کی مشک اٹھا کر لاتی اور جنگی ساز و سامان کی تعمیر میں مشغول رہتی تھیں۔

[بخاری، صحیح، ج ۱۲، ص ۱۵۳]

۱۵) نسیم: آپ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ جنگ اُحد میں شریک ہوئیں، پانی کی مشک اٹھاتی تھیں، اور زخمیوں کو سیراب کرتی تھیں، جب جنگ اپنے شباب پر چھڑی تو یہ خود بھی جنگ میں شریک ہو گئیں، اور تلوار اور نیزوں کے بارہ زخم کی متحمل ہوئیں۔ [واقعی، مغازی، ج ۱، ص ۲۶۸]

۱۶) انسہ: جنگ اُحد کے موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشرف ہوئیں اور کہا: اے رسول خدا! میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ جنگ بدر میں شریک ہوا، اور اُحد میں شہید ہو گیا، میں چاہتی ہوں کہ اسے مدینہ لے جاؤں، اور وہاں اسے دفن کروں، تاکہ اس کا مزار میرے گھر سے قریب رہے، اور اس سے اُنس حاصل کروں، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ انسہ نے اپنے بیٹے کے پاکیزہ جسم کو مجدربن زیاد نامی دوسرے شہید کے ساتھ ایک عبا میں لپیٹا اور انھیں اونٹ پر رکھ کر مدینہ لے گئیں۔

یہ عورتوں کی مختصر سی اسلامی محاذ پر رسول خدا کے ہم رکاب فعالیت ہے، اور یہ

[اسد الغابہ، ج ۵، ص ۴۰۶۔ حجة الاسلام محمد جواد طہسی نقش زنان۔ ملاحظہ ہو]



عورتوں کی فوجی ہمراہی اور پشت پناہی آس لیے تھی کہ جنگجو سپاہیوں کا دشمن کے مقابل زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں بھی وہی کردار ادا کریں گی جو رسول اللہ کے زمانے میں تھا، اس زمانے میں اس سے پہلے عورتیں مختلف فعالیت انجام دیتی تھیں۔ دجال کے خلاف تبلیغ، لوگوں کو اس سے محفوظ رکھنا، ان کے من جملہ وظیفوں میں ہے۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں: دجال جہاں بھی جائے گا اس سے پہلے لُٹیہ (طیۃ) نامی خاتون وہاں پہنچ جائے گی اور لوگوں سے کہے گی: تمہاری طرف دجال آ رہا ہے، لہذا تم لوگ ہوشیار رہو گے اور انجام سے باخبر!

[ابن حماد، ص ۱۵۱۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۶۰۲]



دوسری فصل

رہبر قیام



انقلاب اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام سے متعلق ہم گفتگو کر چکے ہیں۔ اب اس فصل میں آپ کے جسمی اور اخلاقی خصوصیات و کرامات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

(جسمی خصوصیات)

① عمر اور چہرہ: حسین کا بیٹا عمران کہتا ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے کہا: اس شخص (مہدی) کا مجھے تعارف کرایئے، اور ان کے کچھ حالات بیان کیجئے۔ رسول خداؐ نے فرمایا:

وہ میری اولاد میں سے ہے، ان کا جسم اسرائیل کے مردوں کے مانند سخت اور سڈول ہے۔ میری امت کی مصیبت کے وقت قیام کرے گا۔ ان کے چہرے کا رنگ عربوں سے مشابہ ہے۔ اس کا قیافہ چالیس ۴۰ مرد کے مانند ہوگا۔ صورت چاند کے ٹکڑے کے مانند چمکتی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جبکہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ بیس سال تک حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گا اور تمام کفار ممالک مانند قسطنطنیہ و روم و ... پر قبضہ جمائے گا۔ [ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۴۲]

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خداوند متعال حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عمر غیبت کے



زمانے میں طولانی کر دے گا۔ اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے ان کے چہرے کو

چالیس سال سے کم سالہ جوان کی مانند بنائے گا۔”

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو لوگ انکار کریں

گے اور کوئی ان کا پاس و لحاظ نہیں کرے گا۔“ سوائے ان لوگوں کے جن سے خداوند عالم

نے عالم ارواح میں۔“ [سورۃ اعراف: آیت ۱۷۲]

عہد و پیمان لیا ہو، وہ ایک مکمل اور کامیاب اور معتدل انداز میں آئے

گا۔ [احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۵۴]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو آپ کا ۳۰ اور ۴۰ رسال

کے درمیان ہوگا۔“

مروی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ”ظہور و قیام

کے وقت آپ کے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی کیا علامت ہے؟“

امام نے فرمایا: ”علامت یہ ہے کہ عمر تو زیادہ ہے لیکن چہرے سے جوان ہوں

گے، اور اتنا جوان ہوں گے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ ۳۰ یا ۴۰ رسال کے ہیں۔“

دوسری علامت یہ ہے کہ زمانے کی آمد و رفت اسے بوڑھا نہیں بنا سکے گی مگر یہ

کہ ان کو موت آجائے۔

کمال الدین، ج ۱، ص ۳۱۵۔ کفایۃ الاثر، ص ۲۲۴۔ اعلام الوری، ص ۴۰۱۔ الاحتجاج، ص ۲۸۹

نعمانی غیبی، ص ۱۸۸۔ عقد اللبر، ص ۴۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۷۔ تنبیغ المودۃ، ص ۴۹۲

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۲۔ اعلام الوری، ص ۳۴۵۔ خرائج، ج ۳، ص ۱۱۷۰



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یقیناً ولی خدا ۱۲۰۱ سال جناب ابراہیم علیہ السلام کی طرح عمر کریں گے، لیکن

چہرہ اور رخسار ۳۰ یا ۴۰ سالہ جوان کی طرح ہوگا۔“

مرحوم مجلسی فرماتے ہیں: شاید اس سے مراد حکومت اور سلطنت کی مدت ہو یا یہ

کہ حضرت کی عمر اتنی ہی تھی، اور لیکن اسے خداوند عالم نے طولانی کر دیا ہے۔

لفظ ”موفق“ سے مراد اعضاء کا معتدل اور متناسب ہونا ہے۔ اس سے کتنا یہ

ہے کہ (درمیان بن کے ہوں گے) یا آخر عمر میں ایک جوان کی طرح ہیں۔

[بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۲۸۳]

ظہور کے وقت آپ کے سن کے بارے میں دیگر اقوال بھی پائے جاتے ہیں،

ارطاط کہتا ہے: حضرت مہدی ۶۰ سال کے ہیں۔ [بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۲۸۳]

ابن حماد کہتا ہے: ”حضرت مہدی ۱۸ سالہ ہیں۔

[ملاحم، ابن طاووس، ص ۷۳۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۷۶]

④ جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی

ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق سے عرض کی کہ میں نے آپ

کے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ امام زمانہ کا سینہ کشادہ اور شانے چوڑے ہوں گے؟

حضرت نے کہا: اے ابو محمد! میرے والد نے رسول خدا کی زرہ پہنی تو انھیں

بڑی ہو رہی تھی اور اتنی بڑی کہ زمین سے خط کھینچ رہی تھی۔ میں نے بھی اسے پہنا تو مجھے

بھی بڑی ہوئی، لیکن وہی زرہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے جسم پر بالکل

رسول خدا کے جسم کی طرح مناسب ہوگی، اور اس زرہ کا نچلا حصہ کوتاہ ہے اس طرح

سے کہ ہر دیکھنے والا گمان کرے گا کہ اسے موڑ دیا گیا ہے۔ [ابن حماد، فتن، ص ۱۰۲]



صلت کے بیٹے ریان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ”کیا آپ صاحب! مر ہیں؟“

آپ نے کہا: میں امام اور صاحب! امر ہوں، لیکن نہ وہ صاحب! امر جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جبکہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ میں کس طرح وہ صاحب! امر ہوں گا جب کہ میرے جسم کی نافرمانی دیکھ رہے ہو؟

حضرت قائمؑ وہ ہیں جب ظہور کریں گے تو بوڑھوں کی عمر ہوگی لیکن صورت جوانوں کی سی ہوگی۔ قوی اور تندرست جسم کے مالک ہوں گے کہ اگر کسی بڑے سے بڑے درخت پر ہاتھ مار دیں گے تو وہ جڑ سے اکھڑ جائے گا، اور اگر پہاڑوں کے درمیان آواز دیں گے تو چٹان چٹخ جائیں گے، اور پہاڑ نیز اپنی جگہ چھوڑ دیں گے۔ جناب سخی علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ان کے ساتھ ہوگی۔“

ب: اخلاقی کمالات

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ دیگر معصومین علیہم السلام کی مانند مخصوص اخلاقی کمالات کے مالک ہیں۔ یعنی حضرات معصومین علیہم السلام کامل انسان اور بشریت کے لیے نمونہ اور اعلیٰ حد تک نیک اخلاق کے مالک ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ لوگوں میں سب سے زیادہ دانا، حلیم، بردبار اور

پرہیزگار ہیں۔ وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والے عابد اور بہادر ہیں۔“

بصائر الدرجات، ج ۴، ص ۱۸۸۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۴۰ و ۵۲۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۹

کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۔ اعلام الوری، ص ۳۰۷۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۴۱۳۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۲۔ وافی، ج ۱۱۳۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۷۸



۱ خوفِ خدا

کعب کہتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا خدا کے سامنے خوف و ہراس عقاب کی طرح ہے۔

یعنی جس طرح اپنے پیروں کے سامنے سر جھکائے رہتا ہے۔ شاید کعب کی مراد یہ ہو کہ اگرچہ عقاب طاقتور پرندہ ہے لیکن عقاب کی تمام قوت کا دار و مدار پروں پر ہے۔ اگر کسی وقت اس کے پر اس کی مدد نہ کریں تو آسمان سے زمین پر گر پڑے گا۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ بھی الہی قدرت مندر بہر ہیں، لیکن اس قدرت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے، اگر خداوند عالم کسی وقت آپ کی مدد نہ کرے، تو کارکردگی کی قوت باقی نہیں رہے گی۔ اس وجہ سے حضرت خداوند عالم کے سامنے خاضع و خاشع ہیں۔

ابن طاووس کی نقل کے مطابق حضرت کا خشوع خداوند عالم کے سامنے نیزوں کے دو طرف سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نیزہ کی کارکردگی اور نشانہ پر اس کا لگنا دو کنارے سے تعلق رکھتا ہے، جو دو پروں کے مانند ہے کہ اگر ایک سرائیڑھا ہوا تو نیزہ خطا کر جائے گا۔

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی قدرت خداوند عالم سے ہے اور خداوند عالم کی مدد سے تعلق رکھتی ہے۔

۲ زہد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

بنایع البؤذہ، ص ۴۰۱۔ اثبات الہدایہ، ج ۳۔ ص ۵۳۷۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۶۷۔

ابن حسانہ، فتن، ص ۱۰۰۔ عقد الدرر، ص ۱۵۸۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۳۔ متقی

ہندی، برہان، ص ۱۰۱۔



”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور میں کیوں جلد بازی کرتے ہو؟ خدا جانتا ہے کہ آپ کا لباس معمولی، اور کھر درا، غذانان جو، حکومت، تلوار کی حکومت ہے اور موت تلوار کے سایہ میں ہے۔“ [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۳]

عثمان بن حماد کہتے ہیں:

ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بزم میں تھے کہ ایک شخص نے حضرت سے عرض کی: حضرت علی ابن طالب علیہ السلام ایسا معمولی لباس پہنتے تھے جس کی قیمت چار درہم تھی لیکن آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں!

حضرت نے جواب دیا:

حضرت امام علی علیہ السلام نے ایسا لباس اس زمانے میں زیب تن کیا کہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں تھا۔ ہر زمانے کا عمدہ لباس اس زمانے کے لوگوں کا ہے۔ جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو حضرت علی علیہ السلام کا لباس پہنیں گے اور انھیں کی سیاست اور ڈگر پر چلیں گے۔

لباس

روایات میں حضرت مہدیؑ کا مخصوص لباس مذکور ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کی بات آتی ہے تو کبھی جناب یوسفؑ کے لباس کی گفتگو ہوتی ہے۔

شعیبؑ کے بیٹے یعقوبؑ کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تمہیں وہ لباس دیکھاؤں جو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کے وقت زیب تن کریں گے۔“

میں نے کہا: کیوں نہیں دیکھنا چاہتا ہوں، حضرت نے صندوقچہ منگوا لیا اور اسے

نعمانی، غیبہ، ص ۲۳۲ و ۲۳۴۔ تھوڑے سے فرق کے ساتھ، بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۳۵۴





کھولا، اور کرباسی (روئی کے دھاگے سے بنا ہوا) لباس نکالا اور اسے کھولا تو اس کے بائیں طرف ایک خون کا دھبہ تھا۔

امام علیہ السلام نے کہا: ”یہ رسول خدا کا لباس ہے، جس دن حضرت کے اگلے چار دانت (جنگِ احد) میں شہید ہوئے تھے حضرت نے اسے پہنا تھا، اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف یہی لباس پہنے ہوئے قیام کریں گے، میں نے اس خون کو چوما اور آنکھوں سے لگایا، پھر حضرت نے لباس تہہ کر کے اٹھا لیا۔“

مفصل بن عمر کہتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جناب یوسف کے لباس کے بارے میں جانتے ہو؟
میں نے کہا: نہیں۔

حضرت نے کہا: ”جب حضرت ابراہیمؑ کے لیے آگ روشن کی گئی، تو جبرائیلؑ نے ایک لباس لا کر انھیں پہنایا جو سردی و گرمی سے حفاظت کرتا ہو، اور جب ان کی وفات نزدیک ہوئی تو انہوں نے دعا کی اور جلد میں رکھ کر حضرت اسحاقؑ کے بازو پر باندھ دیا، انہوں نے یعقوبؑ کو دیا اور جب جناب یوسفؑ پیدا ہو گئے تو حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کے بازو پر باندھ دیا۔ یوسفؑ بھی حادثات سے گزرنے کے بعد مصر کے بادشاہ ہوئے، جب جناب یوسفؑ نے اسے وہاں کھولا تو حضرت یعقوبؑ نے اس کی خوشبو محسوس کی، یہ خداوند کی گفتگو قرآن میں ہے کہ یوسفؑ کی یعقوبؑ کے قول کے مطابق حکایت کرتا ہے، کہ میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔ میری طرف خطا کی نسبت نہ دو۔“

کافی، ج ۲، ص ۴۴۴۔ بحار الانوار، ج ۱، ص ۱۵۹۔ وج ۴۷، ص ۵۵

نعمانی غیبیہ، ص ۲۴۳۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۴۲۔ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۵۷۵۔

بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۳۵۵۔



میں نے عرض کیا: ”میں قربان جاؤں، وہ لباس کس کے ذریعہ آیا ہے؟“
 کہا: ”اس کے اہل ہاتھ، لباس ہمارے قائم کے ہمراہ ہے۔ جب وہ ظہور کریں
 گے۔ پھر کہا: ”ہر نبی جسے علم و دانش یا کوئی اور چیز بعنوان ارث ملی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم تک پہنچی ہے۔ [سورۃ یوسف: ۹۴]

❶ اسلحہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام علی علیہ السلام سے کہا:
 ”جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے اور ان کی ماموریت کا
 وقت آ جائے گا تو ان کے ساتھ ایک تلوار ہونگی جو انھیں آواز دے گی: اے خدا کے
 والی! قیام کیجئے اور اپنے دشمنوں کو قتل کیجئے۔“ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا وہی لباس زیب تن کریں گے جو انہوں نے جب احد میں زیب تن کیا تھا اور وہی
 زرہ و عمامہ بھی ہوگا جو آنحضرت نے پہنا تھا اور ذوالفقار جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی تلوار ہے ہاتھ میں لیں گے۔ آٹھ ماہ تک بے دینوں کے کشتوں کے پستے لگائیں
 گے۔“ ❖

جابر جعفیؓ کہتے ہیں: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ مکہ سے رکن و مقام کے درمیان اپنے وزیر اور

کافی، ج ۱، ص ۲۳۲۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۴۔ بحار الانوار، ۵۲، ص ۳۲۷۔

کفایۃ الانس، ص ۲۶۳۔ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۴۰۹۔ عوالم، ج ۱۵، بخشش ۴،

ص ۲۶۹۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۶۳۔

۳۱۳/اصحاب کے ساتھ ظہور کریں گے، اور رسول خدا کا دستور العمل، پرچم اور اسلحہ ان کے ہاتھ میں ہوگا، اس وقت منادی آسمان مکہ سے حضرت کے نام اور آپ کی ولایت کے ساتھ آواز دے گا، اس طرح سے کہ تمام اہل زمین اس نام کو سنیں گے، آپ کا نام حضرت محمد کا نام ہے۔“

۵ امام اور صورت کی شناخت

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان کی اندرونی حالت چہروں سے پہچان لیں گے، اور نیک افراد کو بدکردار سے جدا کر دیں گے، اور فساد کرنے والوں کو اسی شناخت کے مطابق کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے، تو کوئی ایسا نہیں بچے گا

جسے حضرت پہچانتے نہ ہوں کہ یہ نیک انسان ہے یا فاسد و بدکردار۔“

نیز فرماتے ہیں:

”جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کے چہروں

سے پہچان لیں گے، اور اس وقت ان کے سروپیر کو پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کے

ساتھ انھیں قتل کر دیں گے؟“

نعمانی غیبیہ، ص ۳۰۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۲۳۳۔ ارشاد، ص ۲۷۵

الاصول الستة عشر، ص ۷۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۸۸۔ بحار الانوار، ج ۲۶، ص ۲۰۹۔

مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۳۸

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱۔ خسراتی، ج ۲، ص ۹۳۰۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۹۳۔

بحار الانوار، ج ۵۱۔ ص ۵۸ و ج ۵۲، ص ۳۸۹۔



اسی طرح فرماتے ہیں:

”جب قیام کریں گے تو دوست و دشمن کو اپنی قوت شناخت سے الگ کر دیں گے۔“

معاویہ دھنی کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادقؑ نے آیہ مجرمین جس میں ہے کہ اپنے چہروں سے پہچان لیے جائیں گے تو پھر ان کے سر اور پیر پکڑے جائیں گے۔“

حضرت امام علیہ السلام نے کہا:

”اے معاویہ! اس سلسلے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں؟“

میں نے کہا: ان کا خیال ہے کہ خداوند عالم قیامت کے دن گناہگاروں کو ان کے قیام سے پہچان لے گا، اور سر کے بال و پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈال دے گا۔

حضرت امام علیہ السلام نے کہا:

”خداوند عالم کو کیا ضرورت ہے کہ انہیں ان کے چہروں سے پہچانے جب کہ اسی نے انہیں پیدا کیا۔“

میں نے کہا: ”پھر آیت کے کیا معنی ہیں؟“

آپ نے کہا: جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے تو خداوند عالم انہیں چہرہ شناسی کا علم عطا کرے گا، اور حضرت حکم دیں گے کہ کافروں کو سر اور پیر پکڑ کر ان پر سخت ضرب لگائی جائے۔“

احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۵۷۔ ملاحظہ ہو: نعمانی غیبہ، ص ۲۴۲۔ کمال

الدین، ج ۲، ص ۳۶۶۔ ارشاد، ج ۶، ص ۳۶۔ اعلام الوری، ص ۴۳۳۔ کشف الغمہ،

ج ۳، ص ۲۵۶

اس وقت گناہ گار افراد اپنی علامتوں سے پہچان لیے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑے (جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ (سورہ رحمن ۵۵، آیت ۴۱)



۶ کرامات

اگرچہ آخر زمانہ میں لوگ قوی حکومت کے بروئے کار آنے سے جبکہ وہ مظلوموں کے حامی کے انتظار میں وقت شماری کریں گے، لیکن بہت ساری حکومتوں سے خوشحال نہیں ہوں گے، اور ہر گروہ اور پارٹی کی بات نہیں مانیں گے۔ سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو قادر نہیں سمجھتے جو دنیا کے نظام کو درست کر سکے اور پُر آشوب دنیا کو ٹھکانے لگا سکے۔

اس لحاظ سے جو سماج کے نظم برقرار ہونے اور دنیا میں اغیت کی وسعت کے وعویدار ہیں، انھیں مافوق قوت کا مالک ہونا چاہیے۔ اس بات کا اثبات کرامتوں کے ظاہر کرنے اور خارق العادہ کاموں کے انجام دینے پر ہے، شاید اس لیے ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ابتداءً ظہور میں معجزات و کرامات سے کام لیں گے، اگر اڑتے پرندوں کو آواز دیں گے تو وہ فوراً نیچے آ کر حضرت کے اختیار میں آ جائیں گے۔ خشک لکڑی کو اگر بنجر اور سخت زمین میں گاڑیں گے تو بلا فاصلہ وہ ہری بھری ہو جائے گی اور اس میں شاخ و پتے نکل آئیں گے۔

ان کاموں سے لوگوں پر ثابت ہو جائے گا کہ میرا ایسی شخصیت سے سامنا ہے جس کے اختیار میں زمین و آسمان ہیں، یہ کرامتیں درحقیقت ان لوگوں کے لیے ایک نوید اور مرثدہ ہوں گی جو سالہا سال اور صدیوں سے آسمان و زمین کے نیچے مظلوم و مغلوب اور دبے ہوں گے اور لاکھوں قربانی دینے کے باوجود قادر نہ ہو سکے ہوں گے جو ایسے حملوں کے لیے رکاوٹ بن سکے، لیکن اس وقت خود کو ایک ایسی شخصیت کے سامنے پائیں گے جس کے اختیار میں زمین و آسمان و مافیہا ہوں گے۔

جو لوگ کل تک قحط کی زندگی گزار رہے تھے حد تو یہ تھی کہ ابتدائی ضرورتوں کو بھی



پورا نہ کر سکتے ہوں گے، اور خشک سالی اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی بحران کا شکار ہوں گے، آج وہ لوگ ایسی شخصیت کے سامنے ہوں گے جس کے ادنیٰ اشارہ سے زمین سرسبز و شاداب ہو جائے گی اور پانی و بارش کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

جو لوگ لا علاج بیماریوں سے دوچار ہوں گے، آج اس شخصیت کا سامنا کریں گے جو لا علاج بیماریوں کا علاج کرے گی اور مردوں کو حیات دے گا۔ یہ سارے معجزات و کرامات ہیں جو اس ذات کی قوت و صداقت گفتار کو ثابت کریں گی۔ خلاصہ یہ کہ دنیا والے یقین کریں گے کہ یہ نوید دینے والا گذشتہ دعویداروں سے کسی طرح مشابہ نہیں ہے، بلکہ یہ وہی نجات دینے والا، اللہ کا واقعی ذخیرہ مہدی موعود ہے۔

کبھی حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی کرامتیں سپاہیوں کے لیے ظاہر ہوں گی جو ان کے ایمان کو محکم اور اعتقاد کو راسخ کریں گے، اور کبھی دشمنوں اور شک کرنے والوں کے لیے ہوں گی جو آنحضرت پر ان کے ایمان و اعتقاد کا سبب ہوگا۔ یہاں پر بعض معجزات و کرامات کو بیان کر رہا ہوں۔

● پرندوں کا بات کرنا

امیر المؤمنین حضرت علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے۔ حسنی احتجاج کرے گا اور خود کو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے گا۔

حضرت اس کے جواب میں کہیں گے: ”میں مہدی ہوں۔“

حنسی ان سے کہے گا: ”کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں۔ حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آ

جائے گا، اور حضرت کے ہاتھوں پر بیٹھے گا پھر اس وقت قدرتِ خدا سے گویا ہوگا اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی امامت کی گواہی دے گا۔

سید حسنی کے مزید اطمینان کے لیے حضرت سوکھی لکڑی زمین میں گاڑیں گے تو وہ سرسبز ہو جائے گی اور شاخ دپتے نکل آئیں گے، دوبارہ پتھر کے ٹکڑے کو زمین سے اٹھائیں گے اور ہلکے سے دباؤ سے ریزہ ریزہ کر کے خمیر کی طرح نرم کر دیں گے۔ سید یہ ساری کرامتیں دیکھنے کے بعد حضرت پر ایمان لائے گا، اور خود اپنی تمام فوج کے ساتھ حضرت کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا۔ حضرت اسے فوج کے پہلے دستہ کا کمانڈر بنادیں گے۔“

❖ پانی کا ابلنا اور زمین سے غذا کا حاصل کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شہر مکہ میں ظہور کریں گے اور وہاں سے کوفہ کا قصد کریں گے، تو اپنی فوج میں اعلان کریں گے کہ کوئی اپنے ہمراہ کھانا پانی نہیں لے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پتھر جو اپنے ہمراہ صاف و شفاف پانی کا بارہ چشمے رکھتا ہے، لیے ہوں گے، راستے میں جہاں بھی رکھیں گے اس کو نصب کر دیں گے۔ زمین سے پانی کے چشمے اُبل پڑیں گے اور سارے بھوکے اور پیاسے افراد اس سے شکر سیر ہو جائیں گے۔

راستے میں سپاہیوں کی خوراک کا بندوبست اسی طرح سے ہے، پھر جب نجف پہنچ جائیں گے وہاں اس پتھر کے نصب کرنے سے ہمیشہ کے لیے پانی اور دودھ اُبلتا

❖ اختصار، ص ۳۰۴۔ نعمانی غیبی، ص ۱۲۸۔ بصائر الدرجات، ص ۳۰۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۳۲۱۔ الشیعہ والرحعہ، ج ۱، ص ۴۳۱۔ المحجۃ، ص ۲۱۷۔

ینایع المودۃ، ص ۲۴۹



رہے گا جو بھوکے پیاسوں کو سیراب کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ، ظہور کریں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم، سلیمان کی انگوٹھی، عصا اور سنگ موسیٰ علیہ السلام ان کے ہمراہ ہوگا۔ پھر حضرت کے حکم سے سپاہیوں کے درمیان اعلان ہوگا کہ کوئی اپنے کھانے پینے نیز جانوروں کے چارے کا انتظام نہ کرے۔ بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے: کیا وہ ہمیں ہلاک کرنا اور ہماری سواریوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں۔ پہلی جگہ پہنچتے ہی حضرت پتھر زمین میں نصب کریں گے اور فوج کے کھانے پینے نیز چوپایوں کے چارے کا انتظام ہو جائے گا۔ شہر نجف پہنچنے تک اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔“

طی الارض اور سایہ کا فقدان

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے تو زمین نور الہی سے روشن ہو جائے گی اور حضرت مہدی کے قدموں کے نیچے تیزی سے آگے بڑھے گی۔ آپ تیزی سے راستہ طے کریں گے اور آپ وہ ہیں کہ جس کا سایہ نہ ہوگا۔

عقد الدرر، ص ۱۳۸، ۱۳۹۔ القول المختصر، ص ۱۹۔ الشیعة والرجعه، ج ۱، ص ۱۵۸۔
بصائر الدرجات، ص ۱۸۸۔ کافی، ج ۱، ص ۲۳۱۔ نعمانی غیۃ، ص ۲۳۸۔ خرائج،
ج ۲، ص ۶۹۰۔ نسور الثقلین، ج ۱، ص ۸۴۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۱۵۸۔
اوج ۵۲، ص ۳۲۴۔

انتقال کا ذریعہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ نامی شخص سے کہا:
 ”ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم و سخت دو بادلوں میں کسی ایک کا انتخاب کر لیں۔
 انہوں نے نرم بادل کا انتخاب کیا۔ سخت حضرت صاحب الامر کے لیے ذخیرہ رہ گیا۔
 سورہ نے پوچھا: ”سخت بادل کس لیے ہے؟“

حضرت نے کہا: ”جن بادلوں میں چمک، گرج، کڑک اور بجلی ہوگی جب ایسا ابر
 ہوگا تو تمہارے صاحب الامر اس پر سوار ہیں۔ بے شک آپ بادل پر سوار ہوں گے
 اور اس کے ذریعہ آسمان کی بلندی کی طرف جائیں گے اور سات آسمان وزمین کی
 مسافت طے کریں گے۔ وہی پانچ زمینیں جو قابل سکونت ہیں اور ۲۰۰۰ دریاں ہیں۔
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب خداوند عالم نے ذوالقرنین کو سخت و نرم بادلوں کے درمیان ایک کا
 اختیار دیا تو انہوں نے نرم کو اختیار کیا۔ یہ وہی ابر ہے جس میں بجلی اور کڑک نہیں پائی
 جاتی اور اگر سخت بادل کا انتخاب کرتے تو انھیں اس سے استفادہ کی اجازت نہیں ملتی،
 اس لیے کہ خداوند عالم نے سخت بادل کو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لیے ذخیرہ کیا

ہے۔“

کمال الدین، ص ۳۷۲۔ کفایۃ الاثر، ص ۳۲۳۔ اعلام الوری، ص ۴۰۸۔ کشف الغمہ،
 ج ۳، ص ۳۱۴۔ فرائد السمطين، ج ۲، ص ۳۳۶۔ بنایع المودۃ، ص ۴۸۹۔ نور الثقلین،
 ج ۴، ص ۴۷۔ بحار الانوار، ج ۵۱۔ ملاحظہ ہو: کفایۃ الاثر، ص ۳۲۴۔
 احتجاج، ج ۲، ص ۴۴۹۔ اعلام الوری، ص ۴۰۹۔ خرائج، ج ۳، ص ۱۱۷۱۔ مستدرک
 الوسائل، ج ۲، ص ۳۳

مفید اختصاص، ص ۱۹۹۔ بصائر الدرجات، ص ۴۰۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۱۔



۵ زمانے کی چال میں سستی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے تو کوفہ کی سمت حرکت کریں گے۔ پھر وہاں سات سال حکومت کریں گے جس کا ہر سال ۱۰ ارسال کے برابر ہوگا۔ پھر اس کے بعد جو اللہ کا ارادہ ہوگا انجام دیں گے۔ کہا گیا۔ سال کس طرح طولانی ہوگا؟ امام نے کہا: ”خداوند عالم شمش اور اس کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ اپنی رفتار کم کرو اس طرح سے ایام و سال طولانی ہو جائیں گے۔“

کہتے ہیں کہ اگر ان کی رفتار میں معمولی سے بھی تبدیلی ہوئی تو آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے امام نے جواب دیا: یہ قول مادہ پرستوں اور منکرین خدا کا ہے، لیکن مسلمان (جو خداوند عالم کو اس کا گردش دینے والا جانتے ہیں) ایسی بات نہیں کہتے۔“

۶ قدرت تکبیر

کعب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ذریعہ شہر قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں کہتا ہے: حضرت، اپنا پرچم زمین میں رکھ کر پانی کی طرف وضو کرنے نماز صبح کے لیے جائیں گے۔ پانی حضرت سے دور ہو جائے گا۔ امام پرچم اٹھا کر پانی کی طرف دوڑیں گے، تاکہ حضرت کا اس گوشہ سے گذر ہو جائے، پھر اس وقت پرچم زمین میں رکھ دیں گے اور سپاہیوں کو آواز دیں گے اور کہیں گے:

”اے لوگو! خداوند عالم نے دریا تمہارے لیے بنائے ہیں، جس طرح بنی اسرائیل کے لیے شکاف کیا تھا، پھر فوجی دریا سے پار ہو کر شہر قسطنطنیہ کے مقابل کھڑے

اختصاص، ص ۳۲۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۲۔ غایۃ المرام، ص ۷۷۔

ہو جائیں گے۔ سپاہی تکبیر آواز بلند کریں، اور شہر کی دیواریں ہلنے لگیں گی۔ دوبارہ تکبیر کہیں گے پھر دیوار ہلنے لگے گی۔ جب تیسری بار تکبیر کی آواز بلند ہوگی تو بارہ برجی محفوظ دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی۔ ❖

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قسطنطنیہ کے سامنے اُتریں گے۔ اس وقت اس قلعہ میں ۷۷ دیواریں ہوں گی۔ حضرت سات تکبیر کہیں گے تو دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی اور بہت سارے رومی سپاہی کے قتل کے بعد وہ جگہ حضرت کے تصرف میں آجائے گی اور کچھ گروہ اسلام لے آئیں گے۔“ ❖

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ اور ان کے اصحاب تحریک جاری رکھیں گے۔ رومی کسی قلعہ سے نہیں گزریں گے، مگر وہ ایک (لا الہ الا اللہ) سے ڈھ (سمار) جائے گا۔ اس کے بعد شہر قسطنطنیہ سے قریب ہو جائیں گے۔ وہاں پر چند تکبیریں کہیں گے، پھر اس کے پڑوس میں واقع دریا خشک ہو جائے گا اور پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا اور شہر کی دیواریں بھی گر جائیں گی۔ وہاں سے رومیوں کے شہر کی جانب چل پڑیں گے اور جب وہاں پہنچ جائیں گے تو مسلمان تین تکبیر کہیں گے تو شہر دھول اور ریت کی طرح نرم ہو کر اڑنے لگے گا۔“ ❖

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

عقد الدرر، ص ۱۳۸۔

العلل المناہیہ، ج ۲، ص ۸۵۵۔ عقد الدرر، ص ۱۸۰۔

عقد الدرر، ص ۱۳۹۔

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی تحریک جاری رکھیں گے، یہاں تک کہ شہروں کو عبور کرتے ہوئے دریا تک پہنچ جائیں گے۔ حضرت کا لشکر تکبیر کہے گا۔ اس کے کہتے ہی دیواریں آپس میں ٹکرا کر گر جائیں گی۔“ ❖

❖ پانی سے گذر

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے باپ نے کہا: ”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو افواج کو شہر قسطنطنیہ تک روانہ کریں گے۔ اس وقت وہ خلیج تک پہنچ جائیں گے۔ اپنے قدموں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی سے گذر جائیں گے اور جب رومی اس عظمت اور معجزہ کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے کہ جب ایام زمانہ کے سپاہی ایسے ہیں تو خود حضرت کیسے ہوں گے! اس طرح وہ دروازے کھول دیں گے اور لشکر شہر میں داخل ہو جائے گا اور وہاں حکومت کرے گا۔“ ❖

❖ پیاروں کو شفا

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر چوں کو ہلا کر معجزات ظاہر کریں گے اور خداوند عالم کے اذن سے ناپید اشیاء کو وجود میں لائیں گے، سفید داغ اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیں گے۔ مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ کریں گے۔“ ❖

❖ الشیعة والرحمة، ج ۱، ص ۱۶۶۔

❖ نعمانی غیبیہ، ص ۱۵۹۔ دلائل الامامہ، ص ۲۴۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۷۳۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵۔

❖ الشیعة والرحمة، ج ۱، ص ۱۶۹۔



۹ ہاتھ میں موسیٰؑ کا عصا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰؑ کا عصا جناب آدمؑ سے متعلق تھا جو شعیبؑ (پنجمبر) تک پہنچا۔ اس کے بعد موسیٰؑ ابن عمرانؑ کو دیا گیا۔ وہی عصا اب میرے پاس ہے، ابھی جلدی ہی اسے دیکھا ہے تو وہ بزرگ تھا ویسے ہی جیسے ابھی درخت سے الگ کیا گیا ہو۔ جب اس عصا سے سوال کیا جائے گا تو جواب دے گا اور وہ ہمارے قائم کے لیے آمادہ ہے اور جو کچھ موسیٰؑ نے اس سے انجام دیا ہے، وہی حضرت قائمؑ انجام دیں گے اور اس عصا کو جو بھی حکم ہوگا انجام دے گا اور جہاں ڈال دیا جائے گا جادو کو نکل جائے گا۔“ ❖

۱۰ بادل کی آواز

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

آخر زمانہ میں حضرت مہدیؑ ظہور کریں گے تو بادل آپ کے سر پر سایہ لگن ہو کر جہاں آپ جائیں گے آپ کے ہمراہ وہ بھی جائے گا، تاکہ حضرت کی سورج کی تمازت سے حفاظت کرے، اور بادل دھل آواز دے گا کہ یہ مہدیؑ ہیں۔“ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی اور وصی کا معجزہ باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اسے حضرت قائمؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ہاتھوں ظاہر کر دے گا، تاکہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے۔“ ❖

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۱، ۳۱۸۔ کافی، ج ۱، ص ۲۳۲۔

تاریخ موبین الائمہ، ص ۲۰۰۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۵۔ الصراط

المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۰۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۲۴۰۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۶۱۵۔

نوری، کشف الاستار، ص ۶۹۔

خاتون آبادی، اربعین، ص ۶۷۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۷۰۰۔



امام کے سپاہی

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے سپاہی مختلف قوم و ملت پر مشتمل ہوں گے، اور قیام کے وقت ایک خاص انداز میں بلائے جائیں گے، جو لوگ پہلے سے کمانڈر معین کیے جا چکے ہوں گے، لشکر کی رہنمائی اور جنگی طریقوں کے بتانے کی ذمہ داری لے لیں گے جو سپاہی حضرت کے لشکر میں خاص شرائط سے قبول کیے گئے ہوں گے وہ خود بخود خصوصیت کے بالک ہوں گے۔

اس فصل میں اس موضوع سے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

۱: لشکر کے کمانڈر

روایات میں ایسے لوگوں کا نام ہے جو یا تو اس عنوان سے نام ہے جو خاص فوجی مشق کریں گے، یا کچھ لشکر کی کمانڈری کریں گے، چنانچہ اس حصے میں ان کے اسماء کا ردگی بیان کریں گے۔

۱ حضرت عیسیٰ

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

اس وقت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جناب عیسیٰ علیہ السلام کو دجال کے خلاف حملے میں اپنا جانشین بنائیں گے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام دجال کو شکست دینے کے لیے روانہ ہوں گے۔ دجال وہ ہے جو پوری دنیا پر اپنا تسلط جما کے

کھیتوں کو اور انسانی نسل کو جمع کر کے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے گا، جو قبول کر لے گا وہ اس کی عنایتوں کا مرکز ہوگا اور جو انکار کر دے گا، اسے وہ قتل کر دے گا اور مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے علاوہ پوری کائنات کو درہم و برہم کر دے گا اور جتنی ناجائز اولادیں ہیں اس کے لشکر سے ملحق ہو جائیں گی۔

دجال حجاز کی سمت حرکت کرے گا، اور عیسیٰ علیہ السلام سے ”ہر شا“ میں اس سے ملاقات ہوگی تو دردناک صدامند کریں گے اور ایک کاری ضرب اسے لگائیں گے اور اسے آگ کے شعلوں میں پگھلا دیں گے، جس طرح موم آگ میں پگھلتی ہے۔ ﴿﴾ ایسی ضرب جس سے دجال پگھل جائے یہ اس زمانے کے جدید ترین اسلحوں کے استعمال سے ہوگا۔ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعجاز کی حکایت کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت میں بیان ہوا ہے: آپ ایسی ہیئت رکھتے ہوں گے کہ دشمن دیکھتے ہی موت کو یاد کرنے لگے گا، یا یہ کہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اس کی جان کا قصیدہ

① شعیب بن صالح

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سفینی اور کالے پرچم والے ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے، جبکہ ان کے درمیان ایک بنی ہاشم کا جوان ہوگا جس کے بائیں ہاتھ کی پھیلی پر سیاہ نشان ہوگا، اور لشکر کے آگے آگے قبیلہ بنی تمیم سے شعیب بن صالح ہوں گے۔“ ممکن ہے کہا جائے کہ ضروری نہیں ہے کہ شعیب بن صالح امام کے اصحاب ہی میں ہوں، لیکن ہم اس کا

جواب اس طرح دیں گے کہ دوسری روایت اس بات پر قرینہ ہے کہ وہ امام کے اصحاب میں ہیں۔

حسن بصری کہتے ہیں:

سرزمینِ رے میں شعیب بن صالح نامی شخص جس کے چار سبز شانے ہوں گے اور داڑھی نہ ہوگی خروج کرے گا، اور چار ہزار کا لشکر اس کے ماتحت ہوگا۔ ان کے لباس سفید اور پرچم سیاہ ہوں وہ لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے مقدمۃ الجیش میں سے ہوں گے۔

حضرت عمار یا سر فرماتے ہیں:

شعیب بن صالح علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا علمدار ہے۔

شبلینجی کہتے ہیں:

حضرت مہدیؑ کے لشکر کا پیشرو کمانڈر شعیب بن صالحؑ ہے، جو قبیلہ بنی تمیم سے ہو گا اور جس کی داڑھی کم ہوگی۔

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں:

خراسان سے سفید پوش، اور سیاہ کمر بند والے سپاہی چلیں گے، مقدمۃ الجیش کے علاوہ ایک کمانڈر شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کے نام سے ہوگا جو قبیلہ بنی تمیم

ابن حماد، فتن، ص ۸۶۔ عقد الدرر، ص ۱۲۷۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۸۸

ابن طاووس، ملاحم، ص ۵۳۔ الشیعة والرجعة، ج ۱، ص ۲۱۰

ابن طاووس، ملاحم، ص ۵۳۔ الشیعة والرجعة، ج ۱، ص ۲۱۱

نور الابصار، ص ۱۳۸۔ الشیعة والرجعة، ج ۱، ص ۲۱۱

سے ہے۔ یہ لوگ سفیانی لشکر کو شکست دے کر، بھاگنے پر مجبور کریں گے، اس کے بعد بیت المقدس میں پڑاؤ ڈالیں گے، اور حضرت مہدیؑ کی حکومت کی بنیاد ڈالیں گے۔

❶ امام جعفر صادقؑ کے فرزند اسمعیلؑ اور عبد اللہ بن شریک

ابوخذیجہ کہتا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”میں نے خدا سے چاہا کہ میری جگہ میرے بیٹے اسمعیل علیہ السلام کو قرار دے لیکن خدا نے نہیں چاہا، اور اس کے بارے میں ایک دوسرا مقام عطا کیا، وہ پہلا شخص ہے جو دس لوگوں میں حضرت کے اصحاب کے ساتھ ظہور کرے گا اور عبد اللہ بن شریک ان دس میں سے ایک ہے جو اس کا پرچم دار ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”گویا میں عبد اللہ بن شریک کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے ہے، اور عمامہ کا دونوں سر اشانوں پر لٹک رہا ہے، اور چار ہزار سپاہیوں کے ہمراہ حضرت قائم کے آگے آگے پہاڑ کے دامن سے اوپر چڑھ رہا ہے، اور مسلسل تکبیر کہہ رہا ہے۔“

عبد اللہ بن شریک امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے حواریوں میں سے ہیں نیز حضرت امام سجاد اور امام باقر علیہما السلام سے روایت بھی کی ہے کہ یہ ان دونوں کے نزدیک مورد توجہ بھی تھے۔

❶ ابن حماد، فتن، ص ۸۴، ابن المنادی، ص ۴۷۔ دارمی، سنن، ص ۹۸۔ عقد البدر، ۱۲۶۔

ابن طاووس، فتن، ص ۴۹

❷ الايقاظ من الہجعة، ص ۲۶۶۔ کشی اختیار معرفۃ الرجال، ص ۲۱۷۔ ابن داود، رجال، ص ۲۰۶۔

❸ الايقاظ من الہجعة، ص ۲۶۶۔ ملاحظہ ہو: بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۶۷۔ اثبات

الہدایہ، ج ۳، ص ۵۶۱۔

❹ مستدرک علم الرجال، ج ۵، ص ۳۴۔ تنقیح المقال، ج ۲، ص ۱۸۹۔



عقیل و حارث

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی لشکر کو تحریک کریں گے، تاکہ عراق میں داخل ہو جائیں، جب کہ سپاہی آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے حرکت کر رہے ہوں گے، لشکر طلیعہ کا کمانڈر عقیل نامی شخص ہوگا اور پچھلے لشکر کی کمانڈری حارث نامی شخص کے ذمہ ہوگی۔“

جبر بن خابور

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ شخص (جبر) جبل الہواز پر چار ہزار اسلوں سے لیس لشکر کے ساتھ ہم اہل بیت علیہم السلام کے قائم محلہ اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں، پھر یہ شخص حضرت کے ہمراہ اور آپ کے ہمراہ دشمنوں سے جنگ کرے گا۔

الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۸

عرائج، ج ۱، ص ۱۸۵، بحار الانوار، ج ۱، ص ۲۶۹۔ مستدرکات، علم رجال

الحديث، ۲: ۱۱۸

جبر بن خابور کے بارے میں کافی تلاش و تحقیق کے باوجود شیعہ و سنی کتابوں میں درج ذیل مطلب کے

علاوہ کچھ نہیں ملا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جبر بن خابور معاویہ کا خزانہ دار تھا، اس کی ایک ضعیف ماں تھی جو کوفے میں رہتی تھی۔ ایک روز جبر نے معاویہ سے کہا: میرا دل ہاں کے لیے تنگ ہو رہا ہے۔ اجازت دو، تاکہ اس کی زیارت کروں اور جو میری گردن پر حق ہے ادا کروں۔

معاویہ نے کہا: کونہ شہر میں کیا کام ہے؟ وہاں ایک علی ابن طالبی طالب نامی جادوگر ہے مجھے اطمینان نہیں ہے کہ تم اس کے فریب میں نہ آؤ۔ جبر نے کہا: مجھے علی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں صرف اپنی ماں سے ملاقات اور اس کا کچھ حق ادا کرنے جا رہا ہوں۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



۶ مفصل بن عمر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفصل سے کہا: ”تم دیگر ۴۴ آدمیوں کے ساتھ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ہمراہ ہو گے، تم حضرت کے داہنے طرف امر ونہی کرو گے، اور اس زمانے کے لوگ آج کے لوگوں سے زیادہ تمہاری اطاعت کریں گے۔“

۷ اصحاب کہف

حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں: اصحاب کہف حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مدد کو آئیں گے۔

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا نمبر

جبیر اجازت لینے کے بعد عازم سفر ہوا۔ اس وقت کوفہ پہنچا جب حضرت علی بن جگ صفین کے بعد شہر کوفہ میں گماشتے چھوڑے ہوئے تھے اور رفت و آمد کو کنٹرول کر رہے تھے، گماشتوں نے اسے پکڑ لیا، اور شہر لے آئے علی نے اس سے کہا: ”خداوند عالم کے خزانوں میں تو ایک ہے، معاویہ نے تم سے کہا ہے کہ میں جاؤں تو کہوں۔“ جبیر نے کہا: خدا کی قسم معاویہ نے ایسا ہی کہا ہے، حضرت نے کہا: تمہارے ہمراہ کچھ رقم تھی جسے میں اتھر نامی علاقہ میں دفن کر دی ہے، جبیر نے اس بات کی بھی تصدیق کی، پھر امیر المومنین نے امام حسن کو حکم دیا کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ دوسرے دن حضرت علی نے اپنے اصحاب سے کہا: ”یہ شخص جبل الاھواز میں“ (باقی اصل متن میں موجود ہے)

دلائل الامامہ، ص ۲۴۸۔ انبات الھدایۃ، ج ۳، ص ۵۷۳

حشینی، الھدایۃ، ص ۳۱، ارشاد القلوب، ص ۲۸۶۔ حلیۃ الارباب، ج ۵، ص ۳۰۳ باقر عیاشی، ج ۱، ص ۳۲۔ داود رقی، نجم بن الحسین، حران بن العین اور میر بن عبدالعزیز جیسے ہیں جن کا روایات میں مزید زندہ ہونے اور امام زمان کی خدمت میں حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے لہذا ہم آئندہ اس کی طرف اشارہ کریں گے۔

ب: سپاہیوں کی قومیت

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی فوج مختلف قوم و ملت سے تعلق رکھتی ہوگی اس سلسلے میں روایات مختلف ہیں۔ کبھی عجم کا ان کے سپاہی میں نام آتا ہے، تو کبھی غیر عرب کا بعض روایتیں ملک اور شہر کا بھی نام بتاتی ہیں۔ کبھی خاص قوم کا جیسے بنی اسرائیل کے تابع لوگ، مسیحی، مومنین، اور رجعت یافتہ لائق افراد۔
اس فصل میں اس سلسلے میں بعض روایات ذکر کریں گے۔

۱۔ ایرانی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کی معتد بہ تعداد حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لشکر میں ہوگی، کیونکہ روایات میں اہل رے، خراسان اور گنج حای طالقان (طالقان کے خزانے) قمی اور اہل فارس و کے ذریعہ تعبیر ہوئی۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
”پرچم والی فوج جو خراسان سے قیام کرے گی کو فدا جائے گی، اور جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شہر مکہ میں ظہور کریں گے تو ان کی بیعت کرے گی۔“
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”غیر عرب اولاد میں امام قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے چاہنے والے ۳۱۳ افراد

ہوں گے۔“

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: رسول خدا نے فرمایا:

ابن حماد، فتن، ص ۸۵۔ عقد الدرر، ص ۱۲۹۔ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۶۹
نعمانی غیبہ، ص ۳۲۵۔ اثبات الہدایۃ، ۳، ص ۵۴۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۹

”تمہاری طاقت (مسلمانوں کی) عجم کے ذریعہ ہوگی، وہ لوگ ایسے شیر ہیں جو کبھی جنگ سے فرار نہیں کریں گے، تمہیں (عربوں کو) قتل کریں گے اور لوٹ لیں گے۔“

حذیفہ بھی رسول خدا سے اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس روایت کی دلالت میں شک و اشکال ہے، روایت کے مطابق ایک دن ایسا آئے گا کہ ایرانی اسلام کی وسعت اور تم عربوں سے اسلام لانے کے لیے تلواریں چلائیں گے، اور گردنیں اڑا دیں گے۔ اس وقت عربوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی اور سخت و دشوار حالات کا انھیں سامنا ہوگا۔

اگرچہ عجم غیر عرب کو کہا جاتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے۔ دوسری روایات کے مطابق ظہور سے قبل اور قیام کے وقت مقدمہ سازی اور راہ ہموار کرنے میں ایرانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوگا، اور زیادہ تعداد میں جنگ کے لیے آمادہ ہوں گے۔

حضرت علی علیہ السلام کے ایک خطبہ میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصروں کے اسماء شہر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

اصح بن نباتہ کہتے ہیں:

حضرت امام علی علیہ السلام نے ایک خطبہ کے ضمن میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ان ساتھیوں کا جو حضرت کے ساتھ قیام کریں گے شمار کیا، اور

فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۳۶۶

عبدالرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۳۸۴۔ المعجم الکبیر، ج ۷، ص ۲۶۸۔ حلیۃ

الاولیاء، ج ۳، ص ۲۴۔ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۴۴۵

کہا: اھواز سے ایک آدمی شوشتر سے ایک، شیراز سے ۳ آدمی، حفص، یعقوب، علی نامی، اصفہان سے ۴ آدمی، علی، عبداللہ و غلفان نامی، بروجرد سے ایک قدیم نامی، نہاوند سے ایک عبدالرزاق نامی، ہمدان سے تین ♦ جعفر، اسحاق، موسیٰ نامی، اور قم سے دس آدمی جو اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنام ہوں گے، ایک دوسری حدیث میں ۱۸ آدمی مذکور ہیں۔ شیروان سے (۱)، خزان سے (۱) زید نامی اور پانچ زید جو اصحاب کھف کے ہمنام ہوں گے۔ آمل سے (۱)، جرجان سے (۱)، دامغان سے (۱)، سرخس سے (۱)، ساوہ سے (۱)، طالقان سے ۲۳ آدمی، قزوین سے (۲)، فارس سے (۱)، ابھر سے (۱)، اردبیل سے (۱)، مراغہ سے (۳) خونی سے (۱)، سلماس سے (۱)، آبادان سے (۳)، کازرون سے (۱)، آدمی ہوگا۔

پھر حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصروں کی تعداد ۳۱۳ بیان کی ہے مانند یاران بدر اور فرمایا: خداوند عالم انھیں مشرق و مغرب سے پلک جھپکنے سے پہلے کعبہ کے کنارے جمع کر دے گا۔ ♦

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے قیام کے آغاز میں آپ کے مخصوص سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ ہے جیسا کہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

۷۲ افراد داخل ایران کے شہر سے ہوں گے اور اگر دلائل الامتہ ♦ طبری کی نقل کے مطابق حساب کیا جائے یا ان شہروں کے نام سے اعتبار سے جو اس زمانے

احتمال ہے کہ قبیلہ ہمدان عرب کے قبیلوں میں سے ہے۔ ♦

ابن طائوس، ملاحم، ص ۱۴۶۔ ♦

دلائل الامتہ، ج ۳۱۶۔ ♦



میں ایران میں شمار ہوتے تھے ایرانی سپاہیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے گی۔
اس روایت میں کبھی ایک شہر کا دوبار نام آیا ہے یا یہ کہ ایک ملک سے چند شہر کا
نام ہے۔ اس وقت ملک کا نام بھی مذکور ہے۔

روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں اس وقت کی تقسیم اور نامگذاری کا پتہ دیتی
ہے۔ آج کی جغرافیائی تقسیم معیار نہیں بن سکتی، اس لیے کہ نام بدل گئے ہیں۔ کبھی ایک
شہر کا نام اس وقت ملک کا نام تھا۔ موجودہ جغرافیائی نقشہ پر ان شہروں کے نام کی
مطابقت کرنے سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ حضرت کے ناصر و یاورد دنیا میں پھیلے ہوئے
ہیں اور ممکن ہے کہ خصوصیت کے ساتھ لفظ ”افرنجہ“ کا روایت میں ذکر یورپ زمین کی
طرف اشارہ ہو، اگر یہ بات اور مطابقت صحیح ہو تو روایت کا جملہ ”لو خلیت قلبت“
بامعنی ہو جائے گا، اس لیے کہ زمین کسی وقت نیک افراد سے خالی نہیں رہے گی، ورنہ
نابود و فنا ہو جائے۔

دوسری روایت میں خصوصاً شہروں کے نام مذکور ہیں کہ یہاں پر چند شہروں کے
نام مانند قم، خراسان اور طالقان پر اکتفاء کرتے ہیں۔

قم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ”قم“ کے بارے میں فرماتے ہیں:
شہر قم پاکیزہ و مقدس ہے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائم علی اللہ
تعالیٰ فرجہ کے ناصر و مددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں؟“

عفان بھری کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مجھ سے فرماتے

عن ابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام ”تربة قم مقدسة... اما وانهم انصار قائمنا و دعاء



تھے: ”کیا تم جانتے ہو کہ شہرِ قم کو ”قم“ کیوں کہتے ہیں؟
میں نے عرض کیا: خدا اور رسولؐ اور آپؐ بہتر جانتے ہیں۔
آپؐ نے کہا: ”اس لیے کہ قم کے لوگ قائمِ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ رہیں
گے اور ان کی ثباتِ قدمی کے ساتھ مدد کریں گے۔“ ❖

خراسان

امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خراسان میں ایسے خزانے ہیں جو
سونے چاندی کے نہیں ہیں، بلکہ ایسے ہیں جن کا عقیدہ خدا اور رسولؐ پر ان کو ایک جگہ
جمع کر دے گا۔ ❖ شاید ان کی مراد یہ ہو کہ ان کا خدا اور رسولؐ پر اعتقاد اشتراکی ہو یا یہ
کہ سب کو خداوندِ عالم مکہ میں یکجا کر دے گا۔

طالقان

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
”طالقان والوں کے لیے مژدہ و خوشخبری ہے! اس لیے کہ خداوندِ عالم کا وہاں
سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے، یعنی وہاں مومنین ہیں جو خدا کو حق کے ساتھ
پہچانتے اور وہی لوگ آخرِ زمانہ میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے یار و مددگار
ہوں گے۔“ ❖

بحار الانوار، ج ۶، ص ۲۱۶

ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۴۷۔ روضة الواعظین، ص ۳۱۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۴۰۴

کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۸۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۱۔ شافعی، بیان، ص ۱۰۶۔

ینایع المودة، ص ۹۱۔



۲ عرب

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ قیام کے بارے میں عربوں سے متعلق دو طرح کی روایتیں ہیں۔ بعض حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے انقلاب میں ان کی عدم شرکت پر دلالت کرتی ہیں، اور کچھ روایتیں عرب ممالک کے کچھ شہروں کا نام بتاتی ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ حضرت کی پشت پناہی میں قیام کریں گے۔

جو روایات عربوں کے شرکت نہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں، اگر سند صحیح ہو تو بھی قابل توجہ ہیں، اس لیے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے آغاز قیام میں مخصوص سپاہیوں میں عرب شامل نہ ہوں، جیسا کہ شیخ حر عاملیؒ اپنی کتاب اثبات الہدایۃ میں ایسی ہی تشریح کرتے ہیں، اور جو عربی شہروں کے روایت میں نام بتائے گئے ہیں ممکن ہے وہاں سے غیر عرب سپاہی حضرت کی مدد کے لیے آئیں۔ نہ وہ لوگ جو اصل عرب ہوں یا یہ کہ اس سے مراد عربی حکومتیں ہیں۔ اس طرح کی روایات پر توجہ کیجئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عربوں سے بچو اس لیے کہ ان کا مستقل خراب و خطرناک ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے

کہ ان میں سے کوئی حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ قیام نہیں کرے گا۔“

شیخ حر عاملی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شاید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی گفتگو کا مطلب یہ ہو کہ آغاز قیام میں وہ شرکت نہیں کریں گے، یا کہنا یہ ہو کہ اگر شرکت کریں گے تو ان کی تعداد کم ہوگی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

سرزمین شام سے شریف و بزرگ لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ سے

متمسک ہوں گے، نیز شام کے اطراف سے مختلف قبیلے کے لوگوں کے دل فولاد کے مانند ہیں، وہ لوگ شب کے پاکیزہ سیرت اور دن کے شیر ہیں۔“ ♦

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

۳۱۳ افراد جنگ بدر والوں کی تعداد میں رکن و مقام (کعبہ) کے درمیان حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی بیعت کریں گے۔ ان لوگوں میں بعض بزرگ مصر اور بعض نیک خوشام سے اور بعض پاکیزہ و سیرت عراق سے ہوں گے۔ حضرت جب تک خدا کی مرضی ہوگی حکومت کریں گے۔“ ♦

نیز حضرت امام محمد باقر شہر کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو خداوند عالم ۱۰۰ افراد کو کوفہ کی پشت سے (نجف) جو سچے اور صادق ہوں گے مبعوث کرے گا۔ وہ لوگ حضرت کے اصحاب و انصار میں سے ہوں گے۔“ ♦

مختلف ادیان کے پیروکار

مفضل کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”جب قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو کچھ لوگ کعبہ کی پشت سے

ظاہر ہوں گے، جو درج ذیل ہیں: موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ۲۸ آدمی جو حق کا فیصلہ

کریں گے۔ ۷ آدمی کہف سے، یوشع جناب موسیٰ کے وصی مومن آل فرعون۔“ ♦

♦ ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۴۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۴

♦ طوسی غیبہ، حساب جدید، ص ۴۷۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۴۔ اثبات الہدایہ،

ج ۳، ص ۵۱۸۔

♦ ابن طاووس، ملاحم، ص ۴۳۔ بنایع المودۃ، ج ۲، ص ۴۳۵۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۵۶

♦ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۶



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ارواحِ مومنین آلِ محمد کو ”رُضْوٰی“ نامی پہاڑ میں مشاہدہ کریں گی اور انہی کے کھانے اور پانی سے شکم سیر ہوں گی۔ ان کی مجلسوں میں شرکت کریں گی اور ان سے ہم کلام ہوں گی، جب تک کہ ہمارے قائم آلِ محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام نہ کریں گے۔ جب خداوند عالم ان کو مبعوث کرے گا تو گروہ درگروہ آکر حضرت کی دعوت قبول کریں گی اور حضرت کے ساتھ آئیں گی۔ اس وقت باطل عقیدے والے شک و تردید میں پڑ جائیں گے اور پارٹیاں، احزاب، حمایت، طرفداری اور پیروی کے دعویدار ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے اور مقرب الہی (مومنین) نجات پائیں گے۔“ ❖

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے بارہ (۱۲) قبیلوں نے اپنے نبی کو قتل کر ڈالا، اور کافر ہو گئے تو ایک قبیلہ اس رفتار سے پشیمان ہوا، اور اپنے گروہ سے بیزار ہو کر خداوند عالم سے خود کو دیگر قبیلوں سے جدا ہونے کی درخواست کی۔ خداوند عالم نے زمین کے نیچے ایک سرنگ بنادی اور وہ لوگ ڈیڑھ سال تک اس میں چلتے رہے، یہاں تک کہ سرزمین چین کی پشت سے باہر آئے اور ابھی وہیں زندگی گذار رہے ہیں۔ وہ لوگ مسلمان ہیں اور قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ ❖

بعض لوگ کہتے ہیں: جبرئیل شبِ معراج، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے پاس لے گئے، تو حضرت نے قرآن کے مکی سوروں میں سے دس سورہ کی تلاوت کی تو وہ لوگ ایمان لے آئے اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ یہیں پر قیام کریں اور سنچر کو (یہودیوں کی تعطیل کے روز)

❖ کافی، ج ۳، ص ۱۳۱۔ الايقاظ، ص ۲۹۰۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۳۰۸

❖ بحار الانوار، ج ۲، ص ۵۴، ص ۳۱۶



اپنے کاموں کو ترک کر دیں۔ نماز برپا کریں اور زکوٰۃ دیں۔ ان لوگوں نے بھی قبول کیا اور اس وظیفے کو انجام دیا ﴿۱﴾ اور ابھی کوئی دوسرا فریضہ واجب نہیں ہوا تھا۔

ابن عباس کہتے ہیں: آیہ مبارکہ

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَٰئِيلَ اسْكُتُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ

وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا ﴿۲﴾

اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اس زمین پر سکونت اختیار کریں اور جب وعدہ آخرت پہنچے گا تو وہاں سے تمہیں بلا لیں گے۔

لوگوں نے کہا ہے کہ آخری وعدہ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہے کہ جب آنحضرت کے ساتھ بنی اسرائیل قیام کریں گے، لیکن ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمراہ قیام کریں گے۔ ﴿۳﴾

آیہ شریفہ:

وَمِنْ قَوْمٍ مُّوسَىٰ أُمّتٌ يّهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿۴﴾

”حضرت موسیٰؑ کی قوم سے ایک ایک گروہ ہدایت پائے گا اور اس دین کی طرف لوٹ آئے گا (لوگوں کو دین اسلام اور قرآن کی دعوت دیں گے۔“

ملا مجلسیؒ فرماتے ہیں:

”وہ امت کون ہے؟ اس میں اختلاف نظر ہے۔“

بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۳۱۶

سورۃ اسراء (بنی اسرائیل) آیت ۱۰۴

بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۳۱۶

سورۃ اعراف، آیت ۱۵۹

بعض جیسے ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ وہی قوم ہے جو چین کی طرف زندگی گذارتی ہے، نیز ان کے اور چین کے درمیان ریتیلے بیابان کا فاصلہ ہے۔ وہ لوگ کبھی حکم الہی میں تبدیلی نہیں لائیں گے۔

حضرت امام محمد باقرؑ ان کی وصف میں فرماتے ہیں: ”وہ لوگ کسی مال کو اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے، مگر یہ کہ اپنے دینی بھائی کو اس میں شریک کریں، وہ رات کو آرام اور دن کو کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں۔ لیکن ہم میں سے کوئی ان کی سرزمین تک اور ان میں سے کوئی ہماری سرزمین تک نہیں آئے گا، وہ لوگ حق پر ہیں۔“

آیہ شریفہ:

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرُكَ إِنَّا أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا

مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ

ان میں سے بعض نے کہا: ہم عیسائی ہیں، تو ہم نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ وہ کتاب الہی اور رسولِ خدا کے پیروں میں رہیں گے، ان لوگوں نے انجیل میں مذکور پند و نصیحت کو بھلا دیا اور حق کے مخالف ہو گئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نصاری اس راہ و روش کو یاد کریں گے اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے

بمراہ ہو جائیں گے۔“

بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۳۱۶

بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۳۱۶

سورہ مائدہ، آیت ۱۴

کافی، ج ۵، ص ۳۵۲۔ التہذیب، ج ۶، ص ۴۰۵۔ الوسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۶۔

نور الثقلین، ج ۱، ص ۲۰۱۔ تفسیر برہان، ج ۱، ص ۴۵۴۔ ینایع المودۃ، ص ۴۲۲۔

جالبقا و جابر سا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خداوند عالم کا مشرق میں جالبقا نامی شہر ہے۔ اس میں بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں۔ ایک دوسرے در کا فاصلہ ایک فرسخ ہے۔ ہر در پر ایک برہمنی ہے جس میں ۱۲ ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے۔ وہ اپنے تمام جنگی سامان و ہتھیار اور تلوار سے آمادہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور کے منتظر ہیں۔ نیز خداوند عالم کا ایک شہر جابر سا نامی مغرب میں ہے (انھیں تمام خصوصیات کے ساتھ) اور میں ان پر خدا کی طرف سے حجت ہوں۔“

اس کے علاوہ متعدد روایات پائی جاتی ہیں کہ ان شہروں اور زمینوں کے علاوہ بھی شہروں کا وجود ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے۔ مزید معلومات کے لیے بحار الانوار کی ۵۴ ویں جلد کا مطالعہ کیجئے۔ تمام روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ پوری دنیا میں آمادہ لشکر اور چھاؤنی رکھتے ہیں، جو ظہور کے وقت جنگ کریں گے، لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برسوں پہلے مر چکے ہیں۔ خداوند عالم انھیں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی مدد کے لیے دوبارہ زندہ کرے گا اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور رجعت کریں گے۔

اور مشغول جہاد ہو جائیں گے۔

بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۲۳۴ و ج ۲۶، ص ۴۷

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اسی دنیا میں حضرت مہدی کے ظہور کے بعد کچھ مومنین اور کچھ کفار دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس سلسلے میں دسیوں روایتیں موجود ہیں۔ مرحوم آیہ اللہ والد محترم نے شیعہ رجعت کی دوسری جلد میں وسط و تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نمبر کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

نیز حمران اور میسر کے بارے میں فرماتے ہیں:

گویا حمران بن اعین اور میسر بن عبدالعزیز کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ تلوار ہاتھوں میں لیے صفا و مروہ کے درمیان لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں۔”

آیت اللہ خوئی معجم الرجال الحدیث میں یحیٰ بن ابی خنیس شمشیر سے مارنے کی تفسیر کرتے ہیں۔

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے داود رقی کی طرف نگاہ کر کے کہا: ”جو حضرت قائم کے انصار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ (یعنی حضرت کے ناہروں میں سے ہے) اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔“

بقیہ حاشیہ نمبر

آخر میں اس کتاب کو حجۃ الاسلام میر شاہ ولد نے ستارہ درخشاں کے نام سے ترجمہ کر کے شائع کیا ہے اور ۱۵ سال قبل اس ناچیز کی طرف سے رجعت اور نظر شیعہ کے عنوان سے ایک جزوہ شائع ہوا ہے جو والد مرحوم کی تقریروں اور نوشتوں سے مستفاد ہے۔

بقیہ حاشیہ نمبر

الایقاظ من الحجۃ، ص ۲۶۹

حاشیہ صفحہ ۱

کشی، رجال، ص ۴۰۲۔ الخلاصہ، ص ۹۸۔ قہسائی، رجال، ج ۲، ص ۲۸۹۔

الایقاظ، ص ۲۸۴۔ بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۴۔ معجم رجال الحدیث، ج ۶، ص ۲۵۹۔

داؤد کے ثقہ ہونے کے سلسلے میں علماء رجال نے شرح وسط سے گفتگو کی۔ بعض نے اس روایت کو ضعیف اور بعض نے اسے موثق جانا ہے، دوسری روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ”داؤد کا میرے نزدیک وہی مقام ہے جو مقداد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تھا۔ (تنقیح المقال، ج ۲، ص ۴۱۴)“

الایقاظ، ص ۲۶۴



حج: سپاہیوں کی تعداد

حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لشکر اور ان کے ساتھیوں کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتی ہیں۔ بعض روایتیں ۳۱۳ کی تعداد بتاتی ہیں۔ بعض دس ہزار اور اس سے زیادہ بتاتی ہیں۔ یہاں پر دو نکتے قابل ذکر ہیں:

۱: روایت میں ۳۱۳ کی تعداد حضرت کے خاص الخاص جو آغاز قیام میں حضرت کے ہمراہ ہوں گے اور وہی لوگ امام زمانہ کی عالمی حکومت میں کارگزاروں میں ہوں گے، (یعنی وزراء، سفراء)

جیسا کہ مرحوم اردبیلی رحمۃ اللہ علیہ کشف الغمہ میں فرماتے ہیں دس ہزار والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ میں محدود نہیں ہے، بلکہ یہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو حضرت کے قیام کے آغاز میں ان کے ہمراہ ہوں گے۔

۲: چار ہزار، دس ہزار سپاہیوں کی تعداد جیسا کہ بعض روایات میں بیان کیا گیا ہے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی پوری فوج کی تعداد نہیں ہے، بلکہ جس طرح روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک شمارہ ان افواج کی نشاندہی کرتا ہے جو ظہور کے وقت یا جنگ کے کسی خاص موقع پر دنیا کے گوشہ سے شریک ہوں گے۔ شاید اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو جسے ہم نہیں جانتے اور وہ حضرت کے ظہور کے وقت روشن۔

۱) مخصوص افواج

ظلمیان کے بیٹے یونس کہتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار کی بات چلنے لگی تو



آپ نے کہا: ”ان کی تعداد ۳۱۳ ہے۔ ان میں سے ہر ایک خود کو ۳۰۰ میں سے سمجھتا ہے۔“

دو احتمال پائے جاتے ہیں:

① ہر ایک کی جسمی توانائی ۳۰۰ سو کے برابر ہے جیسا کہ اُس وقت ہر مومن کی توانائی ۲۰ مرد کے برابر ہوگی۔

② ہر ایک ۳۰۰ سو فوج رکھتے ہیں کہ خود کو ۳۰۰ کی تعداد کے درمیان دیکھتے ہیں جو ان کے ماتحت ہیں۔

اس احتمال کی بناء پر وہ لوگ ۳۰۰ پر الگ الگ مشتمل فوج کی کمانڈری کریں گے، اور احتمال ہے کہ وہ بھی ظاہر لفظ مراد ہو یعنی ہر ایک خود کو ۳۰۰ میں ایک سمجھتا ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو لوگ حضرت کی مدد کے لیے اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے ان کی تعداد ۳۱۳ کی تعداد اہل بدر کی تعداد ہے، اور اس شب کی صبح یعنی دوسرے دن وہ مکہ میں اکٹھا ہوں گے۔

امام جواد علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ سرزمین ”قہامہ“ سے ظہور کریں گے۔ اس میں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے۔ وہ لوگ اصحاب بدر کی تعداد میں قوی گھوڑے اور نامی گرامی مرد ہیں۔ وہ ۳۱۳ میں جو دنیا سے ان کے ارد گرد آئیں گے مہر کردہ

دلائل الامامہ، ص ۳۲۰۔ المسححہ، ص ۴۶

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۴۔ عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۵۶۔ نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۳۹

و ج ۴، ص ۵۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰۔

کتاب حضرت کے ساتھ ہے، جس پر ساتھیوں کی تعداد نام اور شہر، قبیلہ، کنیت نیز تمام پہچان کے ساتھ اس پر لکھی ہوئی ہے۔ وہ سب کے سب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی اطاعت کے لیے کوشش کریں گے۔“

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”لوگ پرندوں کی مانند ان کے گرد جمع ہو جائیں گے، تاکہ ۳۱۴ مرد جس میں عورتیں بھی ہوں گی ان کے پاس آئیں گے اور آنحضرت ہر ظالم اور اولاد ظالم پر کامیاب ہوں گے اور ایسی عدالت قائم ہوگی کہ لوگ آرزو کریں گے کہ کاش مردے زندوں کے درمیان ہوتے، اور عدالت سے فیضاب ہوتے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدیؑ اپنے ۳۱۳ ساتھی جو اہل بدر کی تعداد میں ہیں کے ہمراہ کسی آگاہی اور پہلے سے کوئی وعدہ کیے بغیر ظاہر ہو جائیں گے جبکہ وہ بہار کے بادل کی طرح پراگندہ ہیں۔ وہ لوگ دن کے شیر اور رات کے راز و نیاز کرنے والے ہیں۔“

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”عنقریب ۳۱۳ آدمی تمہاری مسجد (مکہ) میں آئیں گے۔ مکہ والے جانتے ہیں کہ یہ اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب نہیں ہیں (اور مکہ والوں میں سے بھی نہیں ہیں) ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک تلوار ہوگی اور تلوار پر لکھا ہوگا کہ اس کلمہ سے ہزار کلمے (مشکل) حل ہوں گے۔“

عیون اخبار رضا، ج ۱، ص ۵۹۔ بحار الانوار، ص ۳۱۰

مجمع فتاویٰ، ج ۷، ص ۳۱۵۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۴۔ الفتاویٰ الحلیہ، ج ۳۱

کمال الدین، ج ۲، ص ۲۶۱۔ بصائر الدرجات، ص ۳۱۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۶

بعض روایات میں ان بعض کا نام بھی درج ہے کہ اس سلسلے میں دور روایات پر اکتفاء کر رہا ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل بن عمر سے فرماتے ہیں:
تم اور ۴۴ آدمی اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوستوں اور چاہنے والوں میں سے ہوں گے۔ شاید ۴۴ کی تعداد سے مراد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب ہوں۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو ۲۷ آدمی کعبہ کی پشت سے ظاہر ہوں گے اور ۲۵ آدمی موسیٰ کی قوم سے، جو سارے کے سارے حق کے ساتھ قاضی اور عادل ہوں گے۔ زندہ ہوں گے اور ۷ آدمی اصحاب کہف سے، یوشع وصی موسیٰ، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابود جانہ انصاری، مالک اشتر دنیا میں لوٹائے جائیں گے اور بعض روایات میں مقداد بن اسود کا بھی نام ہے، روایات کے مطابق فرشتے نیک لوگوں کو مقامات مقدسہ (کعبہ) میں منتقل کریں گے۔“

اس بناء پر شاید ان کے جسم کعبہ کے کنارے منتقل کیے جا چکے ہیں، اور ان کا دوبارہ زندہ ہونا اور رجعت بھی وہیں سے ہوگی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق، شاید یہ جگہ کوئٹہ شہر کی پشت (نجف) ہو، تو پھر روایت کے معنی صحیح ہو جائیں گے۔ اس

❖ دلائل الامامہ، ص ۲۴۸۔ اثبات الہدایہ، ج ۲، ص ۵۷۳

❖ روضة الواعظین، ص ۲۶۶۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۵

❖ درر الاخبار، ج ۱، ص ۲۵۸

لیے کہ ان کے جسم وہاں یعنی نجف اشرف منتقل ہو چکے ہیں۔ شایان ذکر یہ ہے کہ لوگ زمانے کے طاغوت کے خلاف سیاسی اور فوجی سابقہ رکھتے ہیں، خصوصاً! سلمان فارسی، ابو دجانہ، مالک اشتر، مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہوں نے صدر اسلام کی جنگوں میں شرکت کی ہے اور اپنی ہدایت و راہنمائی کا اظہار کیا ہے۔ بعض لوگ تو کمانڈری کا بھی سابقہ رکھتے ہیں۔

① حضرت مہدیؑ کی فوج

ابو بصیر کہتے ہیں: ایک کونے کے رہنے والے نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ کتنے لوگ قیام کریں گے؟“ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہمراہ اہل بدر کی تعداد کے بقدر سپاہی ہوں گے یعنی ۳۱۳ آدمی۔

امام علیہ السلام نے کہا: ”حضرت مہدیؑ تو انا اور قوی فوج کے ساتھ ظہور کریں گے، اور یہ قوی فوج دس ہزار سے کم نہ ہوگی۔“

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جب خداوند عالم حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کو قیام کی اجازت دے گا تو ۳۱۳ افراد ان کی بیعت کریں گے۔ آنحضرت مکہ میں اس وقت تک توقف کریں گے جب تک کہ ان کے اصحاب کی تعداد دس ہزار ہو جائے، پھر اس وقت مدینہ کی سمت حرکت کریں گے۔

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۴۔ عیاشی، تفسیر، ج ۱، ص ۱۳۴۔ نور الثقلین، ج ۴، ص ۹۸،

ج ۱، ص ۲۴۰۔ العدد القویہ، ج ۶۵۔ انبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۴۸۔

المجتاد، ص ۴۱۱۔

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کم سے کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار لشکر کے ساتھ ظہور کریں گے۔ آپ کی فوجی طاقت کا رعب و دبدبہ سپاہیوں کے آگے آگے ہوگا۔ کوئی دشمن ان کے سامنے نہیں آئے گا مگر شکست کھا جائے گا۔ آنحضرت اور آپ کے سپاہی راہِ خدا میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ آپ کے لشکر کا نعرہ ہوگا (مارڈالو، مارڈالو)۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت اس وقت ظہور کریں گے جب ان کی تعداد پوری ہو جائے گی۔“
راوی نے پوچھا: ”ان کی تعداد کتنی ہے؟“

حضرت نے کہا: ”دس ہزار۔“
شیخ حرعاملی کہتے ہیں: ”روایت میں مکمل فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے۔“

③ حفاظتی گارڈ

کعب کہتے ہیں:

ایک ہاشمی مرد بیت المقدس میں ساکن ہوگا۔ اس کی محافظ فوج کی تعداد ۱۲ ہزار ہے اور ایک دوسری روایت میں محافظوں کی تعداد ۳۶ ہزار ہے اور بیت المقدس تک منتہی ہونے والے ہر بڑے راستوں پر ۱۲ ہزار فوج لگی ہوگی۔

ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۵

نعمانی، غیبۃ، ص ۳۰۷۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۴۵۔

اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۷۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۷، ۳۶۷۔ بشارۃ الاسلام، ص ۱۹۰۔

ابن حماد، فتن، ص ۱۰۶۔ عقد الدرر، ص ۱۴۳۔



البتہ کلمہ حرس جو روایت میں آیا ہے اعوان و انصار کے معنی بھی ہے۔ اگرچہ یہ معنی حدیث کے عنوان سے مناسب نہیں ہے۔ اس لیے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے اعوان و انصار مراد ہوں۔

9: سپاہیوں کا اجتماع

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لشکر والے دنیا کے گوشہ و کنار سے ان کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے۔ حضرت کے سپاہی کس طرح قیام کریں گے اور مکہ میں کیسے جمع ہو جائیں گے؟ مختلف روایتیں پائی جاتی ہیں: بعض لوگ رات کو بستر پر سوئیں گے اور امام کے حضور حاضر ہوں گے۔ بعض طی اللہ رض (کم مدت میں طولانی سفر کا ہونا) کے ذریعہ حضرت سے جا ملیں گے اور بعض افراد قیام سے آگاہ ہونے کے بعد بادلوں کے ذریعہ حضرت کے پاس آئیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت مہدیؑ کو خروج اور قیام کی اجازت دی جائے گی تو عبری زبان میں خدا کو پکاریں گے۔ اس وقت ان کے اصحاب، جن کی تعداد ۳۱۳ ہے اور بادلوں کے مانند پراگندہ ہیں آمادہ ہو جائیں گے، یہی لوگ پرچم دار اور کمانڈر ہیں۔ بعض لوگ رات کو بستر سے غائب ہو جائیں گے اور صبح کو مکہ میں پائیں گے اور بعض لوگ دن میں بادل پر سوار دیکھائی دیں گے۔ یہ اپنے نام و نسب اور شہرت سے پہچانے جائیں گے۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں، کون گروہ

ایمان کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر فائز ہوگا؟

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۲۔ عیاشی، تفسیر، ج ۱، ص ۶۷۔ نعمانی غیۃ، ص ۳۱۵۔ بحار الانوار، ج ۲، ص ۳۶۸۔ کافی، ج ۸، ص ۳۱۳۔ المحجۃ، ص ۱۹۔



آپ نے فرمایا: جو اُبر کی بلندی پر سوار ہوں گے وہی لوگ غائب ہونے والوں میں ہیں، جن کی شان میں یہ آ یہ کریمہ ہے:

﴿اِنَّ مَا تَكُونُوْا اٰیٰتٍ بِكُمْ اللّٰهُ جَمِیْعًا﴾
 ”تم لوگ جہاں بھی ہو گے خداوند عالم یکجا کر دے گا۔“
 رسول خدا فرماتے ہیں:

تمہارے بعد ایسا گروہ آئے گا کہ زمین ان کے قدموں تلے سمٹے گی اور دنیا ان کا استقبال کرے گی۔ فارس کے مردوزن ان کی خدمت کریں گے۔ زمین پلک جھپکنے سے پہلے سٹ جائے گی۔ اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی ایک آن میں سیر کر لے گا۔ وہ لوگ اس دنیا کے نہیں ہیں اور نہ ہی اس میں ان کا کوئی حصہ ہے۔“
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے شیعہ اور ناصر دنیا کے گوشے سے ان کی طرف آئیں گے۔ زمین ان کے قدموں میں سٹ جائے گی اور طی الارض کے ذریعہ امام تک پہنچ جائیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے۔“

عجلان کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں: حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے قیام کی بات چلی تو میں نے حضرت سے کہا:
 ”حضرت کے ظہور سے ہم کیسے باخبر ہوں گے؟“

آپ نے کہا: ”صبح کو اپنے تکیہ کے نیچے ایک خط پاؤ گے جس میں تحریر ہوگا کہ

سورۃ بقرہ، آیت: ۱۴۸

فردوس الاخبار، ج ۲، ص ۴۴۹

روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۳۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۴۵ عقد الدرر، ص ۶۵



حضرت مہدی کی اطاعت اچھا اور نیک کام ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کی قسم اگر ہمارے قائم قیام کریں

گے تو خداوند عالم، شیعوں کو تمام شہروں سے ان کے قریب کر دے گا۔

نیز حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب ہمارے شیعہ، چھتوں پر سوئے ہوں گے تو اچانک ایک شب بغیر کسی وعدے کے، حضرت کے پاس لائے جائیں گے۔ اس وقت بھی صبح کے وقت حضرت

کے پاس ہوں گے۔

۹: سپاہیوں کی قبولیت کے شرائط اور امتحان

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ

فرجہ کے انصار = جن کی تعداد ۳۱۳ ہے = ان (حضرت) کی سمت جائیں گے اور اپنی

گمشدہ چیز لیں گے اور سوال کریں گے۔ ”کیا تم ہی مہدی موعود ہو؟“

آپ فرمائیں گے۔ ”ہاں، میرے ساتھیو!“

اس کے بعد دوبارہ غائب ہو کر مدینہ چلے جائیں گے، جب حضرت کے انصار کو

خبر ہوگی۔ راہی مدینہ ہو جائیں گے اور جب وہ لوگ مدینہ پہنچیں گے تو امام پوشیدہ طور

پر مکہ واپس آ جائیں گے اور جب چاہنے والے مدینہ پہنچیں گے تو حضرت مکہ کا قصد کر

بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۳۲۴۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۸۲۔ ترجمۃ جلد ۱۳۔

بحار الانوار، ج ۹۱۶

مجمع البیان، ج ۱، ص ۳۲۱۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۲۴۔ نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۴۰۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۱

نعمانی غیۃ، ص ۳۱۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۹۸۔ بشارۃ الاسلام، ص ۱۹۸



لیں گے۔ اسی طرح تین بار تکرار ہوگی۔

امام علیہ السلام اس طرح چاہنے والوں کو آزمائیں گے، تاکہ ان کی پیروی و اطاعت کا معیار معلوم ہو جائے۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان، کعبہ میں ظاہر ہوں گے اور اپنے چاہنے والوں سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کروں گا جب تک تم لوگ شرائط کے ساتھ میری بیعت نہ کرو، اور اس پر پابند نہ رہو اور ذرا بھی کوئی تبدیلی نہ ہو۔ میں بھی آٹھ چیزوں کا وعدہ کرتا ہوں۔ سارے اصحاب جواب دیں گے: ہم مکمل تسلیم ہیں، اور آپ کی پیروی کریں گے جو شرائط رکھنا چاہیں رکھ دیں۔ بتائیے وہ شرائط کیا ہیں؟

حضرت مکہ میں صفا پہاڑی کی طرف جائیں گے تو ان کے انصار بھی پیچھے پیچھے جائیں گے۔ وہاں سے مخاطب ہو کر کہیں گے: تم سے ان شرائط کے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہوں۔

- ① میدان جنگ سے فرار نہیں کرو گے۔
- ② چوری نہیں کرو گے۔
- ③ ناجائز کام نہیں کرو گے۔
- ④ حرام کام نہیں کرو گے۔
- ⑤ منکر و برے کام انجام نہیں دو گے۔
- ⑥ کسی کو ناحق نہیں مارو گے۔
- ⑦ سونا چاندی ذخیرہ نہیں کرو گے۔
- ⑧ جو، گیہوں ذخیرہ نہیں کرو گے۔
- ⑨ کسی مسجد کو خراب نہیں کرو گے۔
- ⑩ ناحق گواہی نہیں دو گے۔
- ⑪ کسی مومن کو ذلیل و خوار نہیں کرو گے۔



- ۱۲ سو نہیں کھاؤ گے۔
- ۱۳ سختی و مشکلات میں ثابت قدم رہو گے۔
- ۱۴ خدا پرست و یکتا پرست انسان پر لعنت نہیں کرو گے۔
- ۱۵ شراب نہیں پیو گے۔
- ۱۶ سونے سے بنا لباس نہیں پہنو گے۔
- ۱۷ حریر و ریشم کا لباس نہیں پہنو گے۔
- ۱۸ بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کرو گے۔
- ۱۹ خون حرام نہیں بہاؤ گے۔
- ۲۰ کافر و منافق سے اتحاد نہیں کرو گے۔
- ۲۱ خنزیر کا لباس نہیں پہنو گے۔
- ۲۲ منی کو اپنا سکینہ نہیں بناؤ گے۔ (شاید اس معنی میں ہو کہ فروتن و خاسا کر رہو گے)
- ۲۳ ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرو گے۔
- ۲۴ نیکی کا حکم دو گے اور بُرائی سے روکو گے۔
- اگر ان شرائط کے پابند ہو، اور ایسی رفتار رکھو گے تو مجھ پر واجب ہوگا کہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنا ناصرنہ بناؤں اور میں وہی پہنوں گا جو تم پہنو گے اور جو تم کھاؤ گے وہی کھاؤں گا اور جو سواری تم استعمال کرو گے وہی میں استعمال کروں گا۔ جہاں تم رہو گے وہیں میں بھی رہوں گا، جہاں تم جاؤ گے وہاں میں بھی جاؤں گا اور کم فوج پر راضی و خوشحال رہوں گا۔ نیز زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا، جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی اور خدا کی ویسی ہی عبادت کروں گا جس کا وہ حقدار ہے جو میں نے کہا اسے پورا کروں گا۔ تم بھی اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنا۔
- اصحاب کہیں گے جو آپ نے فرمایا ہم اس پر راضی اور آپ کی بیعت کرتے

ہیں۔ اس وقت امام علیہ السلام ایک ایک چاہنے والوں سے (بیعت کی علامت کے ساتھ) مصافحہ کریں گے۔

لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حضرت امام علیہ السلام نے یہ شرائط و امتحان اپنی خاص فوج کے لیے رکھی ہیں۔

اس لیے کہ امام علیہ السلام کی حکومت کے کارگزاروں میں وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کردار سے دنیا میں عدالت برقرار کرنے کے لیے ایک موثر اقدام کریں گے۔

لیکن اس روایت کی سند قابل تامل ہے، اس لیے کہ یہ ”خطبۃ البیان“ سے ماخوذ ہے۔ جس کو بعض لوگوں نے ضعیف سمجھا ہے اگرچہ بعض بزرگوں نے اس کا دفاع کر کے قوی بنانے کی کوشش کی ہے۔

الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۶۔ عقائد الدرر، ص ۹۶

والدرمومن نے الشیعہ والرجعہ کی پہلی جلد کے حاشیہ پر خطبۃ بیان کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے: ہم نے یہ خطبہ شیخ محمد یزدی کی کتاب دوحۃ الانوار سے نقل کیا ہے۔ لیکن اس کتاب میں منحصر نہیں ہے بلکہ دیگر کتابوں میں بھی درج ہے جیسا کہ آقا بزرگ تہرانی الذریعہ کی ساتویں جلد میں چند کتابوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ قاضی سعیدی در شرح حدیث غمامہ ۱۱۰۳ھ ق ۲۔ محقق فی در جامع اشاعت، ص ۷۷
۳۔ ایک نسخہ کتاب خانہ حضرت امام رضا تاریخ ۲۷۹ھ ق ۴۔ ایک نسخہ خطی بن کمال الدین تاریخ ۹۲۳ھ ق ۵۔ خلاصۃ الترجمان ۶۔ معالم التنزیل

اس خطبے میں ایسی عبارتیں ہیں جو توحید سے ہم آہنگ نہیں ہیں لیکن تمام نسخوں میں یہ عبارتیں نہیں ہیں۔ بلا تردید یہ غالیوں کی گڑھی باتیں ہیں ”انا موارق الاشجار وثمر الثمار“ اس طرح کی روایت کثرت سے ہے۔ ”بنا اشمرت الاشجار وابتعت الثمار“ اور زیارت مطلقہ میں اس طرح آیا ہے۔ ”وبکم تنبت الارض اشجارها ویکم تخرج الاشجار والثمار“ اور زیارت رجبیہ میں ”انا سائلکم واملکم فیما الیکم التفویض وعلیکم التعویض، فیکم ینجبہ المہیض ویشفی المریض و“ اس لحاظ سے جو بات بھی قرآن کے خلاف ہو اور اس کی صحیح تاویل بھی نہ ہو تو بھی معصومین علیہم السلام اس سے بڑی ہیں لیکن اس خطبہ کی عبارت کا جعلی ہونا تمام خطبہ کی صحت کو خدشہ نہیں کر سکتا۔



و: سپاہیوں کی خصوصیت

روایات میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے اصحاب و انصار کی بہت زیادہ ہی خصوصیات بیان کی گئی ہیں، مگر ہم کچھ کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں۔

① عبادت و پرہیزگاری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت کے اصحاب کی توصیف فرماتے ہیں: وہ لوگ شب زندہ دار انسان ہیں جو راتوں کو قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں اور نماز کے وقت شہد کی مکھی کی طرح بھنھناتے ہیں اور صبح کے وقت گھوڑوں پر سوار اپنی (وظیفوں کو) مآ موریت انجام دینے جاتے ہیں۔ وہ لوگ رات کے عبادت گزار، پاکیزہ نفس اور دن کے دلاور و شیر ہیں اور خوفِ الہی سے ایک خاص کیفیت پیدا کر چکے ہیں۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ امام برحق کی مدد کرے گا۔ ❖

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”گویا قائم آل محمد علیہ السلام اور ان کے چاہنے والوں کو شہر کوفہ کی پشت پر دیکھ رہا ہوں، یوں کہنے کہ فرشتے ان کے سروں پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں اور ان کی پیشانی پر سجدہ کا اثر ہے، راہ تو شہ تمام ہو چکا ہے، اور ان کے لباس بوسیدہ و پرانے ہو چکے ہیں۔ ہاں وہ لوگ شب کے پارسا اور دن کے شیر ہیں۔ ان کے دل آہنی ٹکڑوں کے مانند محکم و مضبوط ہیں۔ ان میں سے ہر ایک چالیس آدمی کی قوت کا مالک ہوگا اور کافر و منافق کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ خداوند عالم قرآن میں ان کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے:



﴿۱﴾ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ

﴿۲﴾ ”اس میں ہوشمند افراد کے لیے نشانی اور عبرت ہے۔“

﴿۲﴾ امام سے عشق اور آپ کی اطاعت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں
صاحب امر کے لیے دروں میں غیبت ہے ظہور سے دوشب قتل آپ کا نزدیک
ترین خادم حضرت کے دیدار کو جائے گا اور آپ سے پوچھے گا کہ آپ یہاں کتنے لوگ
ہیں؟

کہیں گے چالیس آدمی۔

وہ کہے گا: تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم اپنے پیشوا کو دیکھو گے۔

جواب دیں گے: اگر وہ پہاڑوں پر زندگی کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں

﴿۳﴾ گے اور اسی طرح گذاریں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت کے انصار اپنے ہاتھوں کو حضرت امام کی سواری کے زین میں ڈال کر
برکت کے لیے کھینچیں گے، اور حضرت کے حلقہ بگوش ہوں گے، اور اپنے جسم و جان کو

﴿۴﴾ ان کی سپر بنالیں گے، اور آپ جو ان سے چاہیں گے وہ کریں گے۔

نیز آنحضرت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے انصار و مددگاروں کی توصیف

سورۃ حجر، آیت ۷۵

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۶

عباشی تفسیر، ج ۲، ص ۵۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱

عباشی تفسیر، ج ۲، ص ۵۶، ص ۳۱

میں فرماتے ہیں: ان کے پاس ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے ٹکڑے ہیں وہ لوگ حضرت کے سامنے کینز کی طرح جو اپنے مولا آقا کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہوتی ہے تسلیم ہوں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں:

خداوند عالم حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لیے دنیا کے گوشہ و کنار سے اہل بدر کی تعداد میں لوگوں کو ان کے ارد گرد جمع کر دے گا، وہ لوگ حضرت کی فرمانبرداری کرنے میں حد سے زیادہ کوشاں ہوں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ اور ان کے ناصر و مددگار نجف (کوفہ) میں منتظر ہیں اور اس طرح ثابت قدم ہیں کہ گویا پرندہ ان کے سر پر سایہ فگن ہے۔

یعنی جنگجو، منظم اور تسلیم محض ہو کر حضرت کے سامنے کھڑے ہیں۔ گویا پرندہ ان کے سروں پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اگر معمولی حرکت کریں تو پرندے اڑ جائیں گے۔

سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ناصر سارے کے سارے جوان

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۸

اسی جگہ

وہی، ص ۲۱۰

انبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۸۵

ہیں، کوئی ان میں ضعیف و سربسیدہ نہیں ہے۔ جز تھوڑے افراد کے جو آنکھ میں سرمہ یا غذا میں نمک کے مانند ہیں لیکن سب سے کم قیمت زیادہ ضرورت کی چیز نمک ہی ہے۔ ﴿﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

لو ط پیا مبر کی مراد اپنی اس بات سے جو انہوں نے دشمنوں سے کہی ہے: اے کاش! تمہارے مقابل قوی اور توانا ہوتا یا کسی مضبوط و محکم پایہ کی سمت پناہ لیتا۔ کوئی طاقت مہدی موعود عجل اللہ تعالیٰ فرجہ اور ان کے ناصروں کی قدرت کے برابر نہیں ہوگی، اور ہر ایک آدمی کی قوت چالیس آدمی کے برابر ہوگی۔ ان کے پاس لوہے سے زیادہ ہموار دل ہے، اور جب پہاڑوں سے گذریں گے تو چٹان لرزہ اٹھیں گے اور خداوند عالم کی رضا و خوشنودی کے حصول تک وہ تلوار چلاتے رہیں گے۔ ﴿﴾

حضرت امام سجاد علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں سے ضعف و سستی کو دور کر دے گا اور ان کے دلوں کو آہنی ٹکڑوں کی طرح محکم و استوار کر دے گا۔ نیز ان میں سے ہر ایک کو چالیس آدمی کی قوت عطا کرے گا۔ یہی لوگ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے۔“ ﴿﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی حکومت میں ہمارے شیعہ کے حاکم اور

طوسی غیبی، ص ۲۸۴۔ نعمانی غیبی، ص ۳۱۵۔ ابن طاووس ملاحم، ص ۱۴۵۔

کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۴۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۱۷۔

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷ و ۳۲۷۔

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷، ۳۲۷، ۳۷۲۔ یسایع

المودۃ، ص ۴۲۴۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۴۶۔



رہیں ہوں گے، اور ان میں سے ہر ایک کو ۴۰ مرد کی قوت دی جائے گی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

آج ہمارے شیعوں کے دلوں میں دشمنوں کا خوف بیٹھا ہوا ہے، لیکن جب ہماری حکومت آئے گی اور امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے، تو ہمارے ہر ایک شیعہ شیر کی طرح نڈر اور تلوار سے زیادہ تیز ہو جائے گا اور ہمارے دشمنوں کو پاؤں سے کچل ڈالیں گے اور ہاتھ سے کھینچیں گے۔

عبدالملک بن اعین کہتا ہے:

ایک روز حضرت امام علیہ السلام کی خدمت سے جب ہم اُٹھے، تو ہاتھوں کا سہارا لیا اور کہا: کاش! حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کو جوانی میں درک کرتا، (یعنی جیسی توانائی کے ساتھ)۔

امام نے کہا: کیا تمہاری خوشی کے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ تمہارے دشمن آپس ہی میں ایک دوسرے کو مار ڈالیں گے، لیکن تم لوگ اپنے گھروں میں محفوظ رہو گے؟ اگر امام ظہور کر جائیں گے تو تم میں سے ہر ایک کو ۴۰ مرد کی قوت دی جائے گی اور تمہارے دل اپنی ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ اس طرح سے کہ تم لوگ زمین کے رہبر اور امین رہو گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمارا حکم (حضرت مہدی کی حکومت) آتے ہی خداوند عالم ہمارے شیعوں کے

مفید اختصاص، ص ۲۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۲

مفید اختصاص، ص ۲۴۔ بصائر الدرجات، ج ۱، ص ۱۲۴۔ نایب المودۃ، ص ۴۴۸

۴۸۹۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۵۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۸، ۳۷۲

کافی، ج ۸، ص ۲۸۲، بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۵



دلوں سے خوف مٹا دے کر ان کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا۔ اس وقت ہمارا ہر ایک شیعہ نیزہ سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ دلیر ہو جائے گا۔ ایک شیعہ اپنے نیزہ اور تلوار سے دشمن کا نشانہ لے کر اسے کچل ڈالے گا۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے چاہنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے مانند سخت و مضبوط ہیں اور کبھی ان دلوں پر ذات الہی کی راہ میں شک و شبہ نہیں آئے گا۔ وہ لوگ پتھر سے زیادہ سخت اور محکم ہیں۔ اگر انھیں حکم دیا جائے کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں اور جا بجا کر دیں تو وہ بہت آسانی اور تیزی سے ایسا کر دیں گے۔ اسی طرح شہروں کی تباہی کا حکم دیا جائے گا تو وہ فوراً ویران کر دیں گے۔ ان کے عمل میں اتنی قاطعیت ہوگی جیسے عقاب گھوڑوں پر سوار ہو۔

● پسندیدہ سپاہی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصروں کو دیکھ رہا ہوں کہ پوری کائنات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں، اور دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان کی مطیع و فرمانبردار نہ ہو۔ زمین کے درندے اور شکاری پرندے بھی ان کی خوشنودی کے خواہاں ہوں گے۔ وہ لوگ اتنی محبوبیت رکھتے ہوں گے کہ ایک زمین دوسری زمین پر فخر و مباہات کرے گی اور وہ

✦ خرائج، ج ۲، ص ۸۴۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶۔ ملاحظہ ہو: حلیۃ الاولیاء،

ج ۳، ص ۱۸۴۔ کشف الغمہ، ج ۵، ص ۳۴۵۔ ینایع المودۃ، ص ۴۸۔ اس طرح کی روایت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔ بصائر الدرجات، ص ۴۔ بحار الانوار، ج ۲،

ص ۱۸۹

✦ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۸



◆ جگہ کہے گی کہ آج حضرت مہدیؑ کے چاہنے والے نے مجھ پر قدم رکھا ہے۔

شہادت کے متوالے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے
ناصروں کی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں:

کہ وہ لوگ خدا کا خوف اور شہادت کی تمنا رکھتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ
راہ خدا میں قتل ہو جائیں ان کا نعرہ حسین کے خون کا بدلہ لینا ہے جب وہ
چلیں گے تو ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمنوں کے دل میں خوف بیٹھ جائے
گا۔◆

کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳۔ انبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۹۳۔ بخار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۸

مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۱۱۴



جمونہی فضل

حضرت کی جنگیں

jabir.abbas@yahoo.com



جب حضرت کا ہدف پوری دنیا میں حکومت برپا کرنا اور ظلم و ستم کو فنا کرنا ہے تو یقیناً اس ہدف کی تکمیل میں انواع و اقسام کی دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوگا؟ لہذا ضروری ہے کہ فوجی مشق اور ٹریننگ کے ذریعہ ان رکاوٹوں کو ختم کریں اور یکے بعد دیگرے ممالک کو فتح کر کے شرق و غرب عالم میں تسلط کریں اور عادلانہ خدائی حکومت قائم کریں۔ اس فصل میں اس سلسلے میں روایات نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ شہیدوں اور مجاہدوں کی جزا

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں جنگ کا مقصد مفسدین زمانہ اور ستمگار وقت کی نابودی اور خاتمہ ہے، لہذا حضرت کے ہمرکاب جنگ میں شرکت بھی، کئی گناہ جزا کی حامل ہوگی۔ اس طرح سے ہے کہ اگر کوئی سپاہی کسی ایک دشمن کو نابود کرے تو ۲۵۲ شہیدوں کا اجر پائے گا، ❖ اور اگر خود شہید ہو جائے تو اس کی جزا دو شہیدوں کے برابر ہوگی۔ اسی طرح جانباز و زخمی افراد معنوی مقام کے علاوہ حکومت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میں خصوصی امتیاز کے حامل ہوں گے۔ نیز شہداء کے گھرانے خصوصی امتیاز اور اہمیت کے حامل ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے شیعوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:



اگر تمہاری رفتار ہمارے فرمان کے مطابق رہی، اور سرکشی دیکھنے میں نہ آئی اور کوئی اس حال میں ظہور سے پہلے مر جائے تو شہید ہوگا اور اگر حضرت کو درک کر کے درجہ شہادت پر فائز ہو جائے تو دو شہیدوں کے برابر اجر پائے گا اور اگر ہمارے کسی ایک دشمن کو قتل کر دے تو پھر ۲۰ شہیدوں کا اجر پائے گا۔ ❖

اس روایت میں، دشمنوں کی نابودی ایک شہید کے اجر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس لیے کہ دشمن کو قتل کرنا خدا کی خوشنودی، لوگوں کے سکون و آرام اور اسلام کی عزت و شوکت کا باعث ہوگا۔ اگرچہ شہادت کے درجہ پر فائز ہونا شہید کو کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس لحاظ سے سپاہیوں کو چاہیے کہ محاذ جنگ پر دشمنوں کی فکر میں رہیں، نہ شہادت کی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمراہ شہید ہونا دو شہیدوں کا اجر رکھتا ہے۔“ ❖

”کافی“ میں اس طرح آیا ہے: ”اگر امام کے سپاہی دشمن کو قتل کر دیں تو ان کا اجر ۲۰ شہیدوں کے برابر ہے اور اگر کوئی حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمراہ شہید ہو جائے تو پھر ۲۵ شہیدوں کا اجر پائے گا۔“ ❖

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے شہداء

❖ طوسی امالی، ج ۱، ص ۲۳۶۔ بشارۃ المصطفیٰ، ص ۱۱۳۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۲۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۲۳، ۳۱۷۔

❖ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۹۰ ملاحظہ ہو: طوسی امالی، ج ۱، ص ۲۳۶۔ برقی، محاسن، ص ۱۷۳۔ نور الثقلین، ج ۱، ص ۵، ۳۵۶۔

❖ کافی، ج ۲، ص ۲۲۲۔

کے گھرانوں اور شہیدوں کے ساتھ طرز سلوک کے سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فوجی تشکیل کے بعد کوفہ روانہ ہو جائیں گے، اور وہاں قیام کریں گے اور کوئی شہید ایسا نہیں ہوگا، جس کا قرضہ امام ادا نہ کریں اور اس کے خاندان کو دائمی وظیفہ و تنخواہ عنایت کریں گے۔

یہ روایت حضرت کی خاندان شہداء کی دیکھ رکھ کا پتہ دیتی ہے۔

ب: جنگی اسلحے اور ساز و سامان

قطعی و یقینی طور پر جو اسلحے حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جنگوں میں استعمال کریں گے، دیگر اسلحوں سے بنیادی طور پر جدا ہوں گے اور روایت میں لفظ سیف کا استعمال، شاید اسلحہ سے کنایہ ہونہ یہ کہ مراد خاص کر تلوار ہو۔ اس لیے کہ امام کا اسلحہ اس طرح ہے جس کے استعمال سے کوفہ کی دیوار گر پڑیں گے، اور دھوؤں میں تہدیلی ہو جائیں گی اور دشمن ایک وار میں پانی میں نمک کی طرح پگھل جائے گا اس لیے کہ دل بل جائیں گے۔

روایت کے مطابق، حضرت کے سپاہیوں کا اسلحہ آہنی ہے، لیکن ایسا ہے کہ اگر پہاڑ پر گرے تو دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ شاید دشمن بھی آتش اسلحہ استعمال کرے۔ اس لیے کہ امام وہ لباس پہنیں گے جو گرمی سے محفوظ ہوگا اور یہ وہی لباس ہے جو جبرائیل علیہ السلام آسمان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آتش نمرود سے نجات کے لیے لائے تھے۔ وہی لباس حضرت یحیٰی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے اختیار میں ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا یعنی ترقی یافتہ اسلحہ دشمن کے پاس نہ ہوتا تو پھر اس لباس کی ضرورت نہ ہوتی، ہر چند اس میں اعجازی جنبہ ہو۔



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب ہمارے قائم محلہ اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو جنگی تلواریں آسمان سے نازل ہوں گی۔ ایسی تلواریں کہ جس پر سپاہی اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوگا۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمنوا گروہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی کے ناصرو یا در آہنی تلواریں رکھتے ہیں، لیکن اس کی جنس لوہے کے علاوہ ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک پہاڑ پر وار کر دے تو پہاڑ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ایسے سپاہیوں اور اسلحوں کے ساتھ ہند، ولیم، کرد، روم، بربر، فارس، جابلقا اور جابر سا کے درمیان جنگ کے لیے جائیں گے۔“

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی فوج کے پاس ایسے دفاعی وسائل ہوں گے کہ دشمن بے بس ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”اگر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار ان سپاہیوں سے جو شرق و غرب میں پھیلے اور قبضہ جمائے ہیں رو برو ہوں گے تو ایک آن میں انھیں فنا کے گھاٹ اُتار دیں گے، اور دشمن کے اسلحے ان پر کارآمد نہیں ہوں گے۔“

نعمانی غیبہ، ص ۲۴۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۲۔

بصائر الدرجات، ص ۱۴۱۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۲۳۔ تبصرة الولی، ص ۹۷۔

بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۴۱ و ج ۵۴، ص ۳۳۴۔

بصائر الدرجات، ص ۱۴۱۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۲۳۔ تبصرة الولی، ص ۹۷۔

بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۴۱ و ج ۵۴۔ ۳۳۴۔



ج: امام کا نجات بشر کے لیے دنیا پر قبضہ

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی فوجی ترتیب اور شہر و ملک پر قابض ہونے کے بارے میں دو طرح کی روایت پائی جاتی ہے۔ بعض روایت میں شرق و غرب جنوب اور قبلہ ہے نتیجہ کے طور پر ساری کائنات پر تسلط کی خبر ہے اور بعض روایات صرف مخصوص و معین زمین پر فتح و غلبہ کی خبر دیتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت تمام کائنات کو اپنے قبضہ و دسترس میں کر لیں گے، مگر ایسا کیوں ہوا کہ بعض شہروں کے نام مذکور ہیں تو شاید ایسا کسی اہمیت کے اعتبار سے ہو کہ وہ تمام شہر اس وقت ظاہر ہو جائیں گے یہ اہمیت اس لیے کہ شاید اس وقت ان کا شمار طاقت ور میں ہو اور کسی نہ کسی جگہ کو اپنے نفوذ و تسلط میں رکھے ہوئے ہیں، یا وہ سرزمین اتنی وسیع و عریض ہے کہ اکثریت آبادی اس میں زندگی گذارتی ہے، یا یہ کہ ایک دین و مذہب کی آرزوؤں کا مرکز ہے۔ اس طرح سے کہ وہ شہر قبضہ میں آجائے تو اس مکتب و آئین کے پیرو بھی تسلیم ہو جائیں یا یہ کہ ان کی فوجی اہمیت ہے اس طرح سے کہ ان کے سلنڈر ہو جانے سے دشمن کی تلنک بیکار ہو جائے تو حضرت کے فوجی حملہ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

آغاز قیام کے لحاظ سے شہر مکہ کا انتخاب، پھر اس کے بعد عراق، کوفہ سیاسی مرکز بنانے حکومت کی فوجی تحریک شام کی جانب پھر بیت المقدس کو فتح کرنا شاید اس بات کی تائید ہو اس لیے کہ آج تینوں سرزمینوں کی سیاسی، مذہبی اور فوجی سرگرمی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

پہلے دستہ کی روایت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پورے جہان پر قبضہ کے بارے میں تھی کہ بعض درج ذیل ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے



آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: رسول خداؐ نے فرمایا: ”جب ہمیں معراج پر لے جایا گیا تو میں نے عرض کیا خدا یا! یہ لوگ (آئمہ) میرے بعد میرے جانشین ہوں گے۔ آواز آئی: ہاں! اے محمد! یہ لوگ میرے دوست، منتخب، لوگوں پر حجت ہوں گے اور تمہارے بعد بہترین بندے اور جانشین ہوں گے۔ میری عزت و جلال کی قسم اپنے دین و آئین کو ان کے ذریعہ سے لوگوں پر غالب کروں گا اور کلمۃ اللہ کو ان کے ذریعہ برتری عطا کروں گا اور ان میں آخری کے ذریعہ زمین کو سرکش اور گنہگار افراد سے پاک و پاکیزہ کر دوں گا اور شرق و غرب عالم کی حکومت اسے دے دوں گا۔ ❖

آیہ شریفہ
 الَّذِينَ اِنْ مَكَثُوهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
 ”ان لوگوں کو اگر زمین پر حکومت دے دیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
 یہ آیت آلِ محمد اور آخری امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے مربوط ہے، خداوند عالم مغرب و مشرق کو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے انصار کے اختیار میں دے دے گا۔ ❖

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مہدی عجل اللہ ہمارے فرزند ہیں۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ مشرق و مغرب کو

❖ کمال الدین، ج ۱، ص ۳۶۶۔ عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۶۲۔ بحار الانوار، ج ۱۸،

ص ۳۴۶

❖ سورۃ حج، آیت ۴۱

❖ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۹۶۔ ینابيع المودۃ، ص ۴۲۵۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱



فتح کرے گا۔ ❖

رسول خدا فرماتے ہیں: جب مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو دین کو اس کی اصلی جگہ لوٹا دیں گے اور درختاں کامیابی ان کے لیے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا اس وقت صرف اور صرف مسلمان ہوں گے اور (لا الہ الا اللہ) زبان سے جاری کریں گے۔ ❖

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہم سے ہیں ان کی حکومت مشرق و مغرب کو محیط ہوگی۔ ❖
نیز فرماتے ہیں: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت اسلام تمام اویان پر غالب آئے گا۔ ❖

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے لشکر کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے۔ ❖
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اگر زندگی اور دنیا کی عمر صرف ایک روز باقی بچے گی تو بھی خداوند عالم مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو مبعوث کرے گا اور اس کے ذریعہ دین کی عظمت کو واپس کرے گا اور آشکار و فائق کامیابی ان کے لیے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا اس وقت

❖ احقائق الحق، ج ۱۳، ص ۲۵۹۔ ینایع المودۃ، ص ۴۸۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۸۔

الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۸

❖ عقد الدرر، ص ۲۲۲۔ فرائد فوائد الفکر، ص ۹

❖ کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۱۔ الفصول المهمہ، ص ۲۸۴۔ اسعاف الراغبین، ص ۱۴۰

❖ ینایع المودۃ، ص ۴۲۳

❖ القول المختصر، ص ۲۳



ہر ایک (لا الہ الا اللہ) زبان سے کہے گا۔

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں: رسول خداؐ نے فرمایا:

ذوالقرنین خداوند عالم کے ایک شاکستہ بندے تھے۔ جنھیں خداوند عالم نے اپنے بندوں پر حجت قرار دیا اور اس نے اپنی قوم کو یکتا پرستی کید عت دی اور تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم دیا، لیکن انہوں نے اس کے سر پر ایک وار کیا تو وہ مدتوں پوشیدہ رہے اور اتنا کہ انھوں نے خیال کر لیا کہ وہ اب مر چکے ہیں، پھر کچھ مدت بعد اپنی قوم کے درمیان آئے لیکن پھر سر کے دوسرے حصہ پر وار کیا۔

تمہارے درمیان ایسا شخص ہے، جو سنت پر سالک ہوگا۔ خداوند عالم نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار دیا اور ہر چیز کو ان کے لیے وسیلہ بنا دیا تو انھوں نے دین اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ خداوند عالم وہی رفتار و روش امام غائب = جو میرے فرزندوں میں ہیں = جاری رکھے گا اور اسے مشرق و مغرب میں پہنچا دے گا۔ نیز کوئی پانی کی جگہ، پہاڑ اور بیابان باقی نہیں ہوں گے جس پر ذوالقرنین نے قدم نہ رکھا ہو اور جیسے ہی قدم رکھیں گے خداوند عالم زمین کے خزانے و معاون ظاہر کر دے گا اور ان کا خوف دشمنوں کے دل میں ڈال کر ان کی مدد کرے گا اور زمین کو ان کے ذریعہ عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ قیام سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

دوسرے گروپ کی روایات شہروں پر فتح کی جانب اشارہ کرتی ہیں، ہم اس

عیون اخبار الرضا، ص ۶۵۔ احقاقیق الحق، ج ۱۳، ص ۳۴۶۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱ ص ۲۱۸

کمال السیدین، ج ۲، ص ۳۹۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۳، ۳۳۶۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۸۔ ملاحظہ ہو ابن حماد قسن، ص ۹۵۔ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۵۰، ۲۵۲۔ مفید ارشاد، ص ۳۶۲۔ اعلام الوری، ص ۴۳۰



سلسلے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں:

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام حضرت مہدیؑ کی شام کی جانب روانگی کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدیؑ کے حکم سے لشکر کے حمل و نقل کے اسباب فراہم کیے جائیں گے۔ اس کے بعد چار سو کشتی بنائی جائے گی اور ساحل عکا کے کنارے لشکر انداز ہوگی۔ دوسری طرف سے ملک روم والے سوصلیب کے ہمراہ کہ ہر صلیب دس ہزار لشکر پر مشتمل ہوگی باہر آئیں گے اور نیزوں اور اسلحوں سے پہل کریں گے۔ حضرت اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچیں گے اور انھیں اتنا قتل کریں گے کہ فرات کا پانی بدل جائے گا اور ساحل ان کے جسم کی بو سے متعفن ہو جائے گا۔

اس خبر کو سنتے ہی ملک روم میں باقی رہ گئے، افراد انطاکیہ فرار کر جائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک لشکر قسطنطنیہ بھیجیں گے اور جب وہ لوگ خلیج تک پہنچیں گے تو اپنے پاؤں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی پر سے گزر جائیں گے۔“

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

”اگر مرد دنیا کا ایک دن بھی بچے گا تو خداوند عالم میری عترت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی اور وہ قسطنطنیہ اور جبل دلیم کو فتح کرے گا۔“

ابن حماد، فتن، ص ۱۱۶۔ عقد الدرر، ص ۱۸۹

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵

فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۸۳۔ شافعی، بیان، ص ۱۳۷۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۲۹ وج

۱۹، ص ۶۶۰

حذیفہ فرماتے ہیں:

♦ ولیم وطبرستان ہاشمی مرد کے ہاتھوں فتح ہوں گے اور بس۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو قسطنطنیہ چین ♦ اور

ولیم کے پہاڑ فتح کر کے ساتھ سال تک فرمانروائی کریں گے۔“ ♦

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدیؑ اور ان کے ساتھی قسطنطنیہ فتح کریں گے اور جہاں روم کا بادشاہ

قیام پذیر ہے وہاں جائیں گے، اور وہاں سے تین خزانے نکالیں گے جو اہرات، سونے

اور چاندی پھر اموال اور غنیمت لشکر کے درمیان تقسیم کر دیں گے۔ ♦

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فوج کے لیے تین پرچم تین نقطے پر آمادہ

کریں گے۔ ایک پرچم قسطنطنیہ ♦ پر لہرائیں گے، تو خداوند عالم اس پر فتح و غلبہ عطا

کرے گا۔ دوسرا پرچم چین روانہ کریں گے ♦ وہاں بھی حضرت فاتح ہوں گے اور

♦ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۳، ص ۱۸

♦ صین (چین) مشرقی ایشیا کو کہتے ہیں نیز ساب سوویت یونین، ہند، نیپال، برما،

ویتنام، جاپان، چین اور کرہ کے دریا کو بھی شامل ہوتا ہے۔ (المنجد)

♦ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۹۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۵۲۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۴۰۰

♦ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۶۲

♦ قسطنطنیہ ترکیہ میں ایک شہر ہے جو ساتویں صدی عیسوی سے قبل بنایا گیا ہے اور ایک مدت تک روم کے

بادشاہ کا پایہ تخت بھی رہا ہے۔ معجم البلدان، ج ۴، ص ۳۴۷۔ اعلام المنجد، ص ۲۸

♦ ولیم گیلان کے پہاڑی حصہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو تروین کے شمال میں واقع ہے، معجم البلدان،

ج ۱، ص ۹۹۔ اعلام المنجد، ص ۲۲۷۔ برہان قاطع، ج ۱، ص ۵۷۰

حذیفہ کہتے ہیں: کہ بلخجہ اور دہلیم کے پہاڑ فتح نہیں ہوں، مگر آلِ محمدؐ کے جوان کے ذریعہ حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہزار کشتی کے ہمراہ شہر قاطع سے شہر قدس شریف کی جانب روانہ ہوں گے اور عکا، صور، غزہ اور عسقلان کے ہوتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو جائیں گے۔ اموال و غنیمت باہر لائیں گے، پھر حضرت قدس شریف میں داخل ہو کر وہاں پڑاؤ ڈال دیں گے اور دجال کے ظاہر ہونے تک وہیں مقیم رہیں گے۔

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”کہ جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اپنی تلوار نیام سے باہر نکال کر روم، چین، دیلم، سند،

ج ۵۲، ص ۳۲۲۔ حدیث نمبر ۱، ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۴۶

معجم البلدان، ج ١، ص ٩٩ - اعلام المنجد، ص ٢١٤

عقد الذرر، ص ۱۲۳۔ ابن منادی نے ملاحم میں نقل کیا ہے۔

فلسطین کے توابع شام میں ایک شہر ہے جو دریائے کنارے واقع ہے یہ حصہ دوشہر غزہ اور بیت جبرین کے

درمیان میں واقع ہے۔ معجم البلدان، ج ۳، ص ۷۷۳

عقد الدرر ٢٠١

روم اس وقت اٹلی کا مرکز ہے۔ اس زمانے میں ایسی حکومت کا مرکز تھا کہ قیصر کے نامزد بادشاہ اس پر حکومت کرتے تھے، اور دنیا کے بڑے حصے پر مسلط تھے۔ اس طرح سے کہ ان کا نفوذ بہر مدیترانہ، شمالی، افریقہ، یونان، ترکی، سورینہ، لبنان، اور فلسطین تک کو شمل تھا اور پورے علاقہ کو روم کہتے تھے۔



ترک، ہند، کابل، شام، خزر کو فتح کریں گے۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پرچم، کوثرک روانہ کریں گے۔

شاید شمالی کی روایت میں سیف مختار سے مراد خاص اسلحہ ہوں جو حضرت مہدی کی دسترس میں آئیں گے۔ اس لیے کہ تمام سرزمینوں کو فتح کرنے کے لیے مافوق طاقت کی ضرورت ہے اور ایسے مناسب اسلحہ جو تمام اسلحوں پر بھاری ہوں۔ خصوصاً اگر ہم کہیں کہ حضرت اپنی مختلف فعالیت عادی اور معمولی طریقوں سے انجام دیں گے۔

ہند کے فتح ہونے کے بارے میں کعب کہتا ہے جو حکومت بیت المقدس میں ہو گی ہند سپاہی بھیجے گی اور اس جگہ کو فتح کرے گی اس کے بعد وہ لشکر ہند میں داخل ہو جائے گا اور وہاں کے خزانے بیت المقدس کی حکومت کے لیے روانہ کریں گے اور ہند کے بادشاہوں کو اسیر کی صورت میں ان کے پاس لے آئیں گے۔ مشرق و مغرب ان کے لیے فتح ہو جائے گا اور دجال کے خروج تک فوجیں ہند میں رہیں گی۔

حذیفہ کہتے ہیں رسول خدا نے فرمایا: طاہر اسماء کے فرزند نے بنی اسرائیل سے جنگ کی اور انھیں اسیر کیا اور بیت المقدس میں آگ لگائی اور وہاں سے ۷۰۰ سویا ۹۰۰ سوکشی جو اہرات اور سونے کی شہر روم میں لایا یقیناً حضرت مہدیؑ اسے باہر نکال

ترکستان براعظم میں واقع ہے اور چین اور روس کے درمیان تقسیم ہے نیز چین سے سین کیا بخ اور ترکمنستان، تاشکند، تاجکستان، قزاقستان، اور قزاقستان کو شامل ہے۔

جزیرہ کے مانند مثلث کی شکل میں ایشیا کے جنوب میں واقع ہے اور جمہوری ہند، پاکستان، نیپال، بھوٹان کو بھی شامل ہے۔ برہان قاطع، ج ۱، ص ۷۰۳۔ اعلام المنجد، ص ۵۴۲

نعمانی غیبی، ص ۱۰۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۸

القول المختصر، ص ۲۶

عقد الدر، ص ۳۱۹، ۹۷۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۸۱۔ حنفی، برہان، ص ۸۸



❖ کربیت المقدس واپس لائیں گے۔ ❖

اگرچہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کا آغاز مکہ سے ہوگا

❖ لیکن ظہور کے بعد سرزمین حجاز کو فتح کریں گے۔ ❖

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی عجل

اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مکہ میں ظہور کریں گے، لیکن حجاز بھی فتح ہو جائے گا، اور تمام ہاشمی

قیدیوں کو زندان سے رہا کریں گے۔ ❖

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فتح خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں:

حضرت خراسان فتح ہونے تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔ ❖ پھر اس کے بعد

مدینہ واپس آجائیں گے۔ ❖

آنحضرت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہاتھوں آرمینہ

کے فتح ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

❖ عقدالدرص ۲۰۱۔ شافعی بیان، ص ۱۱۴۔ احقاف الحق، ج ۱۳، ص ۲۲۹

❖ حجاز شمال سے طلیح عقبہ کی سمت مغرب سے بحر الاحمر مشرق سے نجد اور جنوب سے عسیر تک محدود ہو جاتا ہے

لیکن جمہور کی نقل کے مطابق یمن میں اعماق صنعاء سے شام تک کو حجاز کہتے ہیں اور جو کہ فلسطین بھی اسی

کا جزء ہے۔ مجمع البلدان

❖ ابن حماد، فتن، ص ۹۵۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۴۱۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۴۔

القول المختصر، ص ۲۳

❖ خراسان اس وقت ایران، افغانستان، روس کی سرزمین کو کہتے تھے۔ اعلام المنجد، ص ۲۶۷

❖ النسخہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۸

❖ آرمینہ ایشیا صغیر میں آراءات کے پہاڑوں اور قفقاز، ایران، ترکیہ اور دریائے فرات میں محدود تھا۔

ایک وقت ایسا آیا کہ مستقل حکومت ہو گئی اور پیرانس کی بادشاہی ختم ہوئی تو یہ سرزمین ایران، روس اور

عثمانیوں کے مابین تقسیم ہو گئی۔ المنجد، ص ۲۵۔

❖ وہی، ص ۱۶۲



اپنی تحریک جاری رکھیں گے اور جب آرمینہ پہنچ جائیں گے اور انھیں وہاں کے لوگ دیکھیں گے تو ایک دانشمند راہب کو حضرت سے مذاکرہ کے لیے بھیجیں گے۔ راہب امام علیہ السلام سے کہے گا: کیا تم ہی مہدی ہو؟ تو حضرت جواب دیں گے: ہاں میں ہی ہوں۔ میں وہی ہوں جس کا نام انجیل میں ذکر ہے اور آخر زمانہ میں جس کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے۔ وہ سوالات کرے گا اور امام جواب دیں گے۔

عیسائی راہب اسلام لے آئے گا، لیکن آرمینہ کے رہنے والے سرکشی اور طغیانی کریں گے۔ اس کے بعد حضرت کے سپاہی شہر میں داخل ہو جائیں گے اور پانچ سو عیسائی فوج کو نیست و نابود کر دیں گے۔ خداوند عالم اپنی بے پایاں قدرت سے ان کے شہر کو زمین و آسمان کے مابین معلق کر دے گا۔ اس طرح سے کہ بادشاہ اور اس کے حوالی موالی جو شہر کے باہر ساکن تھے شہر کو آسمان وزمین کے درمیان دیکھیں گے۔ آرمینہ کا بادشاہ خوف سے فرار کر جائے گا اور اپنے حوالی موالی سے کہے گا: کسی پناہ گاہ میں پنا لو، اثناء راہ میں ایک شیر راستہ بند کر دے گا۔ وہ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے ہمراہ لیے اموال و اسلحوں کو پھینک دیں گے اور حضرت کے سپاہی جوان کے تعاقب میں ہوں گے لے لیں گے اور اپنے درمیان اس طرح تقسیم کریں گے کہ سب کو سو سو ہزار دینار ملے۔ ♦

فتح جہان کا دوسرا حصہ حضرت کے لیے زنج کے شہر ہیں اس سلسلے میں حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی تحریک شہر زنج کبریٰ پہنچنے تک جاری رکھیں گے۔ اس شہر میں ہزار بازار اور ہر بازار میں ہزار دوکانیں ہیں۔ حضرت اس شہر کو بھی فتح کریں گے، ♦ اسے فتح کرنے کے بعد قاطع

وہی، ص ۱۶۴ ♦

وہی، ج ۱، ص ۱۶۴۔ ملاحظہ ہو: عقد الدیر، ص ۲۰۰۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۲۹ ♦

نامی شہر کا عزم کریں گے جو جزیرہ کی صورت سمندر کے اوپر واقع ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام پوری دنیا میں لشکر بھیجنے سے متعلق فرماتے ہیں:
گو یا ہم قائم محلہ اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو دیکھ رہے ہیں کہ انھوں نے اپنا لشکر پوری دنیا
میں پھیلا دیا ہے؟

نیز حضرت فرماتے ہیں:

”حضرت مہدیؑ اپنے لشکر کو بیعت لینے کے لیے پوری دنیا میں روانہ کریں گے۔
ظلم و ظالم کو مٹا دیں گے اور فتح شدہ شہر حضرت کے لیے ثابت و برقرار ہو جائے گا اور
خداوند عالم آپ کے مبارک ہاتھوں سے، قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔“



مفید ارشاد، ص ۳۴۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۷

ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۴۔ الفتاویٰ الحدیثیہ، ص ۳۱

ضہیہ جاز میں ایک دیہات ہے جو شام کے راستے میں دریائے کنارے واقع ہے اس کے کنارے حضرت
یعقوب کا دیہات ”بدا“ کے نام سے ہے۔ بنی ضہیہ ایک قبیلہ ہے جس نے جنگ جمل میں دشمنانِ علیؑ کی
مدد سے قیام کیا اور اکثر و بیشتر رجز اور اشعار جو انھوں نے پڑھے، قبیلہ ضہیہ اور ازد سے مربوط تھے۔ وہ
لوگ اس جنگ میں عائشہ کے اونٹ کے ارد گرد رہے اور اس کی حمایت کی سمعانی انسب، ج ۳، ص ۱۲۔
ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج ۹، ص ۳۲۰، وج ۱، ص ۲۵۳



شورشوں کی سرکوبی، فتنوں کی خاموشی

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور و مختلف شہروں اور ملکوں کے فتح ہو جانے کے بعد بعض شہر اور قبیلے کے لوگ حضرت کے مقابل آجائیں گے، لیکن حضرت کے لشکر کے ذریعہ شکست کھائیں گے۔ نیز بعض کج فکر افراد حضرت کی بعض مسائل میں نافرمانی کریں گے اور حضرت کے خلاف طغیانی کریں گے، پھر دوبارہ حضرت کے لشکر کے ذریعہ سرکوب ہوں گے۔ اس سلسلہ میں روایات ملاحظہ ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: تیرہ شہر و طائفے (قبیلے) ایسے ہیں جو حضرت کے ساتھ جنگ کریں گے اور حضرت ان سے جنگ کریں گے۔ وہ تیرہ درج ذیل ہیں:

مکہ، مدینہ، شام، بنی امیہ، بصرہ، دمنیان، کرد، عرب قبیلے، بنی ضبہ ❖ غنی

❖ باہلہ، ❖ ازد، سرزمین رے کے لوگ۔ ❖

❖ غنی ایک قبیلہ ہے جو جزیرۃ العرب کی سرزمین ”ہار“ جو موصل اور شام کے درمیان واقع ہے رہتا تھا، اور غنی بن نصر نامی شخص سے منسوب ہیں۔ سمعانی انساب، ج ۴، ص ۳۱۵۔

❖ باہلہ، باہلہ بن العصر کی طرف منسوب ایک طائفہ ہے۔ عرب اس زمانے میں ان سے ارتباط و تعلق سے پرہیز کرتے تھے اس لیے کہ ان کے درمیان شرف مند اور محترم انسان کوئی نہیں تھا۔ باہلہ طائفہ کے لوگ پست تھے۔ حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں جانے سے پہلے ان کے بارے میں کہا: ”خدا شاہد ہے کہ میں تم سے اور تم سے ناراض ہوں، لہذا تم لوگ آؤ اور اپنا حق لے لو اور کوفہ سے دہم روانہ ہو جاؤ۔ سمعانی انساب ج ۱، ص ۳۰۰، فہرست صفین، ص ۱۱۶۔ النفی والتغریب، ص ۳۴۹۔ ابن ابی

الحدید، شرح نہج البلاغہ ج ۳، ص ۲۷۲۔ الغارات، ج ۲، ص ۲۱۔
نعمانی غنیہ، ص ۲۹۹۔ بصائر الدرجات، ص ۲۳۶۔ حلیۃ الابراز، ج ۲، ص ۶۳۲۔

بخار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۳، ج ۲۸، ص ۸۴

عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۶۱۔ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۸۳۔ بخار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۵



حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی باتوں سے بعض لوگوں کی پر خاش کے بارے میں کہتے ہیں: جب حضرت مہدی کچھ احکام بیان کریں گے یا بعض سنت کی بات کریں گے، تو بعض گروہ حضرت پر اعتراض اور مخالفت کرتے ہوئے مسجد سے باہر نکل پڑیں گے۔ حضرت ان کے تعاقب کا حکم دیں گے۔ حضرت کاشفکرتہارین محلہ میں ان پر قابو پائے گا اور انھیں اسیر کر کے، حضرت کی خدمت میں لائیں گے تو حضرت حکم دیں گے سب کی گردن مار دو۔ یہ حضرت کے خلاف آخری شورش و سرپچی ہوگی۔ ✦

مقام رملیہ میں یورش اور اس کی نابودی کے بارے میں ابی یعفور کے بیٹے کہتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت آیا جب کہ ایک گروہ ان کے پاس موجود تھا۔

حضرت نے مجھ سے کہا: ”کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟“
میں نے کہا: ”ہاں!“ لیکن اس معروف و مشہور قرآن سے۔
امام نے کہا: میری مراد یہی تھی۔

میں نے کہا: اس سوال کا کیا مطلب؟

تو آپ نے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے کچھ بیان کیا لیکن وہ اس کے اہل نہیں تھے اور حضرت کے خلاف مصر میں قیام کر بیٹھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی ان کے ساتھ مبارزہ کیا اور قتل کر ڈالا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو کچھ کہا۔ ان لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور ان کے خلاف شہر حکریت میں قیام کر بیٹھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان





کے زور برآ گئے اور انھیں نابود کر دیا۔ یہ خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں۔



فامنت من بنی اسرائیل

بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر ہو گیا تو ہم نے ایمان لانے والے کی نصرت کی اور دشمنوں پر کامیابی عطا کی۔

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بھی جب ظہور کریں گے تو ایسی باتیں کہیں گے جسے برداشت نہیں کرو پاؤ گے۔ اس اعتبار سے شہرِ میلہ میں حضرت کے خلاف قیام اور جنگ کرو گے تو حضرت بھی تمہارے مقابل آ کر تمہیں قتل کریں گے۔ یہ حضرت کے خلاف آخری پورش ہوگی۔



جنگوں کا خاتمہ

حضرت امام عصرؑ کی حکومت برقرار اور نظام الہی کے استوار ہونے اور شیطانی طاقتوں کے خاتمے سے جنگ رک جائے گی، پھر کوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جو حضرت مہدیؑ کی فوج سے نبرد آزما کرے۔ اس لحاظ سے فوجی ساز و سامان بغیر مانگ کے بازاروں میں نظر آئیں گے۔ آخر کار اتنے سستے ہوں گے کہ کوئی خریدار نہ ہوگا۔

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جنگیں بھی ختم ہو جائیں گی۔



کعب کہتے ہیں: اس وقت ایام کا خاتمہ ہوگا جب قریش سے ایک شخص بیت

المقدس میں ساکن ہو جائے اور جنگیں بھی بند ہو جائیں۔



بصائر الدرجات، ص ۳۳۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۵ و ج ۴۷، ص ۸۴ و ج ۱۴، ص ۲۷۹

ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲۔ المعجم الصغیر، ص ۱۵۰۔ احقاف الحق، ج ۱۳، ص ۲۰۴

عقد الدرر، ص ۱۶۶۔ ملاحظہ ہو: عبدالرزاق مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۱

ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۵۲



رسول خداؐ نے ایک خطبہ میں دجال اور اس کے قتل ہونے کے بارے میں فرمایا: کہ اس کے بعد ایک گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائے گی۔

ابن مسعود کہتے ہیں: قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت اور گھوڑے منہ بہ منہ جائیں گے۔ پھر اس کے بعد سستے ہو جائیں گے کہ قیامت تک پھر کبھی ان کی قیمت نہیں بڑھے گی۔

شاید ظہور امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے عورت کی گرانی سے مراد یہ ہو کہ اقتصادی حالات کے ناگوار ہونے سے ایک عورت کی حفاظت اور خاندانوں کی تشکیل مشکل ہو جائے گی۔ اس طرح سے کہ جنگوں کی زیادتی اور گھوڑوں کی ضرورت کی بناء پر جنگی سامان کی فراہمی دشوار اور گراں ہوگی۔ لیکن جنگ بند ہونے اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے بعد جنگی آلات سستے ہو جائیں گے اور اقتصادی حالات کی بہتری کی وجہ سے ازدواجی مشکل آسان ہو جائے گی گویا عورت سستی ہو گئی ہو۔

زمخشری نقل کرتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کی ایک علامت یہ ہے کہ شمشیر کو کلہاڑی کی جگہ استعمال کیا جائے گا۔

اس لیے کہ جب اس زمانے میں پھر کوئی جنگ نہ ہوگی تو نتیجہ کے طور پر وہ آلات ہتھیار جو جنگ میں استعمال ہوتے ہیں، کھیتوں کی ترقی میں استعمال ہوں گے۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

المعجم الكبير، ج ۹، ص ۳۴۲۔ اور اسی سے مربوط مطلب عقد الدرر، ص ۳۳۱ خارجہ ابن صلت سے نقل ہوا ہے

الفاائق، ج ۱، ص ۳۵۴

الفاائق، ج ۱، ص ۳۵۴



گائے کی قیمت بڑھ جائے گی، لیکن گھوڑے کی قیمت گھٹ جائے گی ♦ شاید اس روایت کی بھی تفسیر اسی طرح ہو۔ اس لیے کہ گائے کا استعمال بھیتی میں ہونے لگے گا اور اس کا گوشت اور دودھ قابل استفادہ ہوگا لیکن گھوڑوں کا زیادہ تر استعمال جنگی آلات کی جگہ ہوتا ہے (اور جنگ ختم ہو چکی ہوگی)۔

jabir.abbas@yahoo.com







اگرچہ ساری روایات میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے بعد اکثر جنگوں کی نسبت میدان رزم سے دی گئی ہے کہ جو پوری دنیا سے چل کر حضرت سے ملحق ہو جائیں گے، لیکن ساری کائنات پر ٹیکنالوجی کی ترقی اور صنعتوں کی پیشرفت اور علمی ارتقاء کے باوجود ظہور سے قبل کامیابی حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے مگر ایک ایسے رہبر کے ذریعہ جس کی مدد و تائید خدا کی طرف سے ہوا انجام پذیر ہو۔

کبھی غیبی امداد اس قدرت میں ہے جو خداوند عالم نے حضرت کو دی ہے نیز حضرت کرامتیں ظاہر کر کے راستے کی مشکلیں دور کریں گے، یا اتنا رعب و خوف ہوگا جس سے دشمن سپر انداختہ ہو جائے گا یا خداوند عالم ملائکہ کو حضرت کی مدد کے لیے بھیجے گا۔ بعض روایات میں فرشتہ صفت افواج کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ظہور کے منتظر اور مدد کے لیے آمادہ ہیں۔ تابوت اور اس میں موجود اشیاء نصرت و مدد کے ایک دوسرے وسیلے کے عنوان سے مذکور ہیں۔

اس فصل میں اس طرح کی بعض روایات ذکر کریں گے۔

ل: رعب، خوف اور امام کے اسلحے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے قائم کی مدد رعب،

دبدبہ اور خوف کے ذریعہ ہوگی۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



(ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں اتنا ہوگا کہ ڈر سے ہتھیرا ڈال دیں گے)۔
 نیز حضرت فرماتے ہیں: ہمارے قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی تین طرح کے
 لشکر سے مدد کی جائے گی۔

① فرشتوں

② مومنین

③ رعب و ہیبت سے

یعنی دشمنوں کے دل میں خوف پیدا ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

خوف و وحشت حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی قدرت میں شام
 ہوں گے اور وہ آپ کے سپاہیوں کے آگے آگے نیز پیچھے کے لحاظ سے بھی ایک ماہ کے
 فاصلہ سے ظاہر ہوں گے۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں:

خوف و رعب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پرچم کے آگے ایک
 ماہ کے فاصلہ سے نیز پشت سے خوف بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا۔ اسی طرح
 دائیں اور بائیں طرف سے بھی۔

حاشیہ پچھلے صفحہ کا نمبر

❖ مستدرک الوسائل، ج ۱۲، ص ۳۳۵ و ج ۱۴، ص ۳۵۴

حاشیہ صفحہ ۱۸

❖ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۶

❖ وہی، ص ۳۴۳

❖ نعمانی غیبیہ، ص ۳۰۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۱

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ جب حضرت مہدیؑ کسی جگہ کا ارادہ کریں گے تو دشمن پہلے ہی خوف و دہشت میں مبتلا ہو جائے گا اور حضرت کے سپاہیوں کی و برو ہونے اور مقاومت کی صلاحیت کھو بیٹھے گا۔ یہی صورت ہوگی جب حضرت کے لشکر والے کہیں جائیں گے تو کسی میں یورش کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اس لیے کہ دشمن حضرت کے لشکر سے خوفزدہ ہوگا۔ یہ تفسیر و توضیح پہلے بیان کی جانے والی روایت سے ظاہری طور پر تضاد رکھتی ہے۔

ب: فرشتے اور جنات

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم حضرت مہدیؑ کی فرشتوں اور جنات نیز مخلص شیعوں کے ذریعہ مدد کرے گا۔

ابان تغلب کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

گویا ابھی میں حضرت قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو شہر نجف کی پشت پر دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ دنیا کے اس نقطہ پر پہنچ جائیں گے تو آپ سیاہ گھوڑے پر جس کے بدن پر سفید جتی ہوگی اور پیشانی پر ایک سفید نشان ہوگا سوار ہوں گے، دنیا کے شہروں کو فتح کریں گے۔ دنیا کا ہر شہر قبول کرے گا نیز حضرت مہدیؑ انھیں شہروں میں ان کے درمیان ہوں گے، جبکہ وہ رسول خدا کا پرچم لہرا رہے ہوں گے۔ ۱۳۱۳ افراد فرشتے اس پرچم کے نیچے ہوں گے جو برسوں سے ظہور کے منتظر تھے اور جنگ کے لیے آمادہ ہو جائیں گے۔ یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں، ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آگ میں پھٹی کے ہمراہ آسمان کی جانب پرواز کرنے میں ساتھ تھے۔

اسی طرح چار ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو آئیں گے۔ وہی فرشتے جو سرزمین



کر بلا پر امام حسین علیہ السلام کے ہر کاب جنگ کے لیے آئے تھے، لیکن اس کی انہیں اجازت نہیں ملی او آسمان کی طرف چلے گئے اور جب اذن جہاد کے ساتھ لوٹے تو حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہو چکے تھے اور اس عظیم فیض کے کھودینے پر مسلسل غمگین و محزون ہیں اور گریہ کرتے رہیں گے۔ ❖

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

گویا ابھی میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے یاروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جبریل فرشتہ حضرت مہدی کے دائیں جانب میکائیل بائیں جانب اور خوف و ہراس سپاہیوں کے آگے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے معلوم ہو رہا ہے۔ خداوند عالم ان کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کرے گا۔ ❖

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

جن فرشتوں نے رسول خدا کی جنگ بدر میں مدد کی تھی ابھی تک آسمان پر نہیں گئے، بلکہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مدد کے لیے زمین پر موجود ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہزار ہے۔ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لیے ۹۳۱۳ فرشتے آسمان سے آئے ہیں۔ یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ تھے۔ جب خداوند

❖ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۲۔ نعمانی غیۃ، ص ۳۰۹۔ کامل الزیارات، ص ۱۲۰۔

العدد القویہ، ص ۷۴۔ مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۴۵

❖ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۳۔ نور الثقلین، ج ۱، ص ۳۸۸۔ القول المختصر، ص ۲۱

❖ انبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۴۹۔ نور الثقلین، ج ۱۲، ص ۳۸۸۔ مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۴۴۸

عالم نے انھیں آسمان پر بلایا تھا۔

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ مورد تائید

واقع ہوں گے۔ وہ دشمنوں کے چہرے خراب اور کمر توڑ ڈالیں گے۔

آیہ شریفہ:

آتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ

امرا الہی آپہنچا ہے لہذا اس کے بارے میں جلدی نہ کرو، کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ امرا الہی ہمارا امر ہے۔ یعنی خداوند عالم نے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے لیے حکم دیا ہے کہ جلد بازی نہ کرو۔ اس لیے کہ خداوند عالم تین طرح کے لشکروں فرشتوں، مومنین اور رعب و دبدبہ کے ذریعے ان کی پشت پناہی کرے گا اور ہم اپنا حق پائیں گے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو خداوند عالم فرشتوں

کو حکم دے گا کہ مومنین کی مجالس میں شرکت کریں اور ان پر سلام کریں اور اگر کسی مومن کو

بخار الانوار، ج ۱، ص ۲۳۹ ملاحظہ ہو۔ نعمانی غنیہ، ص ۳۱۱

ابن حماد، فتن، ص ۱۰۱، شافعی، بیان، ص ۵۱۵۔ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۷۳۔

الصواعق المحرقة، ص ۱۶۷۔ کنز العمال، ج ۴، ص ۵۸۹۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۳۔

احاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۵۲

سورہ نحل، آیت ۱

تاویل الآیات الظاہرہ، ج ۱، ص ۲۵۲۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۶۲۔ بخار الانوار، ج ۵۲،

ص ۳۵۶



حضرت سے کوئی کام ہوگا تو حضرت فرشتوں کو حکم دیں گے کہ انھیں دوش پر اٹھا کر میرے پاس لے آؤ اور جب ضرورت برطرف ہو جائے گی تو پھر اسے پہلی جگہ لوٹا دیں گے۔

بعض مومنین بادل کے اوپر چلیں گے اور بعض فرشتوں کے ہمراہ آسمان پر پرواز کریں گے اور بعض گروہ فرشتوں پر بھی سبقت لے جائیں گے۔ نیز بعض مومنین کو فرشتے قاضی بنائیں گے اس لیے کہ مومن کی خداوند عالم کے نزدیک فرشتہ سے بھی زیادہ اہمیت اور قیمت ہے۔ اتنی کہ بعض مومنین کو سو ہزار فرشتے پر قاضی بنائے گا۔

شاید مومنین کی فرشتوں کے درمیان قضاوت کرنا علمی مسائل میں رفع اختلاف کے عنوان سے ہو اور اس طرح کے اختلافات فرشتوں کی عصمت کے منافی نہیں ہیں۔

ج: زمین کے فرشتے

محمد بن مسلم کہتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے علمی میراث اور اندازہ کے بارے میں

سوال کیا گیا؟

حضرت نے جواب دیا: خداوند عالم کے دو شہر ہیں۔ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ ان دونوں شہروں میں ایسا گروہ رہتا ہے جو نہ اٹلیس کو پہچانتا ہے اور نہ ہی اس کی خلقت کے بارے میں کچھ جانتا ہے اور جب کچھ دن کے بعد ایک بار ان کی زیارت کرتا ہوں تو مبتلا بہ مسائل اور دعا کی کیفیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم انھیں سکھاتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور وہ لوگ خداوند عالم کی عبادت و پرستش میں بہت زیادہ ہی کوشاں رہتے ہیں۔





اس شہر میں دروازے ہیں۔ جس کا ہر پلہ کو فرخ فاصلہ پر ہے۔ وہ لوگ عبادت، خدا کی تجید اور دعا کی بہت کوشش کرتے ہیں، اگر تم لوگ انھیں دیکھو گے تو اپنے کردار و رفتار کو معمولی شمار کرو گے۔ نیز جب ان میں بعض نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ماہ تک سجدہ کی حالت میں رہتے ہیں۔ ان کی غذا اللہ کی ستائش، لباس پتے اور ان کے رخسار نور کے سبب درخشاں ہیں۔ اگر ہم مین سے کسی امام کے روبرو ہوتے ہیں تو انھیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر ان کے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک حاصل کرتے ہیں۔ نماز کے وقت ایسی آہ و زاری کرتے ہیں جو طوفان کی صدا سے زیادہ سہانے والی ہوتی ہے۔ ان میں سے بعض گروہ جس دن سے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں کبھی اسلحے زمین میں نہیں رکھائے اور ان کی حالت ایسی ہی تھی۔ وہ ہمیشہ خداوند عالم سے درخواست کرتے ہیں کہ صاحب الامر بحل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو ظاہر کر دے۔

ان میں ہر ایک، ہزار سال زندہ رہتا ہے۔ ان کے رخسار سے خداوند عالم کی بندگی اور تقرب و عاجزی کے آثار نمایاں ہیں اور جب ہم ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان سے راضی نہیں ہیں اور جس وقت ہم ان کے دیدار کو جاتے ہیں تو وہ دیکھتے رہتے ہیں اور اسی وقت سے ہمارے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں اور کبھی تھکتے نہیں۔

جیسا میں نے انھیں سکھایا ہے اسی طرح قرآن پڑھتے ہیں، لیکن کچھ قراتیں جو ہم نے سکھائی ہیں اگر لوگوں کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ قبول نہیں کریں گے اور جو قرآنی مطالب کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم جواب دیتے ہیں تو اپنے سینے پر فکر کو کھول دیتے ہیں۔ نیز وہ ہمارے لیے خداوند عالم سے طول عمر کی دعا کرتے ہیں۔ تاکہ ہمیں اپنے ہاتھوں نہ گنوائیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے سیکھتے ہیں خداوند عالم کا احسان سمجھتے ہیں۔



جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو وہ لوگ حضرت کے ہمراہ ہوں گے، اور امام کے دیگر سپاہیوں پر سبقت حاصل کریں گے اور خداوند عالم سے دعا کریں گے کہ وہ اپنے دین کی ان لوگوں کے ذریعہ مدد کرے۔ ان کا گروہ جوان اور بزرگ دونوں پر مشتمل ہے۔ اگر کوئی ایک جوان کسی بزرگ کو دیکھتا ہے تو ان کے احترام میں غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور بغیر اجازت اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا۔ نیز جس راہ کو وہ لوگ خود بہتر سمجھتے ہیں اسی راہ سے امام کے خیالات کو جان لیتے ہیں اور امام اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر آخر تک باقی رہتے ہیں، مگر یہ کہ خود حضرت انہیں کوئی دوسرا کام سپرد کر دیں۔

اگر مشرق و مغرب والوں سے جنگ کے لیے جائیں گے تو انہیں منٹوں میں ٹیسٹ و ٹائپ کر دیں گے اور ان پر اسلحوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ آہنی اسلحے اور تلواریں ان کے پاس ہیں، لیکن آلیاژ (یعنی ہم بستہ) لوہے کے علاوہ ہے۔ اگر کسی پہاڑ پر تلوار ماردیں تو وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور اسے اس جگہ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ان سپاہیوں کو ہند، دہلیم، کرد، روم، بربر، فارس، جابر سا، جابلقا اور مشرق و مغرب کے دوشہر کی سمت جنگ کے لیے روانہ کریں گے۔

کسی بھی ادیان کے ماننے والوں سے تعارض نہیں کریں گے۔ مگر یہ کہ پہلے انہیں اسلام اور یکتا پرستی، پیغمبر کی نبوت اور ہماری ولایت کی دعوت دے دیں۔ لہذا جو قبول کرے گا اسے چھوڑ دیں گے اور جو انکار کرے گا اسے قتل کر ڈالیں گے۔ اسی طرح سے ہوگا کہ مشرق و مغرب میں صرف مومن ہی رہ جائیں گے۔

بصائر الدرجات ص ۱۴۴۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۲۳۔ تنصیر الولی، ص ۹۷۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۴۱ و ج ۵۴، ص ۳۳۴



ان سپاہیوں کا سرسری جائزہ لینے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شاید وہ لوگ وہی فرشتے ہیں جو زمین پر کسی جگہ رہ کر حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کا انتظار کر رہے ہیں۔

9: تابوت موسیٰ علیہ السلام

”غایۃ المرام“ میں رسول خداؐ اس طرح منقول ہے:

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر آئیں گے تو انطاکیہ سے کتابیں اکٹھی کریں گے۔ خداوند عالم (ارم ذات العباد) کے رخ سے پردہ اٹھا دے گا اور جو محل حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی موت سے پہلے بنوایا تھا اسے ظاہر کر دیں گے۔ حضرت محل میں موجود چیزوں کو جمع کر کے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیں گے اور وہ تابوت جسے خداوند عالم نے ”ارمیا“ کو حکم دیا تھا کہ بئرستان کے دربار میں ڈال دواسے نکال لیں گے، جو کچھ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کے خاندان کی یادگار ہے اسی تابوت میں ہے۔ نیز الواح، موسیٰ علیہ السلام عصا، ہارون کی قبا، نیز دس کلو وہ غذا جو اسرائیل کے لیے نازل ہوئی تھی اور مرغ بریاں جو اپنے آئندہ کے لیے ذخیرہ کرتے تھے اسی تابوت میں ہے۔ پھر اس وقت تابوت کی مدد سے شہروں کو فتح کریں گے۔ اسی طرح کہ اس سے پہلے بھی ایسا کیا ہے۔

◆ اس آیت شریفہ: ارم ذات العباد التي لم يخلق مثلها في البلاد ”اے رسول گیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے شہر ارم کے باشندے جو صاحب اقتدار تھے انہیں کیسا مزہ چکھایا؟“ جب کہ ویسا شہر مضبوطی و عظمت کے اعتبار سے دنیا میں نہیں تھا کی طرف اشارہ ہے۔ سورہ فجر آیت ۸ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ ایسا با عظمت و پر رونق شہر دوبارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے آشکار ہوگا اور یہ پوشیدہ و ظاہر ہو جائے گا۔ (حاشیہ نمبر ۱۰ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



”ینایع المودة“ معمولی تبدیلی کے ساتھ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے اس بات کی نسبت دیتی ہے کہ حضرت مہدی انطاکیہ کے غار سے کتابیں نکالیں گے اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور، طہرستان کے چھوٹے دریا سے باہر نکالیں گے۔ اسی کتاب میں خاندان موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی یادگار ہے۔ فرشتے اسے کاندھے پر اٹھاتے ہیں۔ الواح اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا اسی میں ہے۔



بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

غایۃ المرام، ص ۶۹۷۔ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۲۰۔ الشیخۃ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۳۶

ملاحظہ ہو: ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۶۶۔ اثبات النبوة، ج ۳، ص ۵۴۱، ۵۴۸، ۵۴۹

حاشیہ صفحہ ۱۸۱ کا

ینایع المودة، ص ۴۰۔ ابن حماد، فتن، ص ۹۸۔ مفتی ہندی، برہان، ص ۱۵۷۔ ابن

طاووس، ملاحم، ص ۶۷



jabir.abbas@yahoo.com

دشمنوں سے امام کا سلوک



صدیوں انتظار اور رنج و الم برداشت کرنے کے بعد ظلم و ستم اور تاریکی کے خاتمہ کا وقت آچکا ہے۔ خورشید سعادت کا پرتو ظاہر ہوگا اور ایک با عظمت ہستی خداوند عالم کی مدد سے، ظلم و ستم کی بنیاد ڈھانے کے لیے ظہور کرے گی۔ حضرت وسیع بیانیہ پر اصلاح اور معنوی و مادی بنیادوں کی تبدیلی کو ختم کریں گے اور اسلام سماج کو ایسے راستے پر گامزن کر دیں گے جو خوشنودی الہی کا خواہاں ہوگا۔

اس دوران اگر اشخاص و احزاب اور پارٹیاں مشکل پیدا کرنا چاہیں کہ اس عظیم قیام میں رکاوٹ پڑ جائے۔ نیز خلل اندازی کر کے تحریک کو ضعیف کرنا چاہیں گی تو بشریت کے سب سے بڑے اور دین الہی کے زبردست دشمن ہوں گے۔ ان کی جزا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دست زبردست سے فنا و نابودی ہی ہوگی۔

انقلاب امام میں رخنہ انداز وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ انسانیت کے خون سے آلودہ ہوں گے۔ یلا اُبال و بے پرداہ ہوں گے۔ جنہوں نے جرائم پیشہ افراد کے جرم سے خاموشی اختیار کی ہوگی۔ لیکن حضرت کے پرچم تلے آنے سے سرہنجی کریں گے۔ یا وہ کج فکر و نا فہم ہوں گے جو اپنی فکر کو حضرت کی فکر پر ترجیح دیں گے۔ فطری بات ہے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سرکوب ہوں تاکہ ہمیشہ کے لیے انسانی سماج ان کے

شر سے محفوظ ہو جائے۔ اس اعتبار سے حضرت کی روش ان لوگوں کے ساتھ نظر اندازی کے علاوہ ہے۔

اس فصل میں دو بنیادی مطالب کو بیان کریں گے جو روایات سے مستفاد ہیں۔

(دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت

جو کچھ اس حصہ میں قابل غور ہے یہ کہ حضرت دشمنوں سے مقابلے کی صورت میں کسی طرح کی مجاز گوئی سے کام نہیں لیں گے، بلکہ ان میں سے بعض کو جنگ میں نیست و نابود کر دیں گے، حتیٰ کہ فراری و زخمیوں کا بھی تعاقب کریں گے۔ بعض گروہ کو پھانسی اور ان کے گھروں کو ویران کر دیں گے اور بعض گروہ کو جلاوطن اور بعض کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔

● جنگ و کشتار

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی وہی رفتار ہوگی جو حضرت رسول خدا کی تھی؟

امام علیہ السلام نے کہا: ہرگز وہ رسول خدا کے طریقوں کو (دشمنوں سے مقابلے میں) اختیار نہیں کریں گے رسول خدا نے نرمی و ملامت سے رفتار کی تھی تاکہ ان کا دل جیت لیں اور لوگ آنحضرت سے مانوس ہو جائیں، لیکن حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی سیاست قتل ہوگی اور جو دستور ہے اسی کے مطابق رفتار رکھیں گے۔

نیز کسی کی توبہ قبول نہیں کریں گے، لہذا دوائے ہو اس پر جو ان کی مخالفت کر۔

حسن بن ہارون کہتے ہیں:

نعمانی، غیۃ، ص ۲۳۱۔ عقدا للدرر، ص ۲۲۶۔ ابیات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۳۹۔ حلیۃ الابراہ، ج ۵، ص ۳۲۲۔ لیکن اسی کے مقابل اور بھی روایات ہیں جو اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ آپ روش رسول اکرم کے مانند ہے۔ نعمانی، ص ۲۳۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۳۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور میں تھا کہ معلیٰ بن خنیس نے حضرت سے سوال کیا: کیا حضرت قائم ظہور کے وقت حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی روش کے خلاف رفتار رکھیں گے۔ جب دشمنوں سے مقابلہ ہوگا؟

امام نے کہا: ہاں، حضرت امام علی علیہ السلام نے نرمی اور ملائمت کا رویہ اختیار کیا چونکہ جانتے تھے ان کے بعد دشمن چاہنے والوں اور شیعوں پر مسلط ہو جائیں گے، لیکن حضرت کا رویہ ان پر تسلط و غلبہ اور انھیں اسیر کرنا ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی شیعوں پر قابو نہیں پاسکے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمارے قائم محلل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت قتل و غارت گری اور عرق ریزی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ نیز جنگ کی کثرت اور ہمہ وقت گھوڑوں پر سوار ہونے کی وجہ سے زیادہ جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔

مفضل کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت قائم محلل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا درمیان گفتگو ذکر کیا تو میں نے عرض کیا: مجھے امید ہے کہ حضرت کے پروگرام عملی ہوں اور حکومت آسانی سے برقرار ہوگی۔

آپ نے کہا: ایسا نہیں ہوگا، مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ سختیوں کا سامنا ہوگا۔

برقی محاسن، ص ۳۲۰۔ کافی، ج ۵، ص ۳۳۔ علل الشرائع، ص ۱۵۰۔ التہذیب، ج ۲، ص ۱۵۵۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۵۷۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۵۸۔ جامع الحادیت الشیعہ، ج ۱۳، ص ۱۰۱۔

روایت میں ”والعرق“ سے مراد، رگ، اور گردن مارنا ہے۔

نعمانی غیبیہ، ص ۲۸۵۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۴۳۔

نعمانی غیبیہ، ص ۲۸۴۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۴۳۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

میرے لیے بھاگنے والوں کو قتل کرنا اور زخمیوں کو مار ڈالنا جائز تھا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لیے کہ اگر شیعہ قیام کریں تو زخمیوں کو قتل نہ کریں، لیکن حضرت قائم کے لیے جائز و روا ہے کہ فراریوں کو قتل اور زخمیوں کو مار ڈالیں۔ ❖

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت کا پروگرام کیا ہے اور وہ کیا کریں گے تو اکثر لوگ حضرت کو نہ دیکھنے کی آرزو کریں گے۔ اس لیے کہ حضرت بہت زیادہ قتل کریں گے اور قطعی طور پر پہلی جنگ قبیلہ قریش سے ہوگی، پھر قریش کے بعد ہاتھ میں صرف تلوار ہو گی نیز انھیں بھی صرف تلوار ہی دیں گے۔ پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے کام کی انتہا اس وقت ہوگی جب لوگ کہنے لگیں کہ یہ آل محمد نہیں ہیں۔ اگر رسول خدا کے اہل بیت علیہم السلام میں ہوتے تو رحم کرتے۔ ❖

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے پروگرام و نئی سنت اور جدید قضاوت کے ساتھ قیام کریں گے۔ عربوں پر بہت سخت زمانہ آئے گا۔ لہذا ان کے لیے شاید اور شایان شان یہی ہے کہ دشمنوں کو قتل کر دیں۔ ❖

❖ نعمانی غیۃ، ص ۲۳۱۔ ملاحظہ ہو: التہذیب، ج ۶، ص ۱۵۴۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۱،

ص ۷۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۳۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۵۴

❖ نعمانی غیۃ، ص الدرر، ص ۲۲۷۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۳۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۴

❖ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۹



۲ پھانسی اور جلا وطنی

عبداللہ مغیرہ کہتے ہیں: حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت قائم آل محمدؑ ظہور کریں گے تو پانچ سو قریش کو کھڑے کھڑے اسی طرح دوسرے پانچ سو کو بھی پھانسی دیں گے۔

اور اس کام کی ۶ بار تکرار ہوگی۔ عبداللہ پوچھتے ہیں: آیا ان کی تعداد

اتنی ہو جائے گی؟

حضرت نے کہا: ”ہاں، وہ خود اور ان کے چاہنے والے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک ایک ناہمی پر ایمان پیش کریں گے۔ اگر حقیقت میں انھوں نے قبول کر لیا تو انھیں آزاد کر دیں گے، ورنہ گردن ماریں گے، یا ان سے جزیہ (ٹیکس) لیں گے، جیسا کہ آج اہل ذمہ سے لیتے ہیں اور انھیں دیہاتوں اور آبادیوں سے دور جلا وطن کر دیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو چہروں سے تشخیص دیں گے اور

ان کا سر اور پاؤں پکڑ کر تلوار سے مار دیں گے یعنی انھیں نیست و نابود کر دیں گے۔“

مفید ارشاد، ص ۳۶۴۔ روضة الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۵۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۵۔ الصراط

المستقیم، ج ۵، ص ۲۵۳۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۲۷۔ بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۳۴۸، ۳۴۹

کافی، ج ۸، ص ۲۲۷۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۵۰۔ مرآۃ العقول، ج ۲۶، ص ۱۶۰۔ بحار الانوار،

ج ۵۲، ص ۳۷۵

احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۵۷۔ الحجۃ، ص ۴۲۹



۳ ہاتھوں کا قطع کرنا

ہر وی کہتا ہے: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سب سے پہلے کون سا کام کریں گے؟ حضرت نے کہا: ابتدا میں بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لیے کہ وہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو بنی شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اور انھیں لوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئے آوازیں دیں گے کہ یہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔ ❖
نیز فرماتے ہیں:

سب سے پہلے دو بدو مقابلہ بنی شیبہ سے ہے۔ ان کے ہاتھوں کو قطع کر کے کعبہ پر لٹکا دیں گے اور حضرت کی طرف سے اعلان ہوگا کہ یہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔ ❖
شیبہ، فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسول خداؐ نے اسے خانہ کعبہ کی کنجی سپرد کر دی اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک خانہ کعبہ کے کلید بردار اور اس کا محافظ رہا ہے۔ ❖
مرحوم امقانی کہتے ہیں: بنی شیبہ خانہ خدا کے چور ہیں انشاء اللہ ان کا ہاتھ اس جرم میں قطع ہوگا اور دیوار پر لٹکایا جائے گا۔ ❖

عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۷۳۔ علل الشرائع، ج ۱، ص ۲۱۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۳

علل الشرائع، ج ۲، ص ۹۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷

نعمانی غیبیہ، ص ۱۶۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۱، ۳۵۱

تنقیح المقال، ج ۲، ص ۲۴۶

اسد الغابہ، ج ۳، ص ۳۷۲، ۳۷۷

ب: مختلف گروہ سے مقابلہ

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جب قیام کریں گے تو مختلف پارٹیوں اور گروہ سے سامنا ہوگا۔ ان میں سے بعض خاص قوم و قبیلہ سے ہوں گے اور بعض گروہ اسلام کے علاوہ دین کے پیرو ہوں گے اور بعض گروہ اگرچہ ظاہراً مسلمان ہوں گے، لیکن ان کی چال منافقانہ ہوگی۔ وہ مقدس نما اور کج فہم ہوں گے جو حضرت کی مخالفت کریں گے یا باطل فرقے کی پیروی کرتے ہوں گے۔ حضرت امام علیہ السلام ہر ایک سے ایک خاص جنگ کریں گے۔ ہم روایات نقل کر کے اسے بیان کریں گے۔

❶ قوم عرب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو ان کے اور عرب و قریش کے درمیان صرف اور صرف تلوار حاکم ہوگی۔“ ❖

پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ہمارے اور عربوں کے درمیان سوائے سرکاٹنے کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔ ❖ شاید اس سے مراد ان کے خود سر اور سرکش حاکم ہوں یا اس سے مراد دیگر مذہب کے پیرو ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قریش سے جنگ کے بارے میں فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو قریش کو نشانہ بنائیں گے۔ انھیں تلوار ہی سے رام کریں گے اور تلوار ہی دیں گے۔ ❖

نعمانی غیبی، ص ۱۲۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵

نعمانی، غیبی، ص ۱۲۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵

نعمانی، غیبی، ص ۱۶۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵

شاید اس سے مراد ”کہ قریش کو تلوار ہی ٹھکانے لگائے گی۔“ یہ ہو کہ قریش حضرت کا حکم نہیں مانیں گے اور خلل اندازی و مشکل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور ڈائریکٹ اور بالواسطہ حضرت سے برسرِ پیکار ہوں گے۔ حضرت بھی اسلحے کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں کریں گے۔

۲۔ اہل کتاب

آیہ شریفہ

وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا
 ”جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اپنے اختیار سے یا مجبوراً خدا کی مطیع ہوگی۔“

تفسیر پوچھی تو امام نے فرمایا:

یہ آیت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب آئینہ بود و نصاریٰ، صابیان، مادہ پرستوں، اسلام سے برگشتہ افراد اور کافروں کے خلاف مشرق و مغرب میں قیام کریں گے اور ان پر اسلام پیش کریں گے جو بھی اپنی مرضی سے قبول کرے گا تو اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور ہر وہ چیز جو ایک مسلمان انجام دیتا ہے انجام دو، اور جو مسلمان نہیں ہو گا اس کی گردن مار دیں گے، تاکہ مشرق و مغرب میں کوئی کافر نہ بچے۔

عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: روئے زمین پر تو بہت سارے لوگ ہیں، حضرت کیسے سب کو مسلمان کر دیں گے یا گردن مار دیں گے؟

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب خدا ارادہ کرے تو معمولی چیز

زیادہ اور زیادہ معمولی ہو جاتی ہے۔

(نمبر ۴۰ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

سورۃ آل عمران، آیت ۸۴



شہر بن حوشب کہتا ہے: حجاج نے مجھ سے کہا: اے شہر! قرآن میں ایک آیت ہے، جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کے معنی نہیں سمجھ پا رہا ہوں۔ میں نے کہا: کون سی آیت؟

اس نے کہا: جہاں پر خداوند عالم فرماتا ہے۔

﴿وَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنُوا بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾
 ”کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہے جو مرنے سے قبل ایمان نہ لائے۔“

بارہا اتفاق ہوا ہے کہ نصرانی یا یہودی شخص کو میرے پاس لائے گردن مارتا ہوں تو اس وقت ان کے لبوں سے میں خیرہ ہوتا ہوں، لیکن حرکت نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کی جان نکل جائے۔

شہر بن حوشب کہتا ہے:

میں نے ان سے کہا: آیت کے معنی یہ نہیں ہیں جو تم خیال کرتے ہو، بلکہ مراد یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت کی اقتداء کریں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں بچے گا، مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے۔

حجاج نے پوچھا: یہ تفسیر کہاں سے یاد کی؟ اور کس نے تمہیں یاد کرایا ہے؟
 میں نے کہا: یہ تفسیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بتلائی ہے۔

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

◆ غیاشی، تفسیر، ج ۱، ص ۱۸۳۔ نور الثقلین، ج ۳۶۲۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۴۹۔

تفسیر صافی، ج ۱، ص ۲۶۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۰۔

حاشیہ صفحہ ۱۵۹

◆ سورہ نساء، آیت ۱۵۹



✦ حجاج نے کہا: پھر تم نے ایک صاف و شفاف چشمہ سے حاصل کی ہے۔
رسول خدا فرماتے ہیں:

”قیامت برپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ یہودیوں سے جنگ کرو۔ اس گھڑی شکست
خوردہ یہودی فرار کریں گے اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن پتھر فریاد کرے
گا: اے مسلمانو! اے خدا کے بندو! یہودی میری پشت کے پیچھے چھپا ہے۔“
رسول خدا فرماتے ہیں:

یہودی دجال کے ہمراہ ہیں۔ وہ فرار کر کے پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے،
لیکن درخت و پتھر چلا کر کہیں گے: اے روح اللہ! یہ یہودی ہے حضرت اٹھیں قل کریں
گے اور کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔

✦ البتہ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی اہل کتاب سے جنگ ہمیشہ
یکساں نہیں ہے، بلکہ مورد میں ان سے جزیہ لے کر انھیں ان کے دین پر باقی رہنے دیں
گے اور کچھ گروہ سے بحث و مناظرہ کر کے ان کو اس طریقے سے اسلام کی دعوت دیں
گے۔ ممکن ہے کہ یہ ان سے ابتداء میں بحث و مناظرہ کریں گے اور جو حق سے چشم پوشی
کرے گا اس سے جنگ کریں گے۔

✦ ابن اثیر کہتا ہے: اس وقت جزیہ دینے والا کوئی اہل ذمہ نہیں ہوگا۔

✦ ابن اثیر کہتا ہے: اس زمانے میں کوئی اہل ذمہ نہیں رہ جائے گا جو جزیہ دے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ
اہل ذمہ یا مسلمان ہو جائیں گے یا قل البتہ اس معنی کے برخلاف روایات بھی ہیں۔

✦ احمد، مسند، ج ۲، ص ۳۹۸، ۵۲۰

✦ احمد، مسند، ج ۲، ص ۳۶، حاکم، مستدرک، ج ۴، ۵۰۴، ملاحظہ ہو۔ ابن حبان، فقہ،

ص ۱۵۹۔ ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۵۹۔

✦ ناہیہ ج ۵، ص ۱۹۷

✦ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۶



ابن شاذب کہتا ہے:

اس لیے حضرت قائم کو مہدی کہتے ہیں کہ شام کے کسی پہاڑ کی طرف مبعوث ہوں گے، اور وہاں سے توریت کو نکالیں گے اور اس کے ذریعہ یہودیوں سے مناظرہ کریں گے۔ نیز انھیں میں بعض آپ پر ایمان آئیں گے۔

۳ باطل و منحرف فرقے

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”گروہ مرجأ پر وائے ہوا کل جب ہمارے قائم محفل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو پھر وہ کس شخص کے پاس پناہ لیں گے؟“

راوی نے کہا: کہتے ہیں کہ اس وقت ہم اور تم دونوں ہی عدالت کے سامنے یکساں ہوں گے؟

آپ نے کہا: ان میں سے ہر ایک توبہ کرے تو خدا معاف کرے گا اور اگر اپنے اندر نفاق و دوروی رکھتا ہو تو خداوند عالم سوائے اس کے کسی کو جلاوطن نہیں کرے گا اور اگر ذرہ برابر بھی نفاق کو ظاہر کرے گا تو خداوند عالم اس کا خون مباح کر دے گا۔

اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب گوسفندوں کی گردن مارتا ہے، انھیں بھی ہلاک کر دے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ ہے۔

راوی کہتا ہے: جب حضرت ظہور کریں گے تو تمام امور حضرت کے نفع میں ہوں گے اور وہ خون نہیں بہائیں گے۔

امام علیہ السلام نے کہا: نہیں، خدا کی قسم (ایسا نہیں ہوگا) جب تک ہم لوگ ان کا خون



نہ بہالیں اور پسینہ نہ پونچھ لیں، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔
 حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے خوارج کی شکست کے بعد ان کی لاشوں کے
 درمیان سے گذرتے وقت کہا: ”تمہیں اس نے قتل کرایا ہے جس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے۔“
 اس پر سوال کیا گیا: وہ کون ہے؟

جواب دیا: ”شیطان اور غلیظ طبیعت کے لوگ“

پھر اصحاب نے کہا: خداوند عالم نے، قیامت تک کے لیے انہیں ریشہ کن کر دیا۔
 حضرت نے کہا: نہیں، اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ
 لوگ مردوں کی صلب اور عورتوں کے رحم سے ہوں گے اور بچے در بچے خروج کریں گے،
 یہاں تک کہ اشمط نامی شخص کی سربراہی میں دریائے دجلہ و فرات کے درمیان خروج کریں
 گے۔ اس وقت میرے اہل بیت علیہم السلام سے ایک ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا اور
 انہیں ہلاک کر دے گا۔ اس کے بعد خوارج کا قیامت تک کوئی قیام نہیں ہوگا۔“

نیز آنحضرت بشریہ فرقہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو کوفہ کی سمت
 روانہ ہوں گے۔ وہاں دس ہزار کی تعداد جنہیں تبریہ کہتے ہیں کاندھوں پر اسلحے
 لیے ہوئے حضرت کے لیے رکاوٹ بنیں گے اور کہیں گے جہاں سے آئے ہو وہیں

نعمانی، غیبہ، ص ۲۸۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۸

مروج الذهب، ج ۲، ص ۲۱۸

زیدیہ فرقہ کا ایک فرقہ تبریہ ہے جو کثیر النوی کا بانشدہ ہے۔ ان کا عقیدہ سلیمانہ فرقہ کی طرح ہے جو زیدیہ
 ہی کی ایک شاخ ہے عثمان کے اسلام و کفر کے بارے میں باخاموش و مردود ہیں۔ اعتقادی مسائل میں
 معتزلہ کے ہم خیال ہیں، لیکن فقہی فتروعات میں زیادہ تر ابوحنیفہ کے پیرو ہیں۔ ان کا بعض گروہ امام
 شافعی کا تابع ہے یا مذہب شیعہ کا (محمیہ الامال، ج ۱ ص ۹۵۔ ملل و جل، ج ۱ ص ۱۶۱)

لوٹ جاؤ۔ ہمیں فرندوں فاطمہؑ کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر حضرت تلوار کھنچیں گے اور سب کو تہ تیغ کر دیں گے۔“

● مقدس نما لوگ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدیؑ کو فہ کی سمت روانہ ہوں گے، تو وہاں تبریہ فرقت کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرت کی راہ میں حائل ہوں گے۔ وہ لوگ قرآن کے قاری اور علماء دین ہوں گے، جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھاٹا پڑا ہوگا اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے، مگر نفاق سے ڈھکے ہوں گے، وہ سب ایک آواز ہو کر کہیں گے: اے فرزند فاطمہؑ جدھر سے آئے ہو، ادھر ہی لوٹ جاؤ، اس لیے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف شہر نجف کی پشت سے دوشنبہ کی ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے اور سب کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اس جنگ میں حضرت کا ایک سپاہی بھی زخمی نہیں ہوگا۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسول خداؐ کی مشکلات کا بقدر

ارشاد، ص ۳۶۴۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۵۔ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۳۵۴۔ روضۃ

الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۵۔ اعلام الوری، ص ۴۳۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۸

دلائل الاسماء، ص ۲۴۱۔ طوسی غیبیہ، ص ۲۸۳۔ انیسات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۱۶۔

بحار الانوار، ج ۲، ص ۵۹۸

ہو گیا اس سے زیادہ۔“

فضیل کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانہ جاہلیت میں رسول خدا کو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے انھیں تکلیف و اذیت پہنچے گی۔
میں نے سوال کیا: کیسے اور کس طرح؟

آپ نے کہا: رسول خدا ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے جب لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہوئے بتوں، لکڑیوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، لیکن حضرت قائم ایسے زمانہ میں ظہور کریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے اور آیات کی آپ کے برخلاف تاویل کریں گے۔
نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

حضرت قائم اس درجہ انسانوں کو قتل کریں گے کہ پنڈلیاں خون میں ڈوب جائیں گی۔ ایک شخص آپ کے آباء کی اولاد میں سے ان پر اعتراض کرے گا کہ لوگوں کو اپنے سے دور کر رہے ہو، جس طرح گوسفندوں کو دور کرتے ہیں! کیا یہ رسول کے دستور کے مطابق رفتار ہے؟

حضرت کے نامصروں میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھے گا، اور کہے گا: خاموش ہوتے ہو یا گردن مار دوں۔ حضرت کے ہمراہ رسول خدا سے عہد و پیمان کا نوشتہ لوگوں کو دکھائیں گے۔

بعمالی غیب، ص ۲۹۷۔ حلیۃ الامران، ج ۵، ص ۲۲۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۶۶۲۔

بشارۃ الاسلام، ص ۲۲۲۔ اسی جگہ۔

اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۸۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۷۔



۵ ناصبی (دشمنانِ اہل بیت علیہم السلام)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب قائم محلّ اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو تمام ناصبی اور دشمن اہل بیت علیہم السلام پر اسلام پیش کریں گے اور اقرار کر لیا تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیئے جائیں گے، یا انھیں جزیہ لینے پر مجبور کیا جائے گا۔ جس طرح آج اہل ذمہ جزیہ دیتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت ظہور کریں گے تو ہر ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے۔ اگر قبول کر لیا تو آزاد کر دیں گے، ورنہ گردن مار دیں گے، یا ان سے جزیہ لیں گے، جس طرح اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے اور انھیں شہر سے دور دیہاتوں میں جلا وطن کر دیں گے۔

مرحوم مجلسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

شاید یہ حکم آغاز قیام سے متعلق ہو۔ اس لیے کہ ظاہری طور پر روایات کہتی ہیں کہ ان سے صرف ایمان قبول کرایا جائے گا۔ اگر ایمان قبول نہیں کیا تو قتل کر دیئے جائیں گے۔

ابو بصیر کہتے ہیں: کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت مہدی محلّ اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ناصبیوں اور آپ کے دشمنوں سے کیا سلوک ہوگا۔

آپ نے کہا: اے ابو محمد! ہماری حکومت میں مخالفین کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ خداوند

تفسیر فرات، ج ۱۰۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۲

مرآة العقول، ج ۶۲، ص ۱۶۰

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۶



عالم ہمارے لیے ان کا خون حلال کر دے گا، لیکن آج ہم لوگوں پر ان کا خون حرام ہے، لہذا تمہیں کوئی دھوکہ نہ دینے پائے، اور یہ جان لو جس وقت ہمارے قائم کجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو حضرت مہدی خدا اور رسول نیز ہمارے لیے انتقام لیں گے۔

❖ منافقین

آیہ:
لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
”اگر تم کفر و ایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے تو ہم صرف کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔“

تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
خداوند عالم نے منافقین اور کافرین کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں۔ حضرت قائم اس وقت ظہور کریں گے جب کافر اور منافقوں کی صلب سے مومن ظاہر ہو جائیں گے۔ یعنی مومنین ان سے پیدا ہو جائیں۔ اس کے بعد خدا ان کافروں اور منافقوں کو قتل کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
جب حضرت قائم قیام کریں گے تو انھیں تم سے مدد مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور تم بہت سارے منافقین سے متعلق حدود الہی کا اجرا کریں گے۔
حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے بیٹے امام سجاد علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

سورۃ فتح، آیت ۲۵

کمال الدین، ج ۲، ص ۵۴۱۔ المحجہ، ص ۲۰۶۔ احقاق الحق، ج ۳، ص ۳۵۷
التہذیب، ج ۶، ص ۱۷۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۳۸۲۔ ملاذ الاخیار، ج ۹، ص ۴۵۵
ابن شہر اشوب۔ مناقب، ج ۴، ص ۸۵۔ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۹



خدا کی قسم میرا خون اس وقت تک کھولتا رہے گا جب تک کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مبعوث نہیں ہوتے اور میرے خون کا فاسق، کافر اور منافقین سے انتقام نہیں لیتے اور ۷۰ ہزار کو قتل نہیں کرتے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم قیام کریں گے تو وہ کوفہ آئیں گے اور وہاں تمام منافقین کو (جو حضرت کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) قتل کریں گے۔ نیز ان کے محلوں کو ویران، اور ان کے سپاہیوں سے جنگ کریں گے اور انھیں اس درجہ قتل کریں گے کہ خداوند عالم راضی اور خوشنود ہو جائے گا۔

شیطان

وہب بن جمیع کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے سوال کیا: جو خداوند عالم نے شیطان سے کہا:

فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ

”ہاں (شیطان) روز معین اور وقت معلوم تک کے لیے مہلت دی گئی ہے۔“

یہ وقت معلوم کس زمانہ آئے گا؟

آپ نے کہا: تمہیں کیا گمان ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے؟ خداوند عالم نے شیطان کو ہمارے قائم کے قیام کے دن تک مہلت دی ہے۔ جب خدا انھیں مبعوث کر کے قیام کی اجازت دے گا تو حضرت مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے۔ اس وقت

اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۲۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۸

سورۃ حجر، آیت ۲۸

شیطان اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا وہاں آئے گا، اور کہے گا: مجھ پر آج کے دن وائے ہوا! حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس کی پیشانی پکڑ کر اس کی گردن مار دیں گے، لہذا یہی وقت وقت معلوم ہوگا، جب شیطان کی مہلت کا زمانہ تمام ہو جائے گا۔

خلاصہ حضرت کی جنگ خوارج، نواصب، بنی امیہ، بنی عباس، کعبہ کے لیروں، مرجہ گروہ، ظالموں، سفیانی، دجال، یہود وغیرہ سے ہے۔ مختصر آپ لوگوں سے جنگ کریں گے جو محاذ آرائی اور مخالفت کریں گے۔ نیز جو لوگ حکومت الہی کی تشکیل میں رکاوٹ بنیں گے لیکن جو عام کا خیال ہے کہ آنحضرت بے حد و حساب خوزریزی کریں گے نعوذ باللہ سفاکی کا مظاہرہ کریں گے یہ صرف دشمنوں کے پروپیگنڈے ہیں۔ کیسے؟ یقین کر لیا جائے کہ ایسا کریں گے جب کہ رسول خدا فرماتے ہیں: ”وہ تمام انسانوں میں سب سے مجھ سے مشابہ ہیں۔“



عیاشی تفسیر ج ۲، ص ۲۴۳۔ انبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۵۱۔ تفسیر صافی، ج ۱، ص ۹۰۶۔ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۳۴۳۔ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۵۴۔ میں نے مولف حضرت استاد آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی صاحب سے بھی سنا ہے۔ علامہ محمد حسین طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کی دوسری روایت تفسیر قمی سے نقل کی ہے اور اس کے ذیل میں کہتے ہیں اکثر آیات، قیامت کی تفسیر میں اہل بیت سے مروی روایات کبھی آیات کو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور اور کبھی رجعت تو کبھی قیامت سے تفسیر کرتی ہیں۔ شاید اس اعتبار سے ہو۔ یہ تین دن حقائق کے ظاہر ہونے کے اعتبار سے مشترک ہوں۔ وضعف کے اعتبار سے ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ المیزان فی تفسیر القرآن، ج ۱۲، ص ۱۸۴۔ الرجعة فی احادیث الفرقین۔

ساقویں فصل

سنت محمدیؐ کا احیاء (زندہ کرنا)

jabir.abbas@yahoo.com



حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی قضاوت، جدید احکام نیز جو آپ اصلاح کریں گے، اس کے متعلق بہت ساری روایات پائی جاتی ہیں۔ ایسے احکام موجودہ فقہی متون اور کبھی ظاہر روایات و سنت کے موافق نہیں ہیں۔ بھائی کی میراث کا قانون۔ عالم ذر میں شراجور، بے نماز کا قتل، جھوٹے کی پھانسی، مومن سے سود لینا حرام ہے معاملات میں، مسجدوں کے مناروں کا خاتمہ، مساجد کی چھتوں کو توڑ دینا انھیں میں سے ہے، جو روش حضرت اپنے کاموں اور امور میں اختیار کریں گے جس کا بیان گذشتہ فصل میں ہو چکا ہے اسی طرح ہے۔

روایات میں اس طرح عبارت کی تبدیلی سے جیسے حضرت جدید فیصلے، نئی سنت، نئی دعائیں، نئی کتاب کے اسماء کا ذکر ہے کہ ہم اسے صرف سنت محمدی کو زندہ کرنے کا نام دیتے ہیں۔

لیکن دگرگوئی و اختلاف کچھ اتنا ہو گا کہ دیکھنے والے لوگ جدید دین سے تعبیر کریں گے۔

جب ایسی روایتوں کا معصومین علیہم السلام سے صادر ہونا ثابت ہو جائے، تو چند نکلتوں کی جانب توجہ لازم و ضروری ہوگی:

① بعض احکام الہی اگرچہ ان کا سرچشمہ خداوند عالم ہی ہے لیکن اعلان و اجراء کے شرائط حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے زمانے میں فراہم

ہوں گے اور یہی ہیں جو ان احکام کا اعلان اور اجراء کریں گے۔

۲۔ مرور زمانہ سے طاقتوروں اور تحریف کرنے والوں کی جانب سے احکام الہی میں دگرگونی و تحریفیں واقع ہوئی ہیں۔ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کے بعد اسے صحیح و درست کر دیں گے۔

کتاب القول المختصر میں ہے کہ کوئی بدعت اور سنت ایسی نہیں ہوگی جس کا پھر سے احیاء نہ کریں۔

۳۔ اس لیے بھی کہ جو فقہاء نے حکم شرعی حاصل کیا ہے قواعد و ضوابط سے حاصل کیا ہے کبھی حاصل شدہ حکم شرعی واقع کے مطابق نہیں ہوتا، اگرچہ اس استنباط کا نتیجہ مجتہد اور مقلد کے لیے حجت شرعی ہے، لیکن امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی حکومت میں حضرت احکام واقعی کو بیان کریں گے۔

۴۔ بعض احکام شرعی خاص شرائط و اضطراری صورت اور تقیہ کے عالم میں غیر واقعی صورت میں بیان ہوئے ہیں جب کہ حضرت کے زمانہ میں تقیہ نہیں ہوگا اور احکام واقعی کی صورت میں بیان ہوں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تقیہ ختم ہو جائے گا اور حضرت تلوار نیام سے باہر نکالیں گے تو لوگوں سے تلوار کا لین دین کریں گے اور بس۔“

مذکورہ بالا موارد سے متعلق چند روایات بیان کرتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک مفصل حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

کتاب المحسن، موسوعة الفقہیہ، آية الخوئی، ج ۵، ص ۲۰

قبیل ”لا یرک بدعة الا ازالها ولا سنة الا احياها“ القول المختصر، ص ۲۰

تاویل الآيات الظاهرة، ج ۲، ص ۵۴۰۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۶۶۴

تم مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہمارے امر کے سامنے تسلیم رہو اور تمام امور کی بازگشت ہماری جانب کرو نیز ہماری اوز اپنی حکومت اور فرج کے منتظر رہو۔ جب ہمارے قائم ظہور کریں گے اور ہمارا بولنے والا بولے گا نیز قرآن کی تعلیم، دین و احکام کے قوانین نئے سرے سے تمہیں دیں جس طرح رسول خداؐ پر نازل ہوئے ہیں تو تمہارے علماء حضرت کی اس رفتار کا انکار کریں گے اور تم خدا کے دین اور اس کی راہ پر ثابت نہیں رہو گے، مگر تلوار کے ذریعہ جو تمہارے سروں پر سایہ گلن ہوگی۔

خداوند عالم نے اس امت کے لیے گذشتہ امتوں کی سنت قرار دی ہے لیکن ان لوگوں نے سنت کو تبدیل کر دیا اور دین میں تحریف کر ڈالی، کوئی لوگوں کے درمیان رائج حکم نہیں ہے مگر یہ کہ وحی شدہ کے احکام میں تحریف کر دی گئی ہے۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے جس چیز کی تمہیں دعوت دی جائے اسے قبول کرو تا کہ مجدد دین آجائے۔“ ♦

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو لوگوں کو نئے سرے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور انھیں اسلام کی راہنمائی کریں گے جب کہ لوگ پرانے اسلام سے برگشتہ اور گمراہ ہو چکے ہوں گے۔“ ♦ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کسی نئے دین کی پیشکش نہیں کریں گے، چونکہ لوگ واقعی اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں دوبارہ اسی دین کی دعوت دیں گے جس طرح رسول خداؐ نے اس کی دعوت دی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے برید سے کہا:

کشتی، رجال، ص ۱۳۸۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۶۰۔ بخار الانوار، ج ۵۲۴، ص ۲۔

العالم، ج ۳، ص ۵۵۸۔

مفید ارشاد، ص ۳۶۴۔ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۴۔ اعلام الوری، ص ۴۳۱۔

بخار الانوار، ج ۵۱، ص ۳۰۔



”اے برید! خدا کی قسم کوئی حریم الہی ایسی نہیں ہوگی جس سے تجاوز نہ کیا گیا ہو اور اس دنیا میں کتاب خداوندی و سنت رسول خداؐ پر کبھی عمل نہیں ہوا۔ اور جس دن امیر المؤمنین علیہ السلام نے رحلت کی ہے اس کے بعد سے لوگوں کے درمیان حدود الہی کا اجرا نہیں ہوا۔“

اُس وقت فرمایا:

”قسم خدا کی روز شب ختم نہیں ہوں گے مگر یہ کہ خداوند عالم مردوں کو زندہ، زندوں کو مردہ کرے گا اور حق اس کے اہل کو لوٹا دے گا اور اپنے آئین کو جو اپنے اور رسول خداؐ کے لیے پسند کیا ہے باقی رکھے گا۔ تمہیں مبارک ہو، مبارک، کہ حق صرف اور صرف تمہارے ہاتھ میں ہے۔“

یہ روایت بتاتی ہے کہ دگرگوئی و تغیر زیادہ تر شیعوں کے علاوہ ان کے مخالفین کے لیے ہے لیکن بعض موارد میں شیعوں کے لیے بھی۔ اس فصل میں تغیرات، اصلاحات، کا امام زمانہ کے زمانے میں تین حصہ میں احکام جدید، اصلاحات اور عمارتوں کی تجدید اور نئے فصلوں کا بیان کریں گے۔



۱: احکام جدید

۱ زنا کار اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو پھانسی

ابن بن تغلب کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے کہا: ”اسلام میں حکم خداوندی کے مطابق دو خون حلال ہیں۔ نیز اس وقت تک اس کا کوئی حکم نہیں دے گا جب تک کہ خداوند عالم ہمارے قائم کو نہ بھیج دے وہ خدا کے حکم کے مطابق حکم دیں گے اور کسی سے گواہ و شاہد کے طالب نہیں ہوں گے۔ حضرت زنائے محصنہ کرنے والوں (زن، مرد، اور شوہر دار عورت) کو سنگسار کریں گے اور جو زکوٰۃ نہیں دے گا اس کی گردن مار دیں گے۔“

حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام فرماتے ہیں: ”جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو تین ایسے حکم دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسا حکم نہ دیا ہوگا۔ {۱} آنحضرت بوڑھے زنا کار مرد کو پھانسی دیں گے {۲} زکوٰۃ نہ دینے والوں کو قتل کر دیں گے {۳} ایک برادر دینی کی میراث دوسرے برادر دینی کو دیں گے (یعنی جو عالم ذر میں باہم بھائی رہے ہوں گے)۔“

کافی، ج ۳، ص ۵۰۳۔ الفقہ، ج ۲، ص ۱۱۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۶، ص ۱۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۵۔

صدق، حصال، باب ۳، ص ۱۳۳۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۹۵

علامہ علی رحمۃ اللہ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی پھانسی کے بارے میں کہتے ہیں:
مسلمان ہر زمانہ میں زکوٰۃ کے وجوب پر متفق اور زکوٰۃ کو اسلام کے پنجگانہ
ارکان میں سے ایک جانتے ہیں۔ لہذا جو اس کے وجوب کو قبول نہ کرے جبکہ فطری
مسلمان ہو اور مسلمانوں کے درمیان نشوونما پائی ہو، تو اسے بغیر توبہ کے پھانسی دے
دیں گے۔ اور اگر مسلمان ملی ہوگا تو اسے تین بار مرتد ہونے کے بعد، توبہ کی مہلت دیں
گے اس کے بعد پھانسی دے دیں گے۔

یہ احکام اس صورت میں ہیں جب آگاہ و باشعور انسان وجوب کے بارے میں
علم رکھتا ہو لیکن اگر وجوب سے ناواقف ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا۔
مجلسی اول اس روایت کی شرح میں بعض وجوہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:
شاید مراد یہ ہو کہ حضرت ان دو مورد میں اپنے علم کے مطابق حکم اور قضاوت
کریں گے اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ یہی روش حضرت کے دیگر فیصلوں میں
بھی ہوگی ان دو مورد سے اختصاص دینے کا راز اہمیت کے لحاظ سے ہے۔

❶ قانون ارث

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:
خداوند عالم نے جسم سے دس ہزار سال قبل ارواح کو خلق فرمایا۔ ان میں سے جو
ایک دوسرے سے آسمان پر آشنا و متعارف رہے ہیں وہ زمین پر بھی آشکار ہیں گے اور
جو ایک دوسرے سے اجنبی رہا ہے زمین پر بھی ایسا ہوگا۔ جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ
فرجہ الشریف قیام کریں گے تو برادر دینی کو میراث تو دیں گے لیکن نسبی برادر کو محروم کر

تذکیر الفقہاء، ج ۵، ص ۷ کتاب زکات، ملاحظہ ہو: مرآۃ العقول، ج ۱۶، ص ۱۴

دیں گے یہی معنی ہیں خداوند عالم کے قول کے سورہ مومنون میں:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ﴾
 ”جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کی علت دریافت کریں گے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خداوند عالم نے جس کی خلقت سے دس ہزار سال قبل، ارواح کے درمیان بھائی چارگی قائم کی لہذا جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو برادران وینی جن کے درمیان برادری قائم ہے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور نسی بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں گے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔“

۳ جھوٹوں کا قتل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو سب سے پہلے جھوٹے شیعوں کا تعاقب کریں گے اور انھیں قتل کر ڈالیں گے۔“ ﴿احتمال ہے کہ شاید اس سے مراد منافقین اور مہدویت کے مدعی اور بدعت گزار افراد ہوں جو دین سے لوگوں کے منحرف ہونے کا سبب بنے ہیں۔

۴ حکم جزیہ کا خاتمہ

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿الفتیہ، ج ۴، ص ۲۵۴۔ صلیوق، عقاید، ص ۷۶۔ حصینی، ہدایہ، ص ۶۴، ۸۷۔ مختصر البصائر،

ص ۱۵۹۔ روضۃ المتقین، ج ۱۱، ص ۴۱۵۔ بحار الانوار، ج ۶، ص ۲۴۹ و ج ۱۰، ص ۳۶۷۔

کشی، رجال، ص ۳۹۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۶۱۔



”خداوند عالم دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں کرے گا، جب تک حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود اور جزیہ قبول نہ کریں اور صلیب و بتوں کو نہ توڑ دیں نیز جنگ کا زمانہ ختم ہوگا اور لوگوں کو مال و دولت لینے کے لیے آواز دیں گے اور ان کے درمیان اموال کو برابر سے تقسیم کریں گے اور لوگوں سے عادلانہ رفتار رکھیں گے۔“

رسول خداؐ نے صلیبوں کے توڑنے اور سوروں کے قتل کرنے کے بارے میں (کہ اس کا مطلب جزیہ کا حکم اور مسیحیت کا دور ختم ہونا ہے) فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ایک منصف فرمانروا کی حیثیت سے ظہور کریں گے۔ صلیبوں کو توڑیں گے اور سوروں کو قتل کر ڈالیں گے۔ نیز اپنے کار گزاروں کو حکم دیں گے، مال و دولت لیے شہروں کا چکر لگائیں، تاکہ نیاز مند اسے لے لیں، لیکن کوئی نیاز مند اور محتاج نہیں ملیں گے۔“ شاید یہ حدیث مسیحیت اور اہل کتاب کے آخری دور کی طرف اشارہ ہو۔

❶ امام حسین علیہ السلام کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام

ہروی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: یا رسول اللہ! امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس بات کا آپ کی نظر میں کیا مطلب ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو امام حسین علیہ السلام کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے گناہ کی سزا پائیں گے۔“

انبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۹۶

عقد الدرر، ص ۱۶۶۔ القول المختصر، ص ۱۴

کیا ہے؟ حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہا: یہ بات ٹھیک ہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اس آیت:

وَلَا تَزِرْ وَازِرَةً وِزْرَ أُخْرَى

♦ ”کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ کے کیا معنی ہیں؟
آپ نے کہا:

جو خدا نے کہا ہے وہ درست ہے لیکن امام حسین علیہ السلام کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے رویہ سے خوشحال ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کوئی کسی چیز سے خوف زدہ ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انجام دیا ہو۔ اگر کوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور دوسرا مغرب میں رہ کر اس قتل پر اظہار خوشی کرے خداوند عالم کے نزدیک قاتل کے گناہ میں شریک ہے۔ اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کے باقی ماندہ افراد کو نیست و نابود کریں گے۔ اس لیے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے کردار پر اظہار خوشی کرتے ہیں۔“

میں نے کہا: آپ کے قائم سب سے پہلے کس گروہ سے شروع کریں گے؟
آپ نے کہا: ”بنی شیبہ سے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے، اس لیے کہ وہ مکہ معظمہ میں خانہ خدا کے چور ہیں۔“ ♦

① رہن ووشیقہ کا حکم

علی کہتے ہیں کہ میرے والد، سالم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سورہ کہف، آیت ۹

علل الشرائع، ج ۱، ص ۲۱۹۔ عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۷۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲،

ص ۳۱۳۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۵۵

حدیث ”جو کوئی رہن اور وثیقہ حوالہ کرنے پر برادر مومن سے زیادہ مطمئن ہو میں اس سے بیزار ہوں۔“ کے بارے میں میں نے سوال کیا تو امام جعفر صادق نے کہا: ”یہ مطلب قائم اہل بیت علیہم السلام کے زمانے میں ہے۔“

④ تجارت کا فائدہ

سالم کہتا ہے: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ مومنین کا برادر مومن سے سود لینا حرام اور رہا ہے؟

حضرت نے کہا: ”یہ مطلب ہمارے اہل بیت علیہم السلام قائم کے ظہور کے وقت ہو گا لیکن آج جائز ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے کچھ فروخت کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے تو جائز ہے۔“

مجلسی اول اس روایت کی سند کو قوی جاننے کے بعد فرماتے ہیں:

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو روایات کسی مومن سے فائدہ لینے کو مکروہ سمجھتی ہیں اور اسے رہا کرتی ہیں۔ مبالغہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ فی الحال مکروہ ہو، لیکن حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں حرام ہو جائے، لیکن مجلسی دوم اس روایت کو مجہول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: شاید ان دو مورد میں حرمت، حضرت حجت کے قیام کے زمانے سے مقید ہو۔

من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۲۰۰۔ التہذیب، ج ۷، ص ۱۷۹۔ وسائل الشیعہ،

ج ۱۲۳۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۵۵۔ ملاذالاحیاء، ج ۱۱، ص ۳۱۵

من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۲۰۰۔ التہذیب، ج ۷، ص ۱۷۹۔ وسائل الشیعہ،

ج ۱۲۳۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۵۵۔ ملاذالاحیاء، ج ۱۱، ص ۳۱۵

روضۃ المتقین، ج ۷، ص ۳۷۵

ملاذالاحیاء، ج ۱۱، ص ۳۱۵

۸۔ برادران دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

اسحاق کہتے ہیں:

میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حضرت نے برادر مومن کی مدد و تائید کی بات چھیڑی دی اور اس وقت کہا: ”جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو برادران مومن کی مدد اس وقت واجب ہو جائے گی اور چاہئے کہ ان کی مدد کریں۔“

۹۔ قطاق کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قطاق حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت نیست و نابود ہو جائیں گے، اس طرح سے کہ پھر کوئی قطاق کا وجود نہیں ہوگا۔“

قطاق: یعنی بہت بڑا سرمایہ جیسے دیہات میں بے شمار زمینیں اور قلعے ہیں جسے بادشاہوں اور طاقتور افراد نے اپنے نام درج کر لیا ہے۔ ساری کی ساری امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وقت ان کی ہو جائیں گی۔

۱۰۔ دولتوں کا حکم

معاذ بن کثیر کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”ہمارے خوشحال شیعہ آزاد ہیں کہ جو کچھ حاصل کریں راہِ خیر میں خرچ کر دیں،

لیکن جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو ہر خزانہ دار پر اسی کا ذخیرہ حرام ہو جائے گا مگر یہ کہ اسے حضرت کی خدمت میں لائے تاکہ اس کے ذریعہ

دُشمن سے جنگ میں مدد حاصل کریں۔ یہی خداوند عالم فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَتَّقُونَهَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

”جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں لیکن اسے راہِ خدا میں خرچ نہیں
کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔“





ب: احتمالِ اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید

① مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا

اصغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوتے وقت جبکہ اس وقت بھیکریوں اور مٹی سے بنا ہوا تھا۔ فرمایا:

اس شخص پر دای ہو جس نے تجھے ویران کھنڈر کر دیا۔ اس شخص پر دای ہو جس نے تیری بربادی کی آسانی پیدا کی ہے، اس پر دای ہو جس نے نرم و پختہ مٹی سے بنایا اور حضرت نوح علیہ السلام کے قبلہ کا رخ موڑ دیا۔ پھر بات جاری رکھتے ہوئے اس شخص کو مبارک ہو جو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں تیری ویرانی کے گواہ ہوں، وہ لوگ امت کے نیک لوگ ہیں جو ہماری عزت کے نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔“ ♦

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں:

”بے شک جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو مسجد

کوفہ کو خراب اور اس کے قبلہ کو درست کریں گے۔“ ♦

طوسی، غیۃ، ص ۲۸۲۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۱۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۲

نعمانی غیۃ، ص ۳۱۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۴۔ مستدرک الوسائل، ج ۳،

ص ۳۶۹ و ج ۱۲، ص ۲۹۴

۲۔ راستے میں واقع مساجد کی حریم

ابو بصیر کہتے ہیں: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو کوفہ میں چار مسجد کو ویران کر دیں گے۔ نیز کسی بلند پایہ مسجد کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی اونچائی و کنگورہ کو گرا دیں گے اور بغیر بلندی سادہ حالت میں چھوڑ دیں گے۔ نیز جو مسجد راستہ میں واقع ہوگی اُسے گرا دیں گے۔“

شاید اس سے مراد، وہ چار مسجدیں ہیں جسے لشکر یزید کے سربراہوں نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کے بعد شکرانہ کے عنوان سے کوفہ میں بنائی تھیں اور بعد میں ”مساجد ملعونہ“ کے نام سے مشہور ہوئیں اگرچہ آج یہ مساجد موجود نہیں ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعد میں ایک گروہ اہل بیت علیہم السلام کی دشمنی میں دوبارہ بنا ڈالے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ان مساجد کے بارے میں فرماتے ہیں: ”کوفہ میں قتل حسین علیہ السلام پر خوشی منانے کے عنوان سے چار مسجد بنائی گئیں یعنی مسجد اشعث، مسجد جریر، مسجد ساک، مسجد شبث بن ربعی۔“

۳۔ مناروں کی ویرانی

ابو ہاشم جعفری کہتا ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں

من لا یحضرہ، ج ۱، ص ۵۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۳۔ انشاء الہدایہ، ج ۳، ص ۵۱۷،

۵۵۶۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۲، ص ۴۰۰۔ ملاحظہ ہو: من لا یحضرہ الفقہ، ج ۱،

ص ۲۲۲۔ ارشاد، ص ۳۶۵۔ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۴

مہدی موعود، ص ۹۴۱۔ الفارات، ج ۲، ص ۳۲۴

بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۱۸۹

تھا تو آپ نے فرمایا:

”جب قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو منارے اور محراب کو مساجد سے ویران کریں گے۔“

میں نے خود کہا: حضرت ایسا کیوں کریں گے؟

امام حسن عسکری علیہ السلام نے میری طرف رخ کر کے کہا: اس لیے کہ یہ ایسی بدعت ہے کہ جسے رسول خدا اور کسی امام نے ایسا نہیں کیا ہے۔“

ایک روایت کے مطابق مرحوم صدوق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک ایسی مسجد کے پاس جس کا منارہ بلند تھا گزرتے وقت کہا: ”اسے ویران کر دو۔“

مجلسی اول کہتے ہیں ان روایات سے بلند منارے کی مسجد بنانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے کہ مسلمانوں کے گھروں پر بلندی و تسلط رکھنا حرام ہے، لیکن اکثر فقہاء نے اس روایت کو کراہت پر حمل کیا ہے (یعنی ایسا کرنا مکروہ ہے)

مسعودی وطبری کی نقل کے مطابق آپ منبروں کے ویران کرنے کا حکم دیں

گے۔

مسجد میں خلیفہ یا امام جماعت کے لیے ایک جگہ بنائی تاکہ نماز کی حالت میں وہاں کھڑے ہوں اور دشمن کی دسترس سے محفوظ رہیں۔

طوسی غیۃ، ص ۱۲۳۔ ابن شہر آشوب، مناقب، ج ۳، ص ۴۳۷۔ اعلام الوری، ص ۳۵۵۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۸، ۲۰۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۱۲۔ بحار الانوار، ج ۵۰، ص ۲۱۵ و ج ۵۲، ص ۲۳۲۔ مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۴۷۹-۴۸۴۔

من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۱۵۵۔ روضۃ المتقین، ج ۲، ص ۱۰۹۔

اثبات الوصیہ، ص ۲۱۵۔ اعلام الوری، ص ۳۵۵۔



● مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”سب سے پہلے جس چیز کا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف آغاز کریں گے وہ یہ ہے کہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دیں گے اور عریش موسیٰ علیہ السلام کی طرح اس پر سائبان بنائیں گے“۔ جس سے گرمی و سردی میں بچاؤ ہو سکے۔“ اس روایت کو استحباب پر حمل کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ آسمان و نماز گزار کے درمیان کسی مانع اور رکاوٹ کا نہ ہونا مستحب ہے نیز مانع کا نہ ہونا نماز و دعا کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

● مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل حالت پر لوٹانا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مسجد الحرام کی موجودہ عمارت توڑ کر پہلے کی طرح اسے پرانی حالت میں تبدیل کر دیں گے۔ نیز مسجد رسول خدا کو توڑ کر اس کی اصلی حالت پر لوٹا دیں گے اور کعبہ کو اس کی اصلی جگہ پر تعمیر کریں گے۔“

عریش ایک سائبان ہے جسے اپنے سردی و گرمی اور دھوپ سے حفاظت کے لیے بناتے ہیں اور طرحی کی نقل کے مطابق اسے کھجور کی پتوں یا چھال سے بناتے ہیں اور فصل کھجور کے آخر تک اس میں زندگی گذارتے ہیں۔ اس کا خراب کرنا شاید اس دلیل سے ہے کہ ظہور امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے مساجد سادہ حالت میں ہو جائیں گی اور آرائش کھوشنیں گی۔ منابر کی ویرانی اس دلیل سے ہے کہ یہ لوگوں کی راہنمائی اور ہدایت کے ذمہ دار نہیں رہ جائیں گے، بلکہ خائن و ظالم حکام کی تقویت اور مملکت اسلامیہ میں دشمنوں کے نفوذ کی توجیہ بیان ہوگی۔

من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۵۳۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۲۵۔ وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۴۸۸۔ روضۃ المتقین، ج ۲، ص ۱۰۱۔ ارشاد، ص ۲۱۴۔ طوسی، غیبیہ، ص ۲۹۷۔ نعمانی غیبیہ، ص ۱۷۱۔ اعلام الوری، ص ۴۳۱۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۰۵۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۱۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۲۔



اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں:

◆ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو خانہ کعبہ کو اس کی پہلی صورت میں لوٹا دیں گے
نیز مسجد رسول خداؐ اور مسجد کوفہ میں بھی تبدیلی لائیں گے۔



jabir.abbas@yahoo.com

◆ اس کی حدود کو صدوق و مجلسی بیان کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو روضة المتقین، ج ۲،

ص ۹۴۔ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۴۹



ج: قضاوت (فیصلہ)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

خداوند عالم حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے بعد ایک ہوا کو بھیجے گا جو ہر زمین پر آواز دے گی کہ یہ مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں جو داؤد و سلیمان کی روش پر فیصلہ کریں گے اور اپنے فیصلہ پر کوئی شاہد و گواہ کے طالب نہیں ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے ایسے احکام اور فیصلے صادر ہوں گے کہ بعض آپ کے چاہنے والے اور ہمرکاب تلوار چلانے والے بھی معترض ہوں گے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی قضاوت ہے لہذا حضرت اعتراض کرنے والوں کی گردن مار دیں گے پھر دوسرے انداز میں فیصلہ کریں گے جو حضرت داؤد کا انداز تھا۔ پھر حضرت کے چاہنے والوں کا دوسرا گروہ اس پر معترض ہوگا تو حضرت اس کی بھی گردن مار دیں گے۔

تیسری دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روش پر فیصلہ کریں گے تو پھر حضرت کے چاہنے والوں کا گروہ معترض ہوگا۔ حضرت اس کی بھی گردن مار دیں گے اور انھیں

پھانسی دے دیں گے۔ اس کے بعد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روش

کافی، ج ۱، ص ۳۹۷۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱۔ مرآۃ العقول، ج ۴، اس حدیث کو

سے فیصلہ کریں گے تو پھر کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔“

بڑی بڑی نامور کمینیاں جو محرومین اور حقوق بشر کا دم بھرتی ہیں وہ ایسی رفتار رکھیں گی کہ بشریت سے دشمنی کے سوا کچھ اور ظاہر نہیں ہوگا۔

حکومت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا انجام دینا، کا وارث و مالک ہونا ہے جس میں دشمن اپنی پوری طاقت سے انسانیت کے ساتھ مبارزہ کرے گا اور انسانوں کی خاصی تعداد کو قتل کر چکا ہوگا اور جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں وہ دوسری حکومتوں سے ناامید ہو کر ایک ایسی حکومت سے متمسک ہوں گے جو اپنا وعدہ پورا کرے گی۔ یہ وہی مہدی آل محمد کی حکومت ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہماری حکومت و سلطنت آخری حکومت ہوگی۔ کوئی خاندان، پارٹی، گروہ حکومت کا مالک نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ ہم سے پہلے بروئے کار آ کر وہ بھی اس لیے کہ اگر ہماری حکومت کی روش و سیاست دیکھیں تو نہ کہیں کہ اگر ہم بھی امور کی باگ و ڈور تھامتے تو ایسی رفتار کرتے۔ یہی خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں کہ فرمایا:

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

”انجام متقین کے لیے ہے۔“



۵: حکومتِ عدل

عدالت، ایک ایسا لفظ ہے جس سے کبھی آشنا و متعارف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدالت ایک ایسی چیز ہے کہ سب سے ظاہر ہو یہ نیک اور اچھی چیز ہے۔ ذمہ داروں اور حکام سے اس کا ظہور اور بھی اچھی چیز ہے لیکن افسوس کا مقام ہے اکثر زمانوں میں، عدالت کا صرف نام و نشان باقی رہا ہے اور بشریت نے تھوڑے زمانے میں وہ بھی اللہ والوں کی حکومت میں عدالت دیکھی ہے۔

استعمار نے اپنے فائدہ اور اپنی حاکمیت کے نفوذ کی خاطر مختلف شکلوں میں اس مقدس لفظ سے سوء استفادہ کیا۔ ایسے دلکش نعرے سے کچھ گروہ کو اپنے ارد گرد جمع کرتے تو ہیں، لیکن زیادہ دن نہیں گزرتا کہ رسوا ہو جاتے ہیں اور اپنی حکومت کے دوام کے لیے طاقت اور نا انصافی کا استعمال کرنے لگتے ہیں۔

مرحوم طبری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر

مرحوم طبری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ذریعہ سنت کے زندہ کرنے کے بارے میں اقوال ہیں جسے ہم ذکر کریں گے:

اگر سوال کیا جائے کہ تمام مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت ختمی مرتبتؑ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا لیکن تم شیعوہ لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے جو بیس سال سے زیادہ ہو، اور احکام دین کو نہ



جانتا ہوگا اسے قتل کر دیں گے اور مساجد، دینی زیارت گاہوں کو ویران کر دیں گے اور داؤد کے طریقہ پر (کہ وہ حکم صادر کرنے میں گواہ نہیں چاہتے تھے) حکم کریں گے۔ اس طرح کی چیزیں تمہاری روایات میں وارد ہوئی ہیں۔ یہ عقیدہ دیانت کے نسخ ہونے اور دینی احکام کے ابطال کا باعث ہے اور حضرت خاتم کے بعد ایک پیغمبر کا تم لوگ اثبات کرتے ہو اگرچہ اس کا نام تم لوگ پیغمبر کا نام نہ دو۔ تمہارا جواب کیا ہے؟

ہم کہیں گے: جو کچھ سوال کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ قائم جزیہ قبول نہیں کریں گے۔ بیس سالہ شخص جو احکام دینی نہ جانتا ہو اسے قتل کریں گے۔ ہم اس سے باخبر نہیں ہیں اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس سلسلے میں خصوصی روایات ہیں تو قطعی طور پر اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ بعض مساجد، زیارت گاہوں کی تخریب سے مراد وہ مساجد اور زیارت گاہیں ہوں جو تقوٰنی و دسور خداوندی کے خلاف بنائی گئی ہوں۔

توثیقنا مشروع جائز کام ہوگا نیز رسول خداؐ نے بھی ایسا کام کیا ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے قائم، حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح بغیر شاہد کے فیصلہ کریں گے تو یہ بھی ہمارے نزدیک قطعی و یقینی نہیں ہے۔ اگر صحیح بھی ہو تو اس کی تاویل اس طرح ہوگی کہ جن موارد میں قضیوں کی حقیقت اور دعوے کی صداقت کا خود علم رکھتے ہیں اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور شاہد و دلیل کے طالب نہیں ہوں گے، اس لیے کہ امام یا قاضی کسی مطلب پر یقین حاصل کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور یہ نکتہ دیانت کے منسوخ ہونے کا باعث نہیں ہے۔

اسی طرح جو یہ بات کہی ہے کہ قائم جزیہ نہیں لیں گے اور گواہ و شاہد کی بات نہیں سنیں گے اگرچہ یہ درست ہو تو بھی، دیانت کے ختم ہونے کا سبب نہیں ہے، اس لیے کہ نسخ اسے کہتے ہیں کہ اس کی دلیل منسوخ شدہ کے بعد ہو اور ایک ساتھ بھی نہ ہو اگر ہر دو



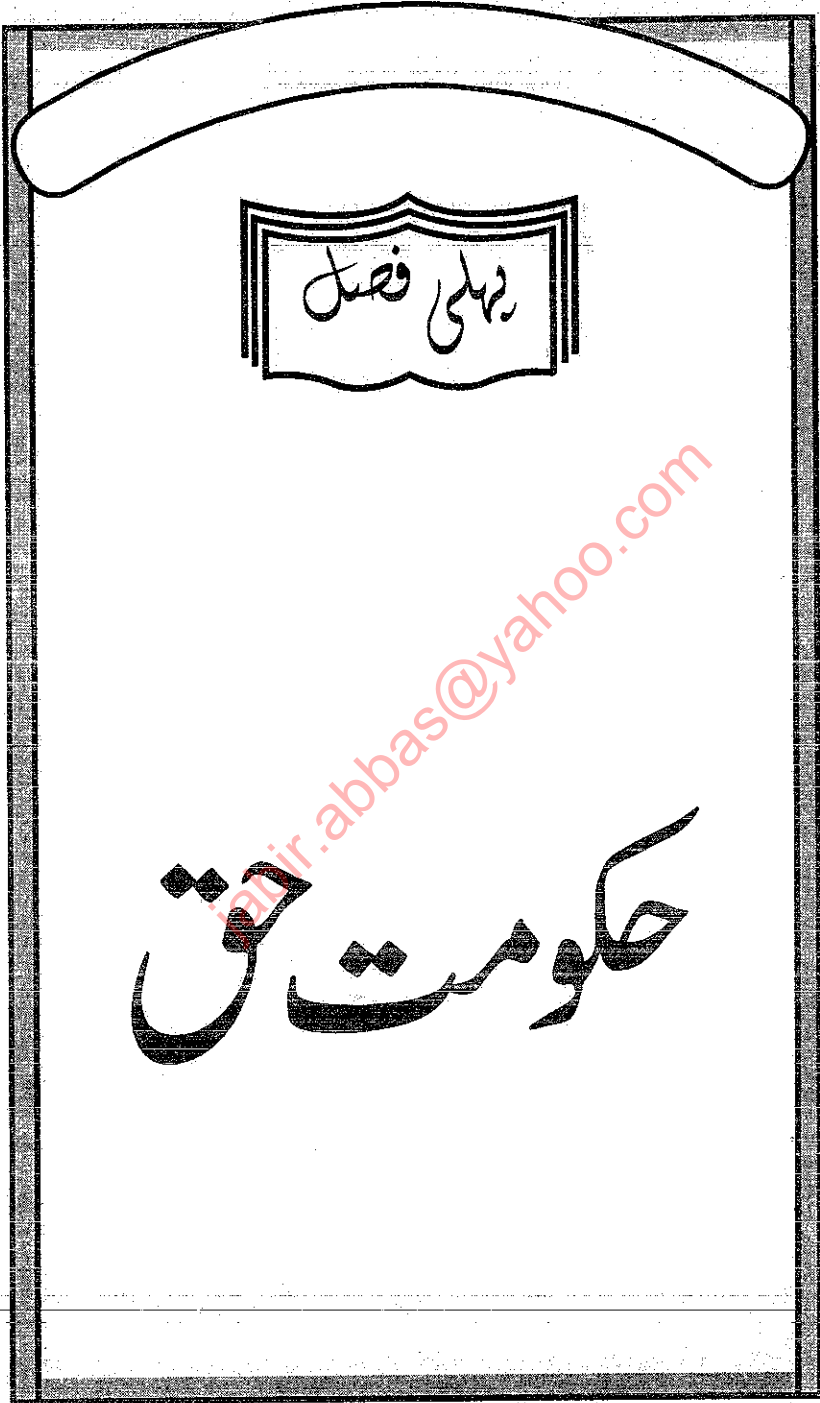
دلیل ایک ساتھ ہوں تو ایک کو دوسرے کا نسخ نہیں کہہ سکتے اگرچہ معنی کے اعتبار سے مخالف ہو مثلاً اگر فرض کریں گے شنبہ کے دن فلاں وقت گھر میں سرکاٹو اور اس کے بعد آزاد ہو، تو ایسی بات کو نسخ نہیں کہتے ہیں۔ اس لیے کہ دلیل رافع، دلیل موجب کے ہمراہ ہے۔

چونکہ یہ معنی روشن ہو چکے ہیں کہ رسول خداؐ نے ہمیں بتایا ہے کہ قائم ہمارے فرزندوں میں سے ہیں۔ اس کے حکم کی پیروی کرو اور جو حکم دیں قبول کرو۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں۔ قائم جو ہمیں حکم دیں اس پر عمل کریں لہذا اگر ہم نے ان کے حکم کو قبول کیا۔ اگرچہ بعض گزشتہ احکام سے فرق ہو گا دین اسلام کے احکام کو منسوخ نہیں جانتے، اس لیے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نسخ احکام ایسے موضوع میں جس کی دلیل وارد ہو ثابت نہیں ہوتا۔



jabir.abbas@yahoo.com

حکومت





دنیا کی وسعت اور گسترش کے باوجود اس کا ادارہ کرنا ایک دشوار و مشکل کام ہے۔ جو صرف الہی راہبر اور دلسوز و بہادر کار گزار، الہی نظام اور اسلامی حکومت کے اعتقاد کے ساتھ ہی امکان پذیر ہے۔ (ممکن ہے)

امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف دنیا کا ادارہ کرنے کے لیے ایسے ایسے وزراء بھیجیں۔ جو جنگی سابقہ رکھتے ہوں گے اور تجربہ و عمل کے اعتبار سے اپنی پایداری و ثبات قدمی کا مظاہرہ کریں گے۔

صوبہ کا مالک اپنی بھاری بھر کم شخصیت کا خواہش مند ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جس ملک کے ذمہ دار ایسے ہوں گے وہ مشکلات پر قابو پاسکتے ہیں، نیز گزشتہ حکومتوں کی تباہی کا میابی میں تبدیل ہو جائے گی اور ایسی حالت ہو جائے گی کہ زندہ افراد مردوں کی دوبارہ حیات کی آرزو کریں گے۔

توجہ رکھنی چاہئے کہ حضرت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت امور کی باگ ڈور ہاتھ میں لیں گے جب دنیا بے سروسامانی اور لاکھوں زخمی، جسمی و روحانی اور ذہنی بیمار یوں سے بھری ہوگی۔ دنیا پر تباہی و بربادی سایہ فگن نا امنی و بے چینی عالم پر محیط ہو گی۔ شہر جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہوں گے۔ کھیتیاں آلودہ فضا کی وجہ سے خراب اور روزی میں کمی ہوگی۔

دوسری طرف دنیا والوں نے احزاب، پارٹیاں، کمیٹیاں حکومتیں دیکھی ہیں جو دعویدار تھیں اور ہیں، کہ اگر حکومت مجھے مل جائے، تو دنیا اور اہل دنیا کی خدمت کریں گے اور چین و سکون، راحت و آرام اقتصادی حالت کو بہتر بنادیں گے، لیکن ہر ایک عملی طور پر ایک دوسرے سے بُرا ہی ثابت ہوتا ہے سوائے فتنہ و فساد، قتل و غارت گری، ویرانی کے کچھ نہیں دیتے۔ کمیونسٹ نے تلاش کی۔ مائو یزیم اپنے راہبروں کی نظر میں معتوب ٹھہرا۔ مغربی ڈیموکریسی نے انسان فریبی کے علاوہ کوئی نعرہ نہیں لگایا۔

آخر میں ایک ایسا دن آئے گا کہ عدل و عدالت ایک قوی خدا رسیدہ الہی انسان کے ہاتھ میں ہوگی اور ظلم و جور سے مردہ زمین پر عدالت قائم ہوگی۔ وہ اس شعار کے اجراء کرنے میں یملاء الارض قسطاً و عدلاً ”زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے“ کے مصمم ہوں گے جس کے آثار ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔

حضرت حکومت اس طرح تشکیل دیں گے اور لوگوں کو ایسی تربیت کریں گے کہ ذہنوں سے ستم مٹ چکا ہوگا، بلکہ روایات کی تعبیر کے اعتبار سے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ حد یہ ہے کہ حیوانات بھی ظلم و تعدی سے باز آجائیں گے۔ گوسفند، بھڑیئے ایک ساتھ بیٹھیں گے۔ حضرت ام سلمیٰ کہتی ہیں: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: ”مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سماج میں ایسی عدالت قائم کریں گے کہ زندہ افراد آرزو کریں گے کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عدالت سے فیضاب ہوتے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آیہ شریفہ:

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۵۔ الإذاعہ، ص ۱۱۹۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹۴

سورہ بقرہ آیت: ۲۵۱



”جان لو کہ خداوند عالم زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا۔“
کی تفسیر فرماتے ہیں:

خداوند عالم زمین کو حضرت قائم کے ذریعہ زندہ کرے گا۔ آنحضرت زمین پر عدالت برپا کریں گے اور اسے عادلانہ انداز سے زندہ کریں گے۔ جبکہ ظلم و جور سے مردہ ہو چکی ہوگی۔

نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
خدا کی قسم یقینی طور پر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عدالت گھروں کے اندر بلکہ کمروں میں نفوذ کر چکی ہوگی۔ جس طرح سردی و گرمی کا اثر ہوتا ہے۔“
ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ بعض گروہ کے چاہنے اور مخالفت کے باوجود عدالت پوری دنیا میں بغیر استثناء کے قائم ہوگی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آیت شریفہ:

الذین ان مكناهم في الارض اقاموا الصلوة

”اگر زمین میں ان لوگوں کو حاکم بنادیں تو وہ نماز قائم کریں گے وغیرہ۔“

کی تفسیر فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے ناصروں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ اپنے دین کو ظاہر کرے گا اس طرح سے کہ ظلم و ستم کا خاتمہ اور بدعت کا نشان تک مٹ جائے گا۔“

کمال الدین، ص ۶۶۸، المحجہ، ص ۴۱۹۔ نور الثقلین، ج ۵، ص ۲۴۲۔ ینایع المودة،

ص ۴۲۹۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۵۴

نعمانی غیبیہ، ص ۱۵۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۴۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۲

سورۃ حج، آیت ۴۱۔

تفسیر صافی، ج ۲، ص ۸۷۔ المحجہ، ص ۱۴۳۔ احقاقیق الحق، ج ۱۳، ص ۳۴۱

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو معاشرہ میں

ایسی میزان عدالت قائم کریں گے جس کے بعد پھر کوئی ظلم نہیں کرے گا۔

نیز حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت کسانوں اور لوگوں کے درمیان عادلانہ رویہ اپنائیں گے۔“

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ

السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ پانچ سو درہم زکوٰۃ ہیں اسے لے لیجئے!

امام نے کہا: ”اے تم خود ہی اپنے پاس رکھو اور اپنے پڑوسیوں، بیماروں اور

ضرورت مند مسلمانوں کو دے دو۔“

پھر فرمایا: جب ہمارے مہدی عجل اللہ تعالیٰ ظہور کریں گے تو برابر سے مال تقسیم

کریں گے اور عدالت کے ساتھ ان سے رفتار رکھیں گے۔ جو ان کی پیروی کرے گا، گویا

اس نے خدا کی پیروی کی ہے اور جو نافرمانی کرے گا خدا کا نافرمان شمار ہوگا۔ اسی وجہ سے

حضرت کا نام مہدی رکھا گیا ہے کہ پوشیدہ امور و مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں۔

حضرت مہدی کی عدالت زمانے میں اتنی وسیع ہوگی کہ شرعی اولویت کی بھی

رعایت ہوگی یعنی جو لوگ واجبات انجام دیتے ہیں، ان پر مستحبات انجام دینے

والوں کو مقدم رکھا جائے گا۔ مثال کے طور پر حضرت قائم کے زمانے میں اسلام اور الہی

کمال الدین، ص ۳۷۲۔ کفایۃ الاثر، ص ۲۷۰۔ اعلام الوری، ص ۴۰۸۔ کشف الغمہ،

ص ۳۱۴۔ فراء دالسم، ص ۳۳۶۔ بنایع المودہ، ص ۴۴۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔

ص ۳۲۱۔ احقاق الحق، ج ۳، ص ۳۶۴۔

اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۹۶۔

عقد الدرر، ص ۳۹۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۸۶۔



حکومت کا پوری دنیا میں بول بالا ہوگا، تو فطری بات ہے کہ الہی نعروں کی ناقابل وصف شان و شوکت ظاہر ہوگی۔

حج ابراہیمی شعار الہی کا ایک جز ہے جو حکومت اسلامی کی وسعت سے پھر کوئی حج پر جانے سے مانع اور رکاوٹ نہیں ہوگی اور لوگ باڑھ کی مانند کعبہ کی سمت روانہ ہوں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ کعبہ کے ارد گرد ایک بھیڑاڑ دھام ہوگا اور اتنا کہ حج کرنے والوں کے لیے کافی نہ ہوگا، پھر امام علیہ السلام حکم دیں گے اولویت ان کی ہے جو واجب ادا کرنے آتے ہیں حضرت امام صادق علیہ السلام کے بقول یہ سب سے پہلی عدالت کی جلوہ گاہ ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سب سے پہلے حضرت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عدالت سے جو چیز آشکار ہوگی وہ یہ کہ حضرت اعلان کریں گے کہ جو لوگ مستحق حج، مناسک اور حجر اسود کو چومنے اور مستحق طواف انجام دینے جا رہے ہیں وہ واجب حج ادا کرنے والوں کے حوالے کر دیں۔“ ❖

لہٰذا دلوں پر حکومت

واضح ہے کہ کوئی حکومت مختصر مدت میں دشواریوں پر حاکم ہو اور بے سرو سامانی کا خاتمہ اور دلوں سے یاس و ناامیدی کو ختم کرے اور ان دلوں میں امید کی لہر دوڑائے تو یقیناً لوگ اس کی حمایت کریں گے۔ نیز ایسا نظام جو جنگ کی آگ بجھا دے امنیت و آسائش کی راہ ہموار کر دے حتیٰ کہ حیوانات اس سے بہرہ مند ہوں یقیناً لوگوں کے

دلوں پر، حاکم ہوگا نیز لوگ ایسی حکومت کے خواہشمند بھی ہیں۔ اس لحاظ سے روایات

❖ کافی، ج ۴، ص ۴۲۷۔ من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۵۲۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲،

میں امام سے لگاؤ اور تمسک کو پسندیدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

رسول خدا فرماتے ہیں:

”تم لوگوں کو مہدی قریشی کی بشارت دیتا ہوں جس کی خلافت سے زمین و

آسمان کے رہنے والے راضی ہیں۔“

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”میری امت کا ایک شخص قیام کرے گا جسے زمین و آسمان والے دوست رکھیں

گے۔“

صبح کہتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں

بزرگ خرد ہونے اور خرد بزرگ ہونے کی تمنا کریں گے۔“

شاید اس لیے چھوٹے ہونے کی آرزو ہو کہ وہ زیادہ دن تک حضرت مہدی کی

حکومت میں رہنا چاہتے ہوں اور خرد بڑے ہونے کی آرزو اس لیے کریں گے کہ وہ

مکلف ہونا چاہتے ہوں گے، تاکہ حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی الہی

حکومت کے پروگرام کو اجراء کرنے میں خاص نقش و کردار پیش کر سکیں اور آخری جزا

کے مالک ہوں۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت اس درجہ موثر

ہوگی کہ مردے زندہ ہونے کی آرزو کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

بنایع المودة، ص ۴۳۱۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۲۴۔

فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۴۹۶۔ اسعاف الراغبین، ص ۱۲۴۔ احقاق الحق، ج ۱۹۔

ص ۶۶۳۔ الشیخہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۶۔

ابن حماد، فتن، ص ۹۹۔ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۸۷۔ القول المختصر، ص ۲۱۔

مفتی ہندی، برہان، ص ۸۶۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۰۔

”میرے فرزندوں میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کے ظہور اور حکومت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مردے قبر میں رہنا نہیں چاہیں گے، مگر یہ وہی تمام سہولتیں و فوائد انھیں قبر میں حاصل ہوں۔ وہ لوگ ایک دوسرے کے دیدار کو جائیں گے اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کی خوشخبری دیں گے۔“ ❖

کامل الزیارات میں ❖ ”الفرحۃ“ خوشی و شادمانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور لفظ میت کا روایت میں استعمال قابل غور ہے، اس لیے کہ یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یہ عیش و عشرت عمومی و نوعی ہے اور ارواح کے کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے۔ اگر اس روایت کو ان روایات سے ضمیمہ کر دیں جو کہتی ہیں: ”کافروں کی روح بدترین حالت اور زنجیر و قید خانوں میں زندگی بسر کریں گی۔“ تو اس روایت کے معنی روشن ہو جاتے ہیں، اس لیے کہ امام کے ظہور کے ساتھ ہی انھیں عذاب سے رہائی کا حکم مل جائے گا یا حالت (گشائش و رحمت کہ فرشتوں کی رفتار کے مطابق عذاب نہیں ہے) دگرگون ہو جائے گی۔ ایک مدت کے لیے خواہ کوتاہ کیوں نہ ہو زمین پر الہی حکومت کے تشکیل پانے کے احترام میں کافروں، منافقوں کی روح سے شکنجہ عذاب ختم ہو جائے گا۔

ب: حکومت کا مرکز (پایہ تخت)

ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اے محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمدؑ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد

سہلہ میں وارد ہوئے ہیں۔“

❖ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۸۔ والقی، ج ۲، ص ۱۱۲۔

❖ کامل الزیارات ۳۰۔ ممکن ہے کہ صباح سے مراد ابن عبد الرحمن مری ہوں یا محارب حمیری کوئی یا ان

دونوں کے علاوہ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۳، ص ۱۲

میں نے کہا: کیا ان کا گھر مسجد سہلہ ہے؟

امام نے کہا: ”ہاں! وہی جگہ جو حضرت ادریسؑ کا ٹھکانہ تھی۔ کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا، جب تک وہاں اس نے نماز نہیں پڑھی۔ جو وہاں ٹھہرے ایسا ہی ہے کہ رسول خداؐ کے خیمہ میں ہو۔ کوئی مومن مرد و عورت ایسا نہیں ہے جس کا دل وہاں نہ ہو۔ ہر روز و شب فرشتہ الہی اس مسجد میں پناہ لیتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اے ابو محمد! اگر میں بھی تمہارے قریب ہوتا تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا۔“

اُس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے، اور خداوند عالم اپنے رسول اور ہمارے تمام دشمنوں سے انتقام لے گا۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسجد سہلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ ہمارے صاحب (حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا گھر ہے، جس وقت وہ اپنے تمام خاندان سمیت وہاں قیام پذیر ہوں گے۔“

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے اور وہیں قیام پذیر ہوں گے۔“

کافی، ج ۳، ص ۴۹۵۔ کامل الزیارات، ص ۳۰۔ راوندی، قصص الانبیاء، ص ۸۰۔
التہذیب، ج ۶، ص ۳۱۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۸۳۔ وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۵۲۴۔
بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷، ۳۷۶۔ مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۱۴۔

کافی، ج ۳، ص ۴۹۵۔ ارشاد، ص ۳۶۲۔ التہذیب، ج ۳، ص ۲۵۲۔ طوسی غیبہ،
ص ۲۸۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۵۳۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۱۔ ملاذالاعتیار،
ج ۵، ص ۴۷۵۔

راوندی، قصص الانبیاء، ص ۸۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۲۵۔



نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت جائیں گے تو ہر مومن حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے آس پاس اُس شہر میں مقیم ہونا چاہے گا یا حداقل اس شہر میں آئے گا۔“ ❖

حضرت امیر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”ایک روز آئے گا کہ یہ جگہ (مسجد کوفہ) حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا مصلیٰ قرار پائے گی۔“ ❖

ابوبکر حضری کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر یا حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے میں نے کہا: کوئی زمین اور رسول خدا کے حرم کے بعد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے کہا: ”اے ابوبکر! سرزمین کوفہ پاکیزہ جگہ ہے اور اس میں مسجد سہلہ ہے ایسی مسجد ہے جس میں تمام پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں سے عدالت الہی جلوہ گر ہوگی، نیز اللہ کے قائم اور تمام قیام کرنے والے وہیں ہوں گے یہ پیغمبروں اور ان کے صالح جانشینوں کی جگہ ہے۔“ ❖

محمد بن فضیل کہتا ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں۔ ❖

رسول خدا فرماتے ہیں:

❖ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۵۔ طوسی غیبہ، ص ۲۷۵ تھوڑے سے فرق کے ساتھ

❖ روضة الواعظین، ج ۲، ص ۳۳۷۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۵۲

❖ کامل الزیارات، ص ۳۰۔ مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۱۶

❖ طوسی غیبہ، ص ۲۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ۱۰/۹ سال حکومت کریں گے اور

لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ کے لوگ ہیں۔“ ❖

تمام روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شہر کوفہ (امام زمانہ) کی کارکردگی و فعالیت نیز فرمانروائی کا مرکز ہوگا۔

ج: حکومت مہدی کے کارگزار

فطری بات ہے کہ جس حکومت کی رہبری حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہاتھ میں ہوگی، اس کے عہدے دار کارگزار بھی امت کے نیک اور صالح افراد ہوں گے۔ اس لحاظ سے، ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ روایات حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت، پیغمبروں، ان کے جانشینوں، صاحبان تقویٰ، زیانہ کے نیک افراد، گذشتہ امتوں اور بزرگ اصحاب پیغمبر کے ذریعہ تشکیل کو بیان کرتی ہیں جن میں بعض کا نام درج ذیل ہے:

حضرت عیسیٰ، اصحاب کہف کے سات آدمی، یوشع وصی موسیٰ علیہ السلام، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاریؓ، مالک اشتر نجفی اور قبیلہ ہمدان۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایات متعدد الفاظ سے یاد کرتی ہیں

کبھی وزیر، جانشین، کمانڈر، حکومت کے مسئول اور ذمہ دار وغیرہ۔ ❖

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وزیر، راز

دار اور جانشین ہیں۔ ❖

اس وقت حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے تو حضرت کے اموال دریافت

❖ فصل الکوفہ، ص ۲۵۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۶۰۹۔ حلیۃ الابراز، ج ۲، ص ۷۱۹۔ اعیان

الشیعہ، ج ۲، ص ۵۱ ❖ ابن طاووس، ملاحم، ص ۸۳۔ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۰

❖ غایۃ المرام، ص ۶۹۷۔ حلیۃ الابراز، ج ۲، ص ۶۲۰

کرنے کے مؤول ہوں گے، نیز اصحاب کہف ان کے پیچھے ہوں گے۔ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو ۷۱ افراد کو کعبہ کی پشت سے زندہ کر دیں گے وہ سترہ ۱۱ افراد یہ ہیں: پانچ قوم موسیٰ علیہ السلام سے وہ لوگ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے عادلانہ رفتار رکھیں گے۔ ۷ آدمی اصحاب کہف سے یوشح وصی موسیٰ علیہ السلام، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی۔ ❖

بعض روایات میں ان کی تعداد ستائیس تک بیان کی گئی ہے، نیز قوم موسیٰ علیہ السلام سے چودہ کی تعداد مذکور ہے ❖ اور ایک دوسری روایت میں مقداد کا بھی نام

مذکور ہے۔ ❖

❖ غایۃ المرام، ص ۶۹۷۔ حلیۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۶۲۰۔

❖ عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۳۲۔ دلائل الامامہ، ص ۲۷۴۔ مجمع البیان، ج ۲، ص ۴۸۹۔

ارشاد، ص ۳۶۵۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۶۔ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۶۔ اثبات

الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۰۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۶۔ ❖ انبایۃ الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۷۳

❖ مقداد، رسول اور حضرت علیؑ کے اصحاب میں ہیں۔ ان کی عظمت شان کے لیے یہی کافی ہے کہ ایک

روایت کے مطابق خداوند عالم نے سات آدمیوں کی وجہ سے کہ ان میں ایک مقداد بھی ہیں ہمیں روزی

دیجئے اور تمہاری مدد کرتا ہے اور بارش نازل کرتا ہے۔ اس نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی

خلافت و امامت کے موضوع سے بہت ہاتھ پیر مارا اور انتھک کوشش کی ہے۔

رسول خداؐ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: (کہ خداوند عالم نے مجھے دیا کہ میں چار شخص کو دوست

رکھوں۔ علیؑ، مقدادؓ ابوذرؓ اور سلمان فارسیؓ دوسری روایت میں ہے کہ بہشت مقدادؓ کی مشاق ہے۔) (مجم

رجال اللہ، ج ۸، ص ۳۱۴)۔

اس نے دوبارہ ہجرت کی اور مختلف جنگوں میں شرکت کی۔ جنگ بدر میں رسول خداؐ سے عرض کیا: ہم بنی

اسرائیل کی طرح حضرت موسیٰؑ سے گفتگو نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم آپؐ کے پہلو اور

ہمراہ دشمن سے لڑیں گے، مقدادؓ حضرت امیر کے شرطہ انہیں کا ایک جڑ ہے۔

مقدادؓ ۶۰ سال کی عمر میں ۳۳ھ کو "برف" نامی سرزمین جو ۳۰ میل مدینہ سے دور ہے سرائی جادوانی

کی سمت کوچ کر گئے۔ لوگوں نے بقیع تک آپؐ کے جنازہ کی تشیع کی اور وہیں سپرد کردیا۔



حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”سپاہی حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

آگے آگے ہوں گے اور قبیلہ ہمدان کے لوگ آپ کے وزیر ہوں گے۔“

ہمدان یمن میں ایک بڑا قبیلہ ہے۔ انھوں نے جنگ تبوک کے بعد حضرت رسول خدا کی خدمت میں ایک نمائندہ بھیجا اور حضرت نے ۹ھ میں حضرت امیر المومنین کو یمن روانہ کیا تا کہ ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ رسول خدا کا پیغام پڑھے جانے کے بعد سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔ حضرت علی نے ایک خط میں رسول خدا کو ہمدانی طائفہ کے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس خط میں ہمدان پر تین بار درود بھیجا۔ رسول خدا خط پڑھنے کے اس خبر کے شکرانہ کے طور پر سجدہ شکر بجالائے۔ حضرت علی نے ان کی مدح میں اس طرح بیان کیا ہے: ”ہمدان والے دیندار اور نیک اخلاق ہیں، ان کا دین، ان کی شجاعت اور دشمن کے مقابل ان کے غلبہ انھیں زینت بخشی ہے۔ اگر میں جنت کا دربان ہوتا تو ہمدانیوں سے کہوں گا سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ آنحضرت نے معاویہ کی دھمکیوں کے جواب میں قبیلہ ہمدان کی توانائی و قوت کو اس پر ظاہر کیا اور کہا: ”جب ہم نے موت کو سرخ موت پایا تو ہمدان طائفہ کو آمادہ کیا، ایک شخص نے حضرت پر اعتراض کیا بہت ممکن تھا کہ لشکر اکٹھا کرنے میں خلل واقع ہو جائے۔ حاضرین واقعہ نے اسے لات گھونسا مار کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا اور حضرت نے اس کا دیہ دیا۔“

ہمدان کا طائفہ ان تین طائفہ میں ایک تھا جو حضرت کے لشکر کی بھاری اکثریت کو تشکیل دیتا تھا، صفین کی ایک جنگ میں داہنا بازو بن کر اپنی بے مثال ثبات قدمی اور پایداری کا مظاہرہ کیا۔ خاص کر ۸۰۰ ہمدانی جوانوں نے آخر دم تک استقلال و پائیداری دیکھائی۔ اس میں ۱۸۰ افراد شہید اور زخمی ہوئے اور گیارہ کمانڈر شہید، اگرچہ ان میں سے کسی کے ہاتھ سے زمین پر گر جاتا تھا تو دوسرا ہاتھ میں اٹھالیتا تھا اور اپنے رقیب ”ازد“ اور ”بحیلہ“ سے جنگ کرنے میں ان کے تین ہزار گومار ڈالا۔

جنگ صفین کی کسی ایک شب کے موقع پر معاویہ نے چار ہزار افراد کے ساتھ حضرت علی کے لشکر پر شب خون کا ارادہ کیا تو ہمدان کا قبیلہ اس ناپاک ارادہ سے آگاہ ہوا تو صبح تک پوری آدمی کے ساتھ نگہبانی کرتا رہا ایک دن معاویہ نے اپنے لشکر سمیت اس قبیلہ سے جنگ شروع کر دی، لیکن ان سے قابل دید شکست کے ساتھ میدان جنگ سے فرار کر گیا۔ معاویہ نے ”حک“ نامی قبیلہ کو ان سے جنگ کے لیے روانہ کیا۔ ہمدانیوں نے ان پر اس طرح حملہ کیا کہ معاویہ کو پیچھے ہٹنے کا حکم دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔

حضرت علی نے ان سے فرمائش کی کہ سر زمین حمص کے سپاہیوں کو سرکوب کریں۔ ہمدانی لوگ ان پر بھی حملہ آور ہوئے اور دلیرانہ جگ کے بعد انھیں شکست دے دی اور معاویہ نے نیسے سے پیچھے ہٹا دیا، ہمدان کا گروہ ہمیشہ حضرت کا مطیع و فرمانبردار تھا اور جب نیزہ پر قرآن بلند کرنے سے حضرت علی کے لشکر کے درمیان اختلاف ہوا تو اس قبیلہ کے رئیس نے حضرت سے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جو حکم

دیں گے ہم اجرا کریں گے۔ عقد الدرر، ص ۹۷



پھر بھی اس سلسلے میں یوں بیان کیا گیا ہے:

”خدا ترس لوگ حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے، ایسے لوگ جنہوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی ہے وہی لوگ حضرت کی نصرت کریں گے اور آپ کے وزیر اور امور حکومت کو سنبھالیں گے جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔“

ابن عباس کہتے ہیں: اصحاب کہف حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ناصرو مددگار ہیں۔

حلبی کہتے ہیں: تمام اصحاب کہف عرب قبیلہ سے ہیں وہ صرف عربی بولتے ہیں اور وہی لوگ حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وزیر ہیں۔

مذکورہ بالا روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کی اتنی بڑی ذمہ داری اور وسیع عریض اسلامی سر زمین کی مدیریت ہر کس و ناکس کو نہیں دی جاسکتی، بلکہ ایسے افراد اس ذمہ داری کو قبول کریں گے جو کہ بارہا آزمائے ہوئے ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف آزمائشوں میں ثابت کر چکے ہیں۔ اسی لیے، دیکھتا ہوں کہ، حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کے لائق و قابل اہمیت افراد میں سلمان فارسیؑ، ابودجانہ انصاریؑ، مالک اشتر نخعیؑ ہوں گے۔ یہ لوگ رسول خداؐ اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اپنی استعداد و صلاحیت ظاہر کر چکے ہیں، نیز قبیلہ ہمدان نے تاریخ اسلام میں حضرت علیؑ علیہ السلام کے دور میں نمایاں کام انجام دیئے ہیں لہذا اس حکومت کے وہ لوگ بھی منصب دار ہوں گے۔

نور الانصار، ص ۱۸۷۔ وافی، ج ۲، ص ۱۱۴۔ نقل از ”فتوحات مکیہ“

الدر المنثور، ج ۴، ص ۲۱۵۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۵۰۔ العطر الوردی، ص ۷۰۔

السیرۃ الحلبیہ، ج ۱، ص ۳۳۔ منتخب الآثار، ص ۴۸۵۔



9: حکومت کی مدت

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کی کتنی مدت تک ہے۔ اس سلسلے میں شیعہ و سنی کی متعدد روایات ہیں۔ بعض روایات ۷ سال معین کرتی ہیں تو بعض ۹، ۱۰ اور ۲۰ سال بیان کرتی ہیں بلکہ بعض روایات ہزار سال تک بیان کرتی ہیں، لیکن جو مسلم اور قطعی ہے وہ یہ کہ آپ کی حکومت ۷ سال سے کم نہیں ہے، نیز بعض ائمہ (علیہم السلام) سے مروی روایات اسی کہ زیادہ تاکید بھی کرتی ہیں۔

شاید یہ کہا جاسکے کہ مدت حکومت ۷ سال ہے، لیکن اس کے سال اس زمانے کے سالوں سے متفاوت ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت مہدیؑ کی حکومت ۷ سال ہے لیکن ہر سال تمہارے سالوں کے دس سال کے برابر ہے لہذا تمہارے اعتبار سے حکومت ۷۰ سال تک ہوگی۔ ❖

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سات سال حکومت کریں گے کہ ہر سال تمہارے سال سے دس گنا ہوگا۔“ ❖
حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہم سے ہیں اور سات سال تک جملہ امور کی دیکھ بھال کریں گے۔“ ❖

- ❖ مفید، ارشاد، ص ۳۶۳۔ طوسی، غیۃ، ص ۲۸۳۔ روضة الوادعین، ج ۲، ص ۲۶۴۔
- ❖ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۴۱۔ الفصول المهمہ، ص ۳۰۲۔ الايقاظ، ص ۲۴۹۔
- ❖ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۱۔ نور الثقلین، ج ۴، ص ۱۰۱۔
- ❖ عقد الدرر، ص ۲۲۴، ۳۲۸۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۶۲۴۔
- ❖ الفصول المهمہ، ص ۲۰۳۔ ابن بطریق عمدہ، ص ۴۳۵۔ دلائل الامامہ، ص ۲۵۸۔
- ❖ حنفی، برہان، ص ۹۹۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴۔ فرائد السمطين، ج ۲، ص ۳۳۰۔
- ❖ عقد الدرر، ص ۲۰، ۲۳۶۔ شافعی، بیان، ص ۵۰۔ حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۵۷، ۵۵۔
- ❖ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۶۴۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۲۔ منابع المودۃ، ص ۴۳۱۔
- ❖ غایۃ المرام، ص ۶۹۸۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۲۔



نیز فرماتے ہیں: ”آحضرت اس امت پر سال تک حکومت کریں گے۔“

اسی طرح آحضرت فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومتات سال تک ہے، اگر کم ہو ورنہ

۹، ۱۰ سال تک ہوگی۔“

۹۰ سال اس دنیا میں حکومت کریں گے۔“

ابا جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے امام باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا۔ ”امام زمانہ

(عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کتنے سال زندگی کریں گے؟ حضرت نے کہا: قیام کے

دن سے وفات تک ۱۹ سال طولانی ہوگی۔“

رسول خداؐ نے فرمایا:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ۲۰ سال تک حکومت کریں گے اور

زمین سے خزانے برآمد کریں گے، نیز سر زمین شرک کو فتح کریں گے۔“

نیز حضرت فرماتے ہیں: مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میرے فرزندوں میں

سے ہیں اور ۲۰ سال حکومت کریں گے۔“

عقد الدرر، ص ۲۰۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۲

ابن طاووس، ملاحم ص ۱۴۰، کشف الاستار، ج ۴، ص ۱۱۲ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴

ابن طاووس طوائف، ص ۱۷۷۔

عیاشی، تفسیر، ج ۲، ص ۳۲۶۔ نعمانی، غیۃ، ص ۳۳۱۔ اختصاص، ص ۲۵۷۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۸۔

فردوس الاحبار، ج ۴، ص ۲۲۱۔ العلل المتناہیہ، ج ۳، ص ۸۵۸۔ دلائل الامامہ،

ص ۲۳۳۔ انبات الہدۃ، ج ۳، ص ۵۹۳۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۹۱۔ ملاحظہ ہو۔

طبرانی، معجم، ج ۸، ص ۱۲۰۔ اسد الغابہ، ج ۴، ص ۳۵۳۔ فرائد السمطين، ج ۲،

ص ۳۱۴۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۸۔ لسان المیزان، ج ۴، ص ۳۸۳۔



❖ اسی طرح روایت میں ہے آنحضرتؐ ۱۰ سال حکومت کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کتنے سال حکومت کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ۳۰ یا ۴۰ سال حکومت کریں گے۔❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہمارے فرزندوں میں سے ہیں اور ان کی حضرت ابراہیم خلیل کی عمر کے برابر عمر ہوگی ۸۰ سال میں ظہور کریں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے۔“❖

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا: ”۱۹ سال اور کچھ مہینے حکومت کریں گے۔“❖

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ۳۰۹ سال حکومت کریں گے،

❖ جس طرح اصحاب کہف غار میں اتنی مدت رہے ہیں۔

مرحوم مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو روایات حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کی تعیین کرتی ہیں ان کی درج ذیل توجیہ کی جاسکتی ہے۔ بعض روایات تمام مدت حکومت پر دلالت

❖ كشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۷۱۔ ابن بطریق، عمدہ، ص ۴۳۹۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱۔

ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۵۲۔ فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۶۔ دلائل الامامہ، ص ۲۳۳۔

عقد الدرر، ص ۲۳۹۔ ينابيع المودة، ص ۴۳۲۔

❖ ابن حماد، فتن، ص ۱۰۴۔ كنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۱۔

❖ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۷۴۔

❖ نعمانی غیبة، ص ۳۳۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۸۔ ج ۵۳، ص ۳۔

❖ طوسی غیبة، ص ۲۸۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۰۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۸۴۔

کرتی ہیں۔ بعض حکومت کے ثبات و برقراری پر بعض سال اور ایام کے اعتبار سے ہیں۔ جن سے ہم آشنا ہیں۔ بعض احادیث حضرت کے زمانے میں سال و روز پر دلالت کرتی ہیں جو طولانی ہوں گے اور خداوند عالم حقیقی مطلب سے آگاہ ہے۔ ♦

مرحوم آیتہ اللہ طہسی رحمۃ اللہ علیہ (میرے والد بزرگ) ان روایات کو بیان کرنے کے بعد رسالہ والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ اس معنی میں کہ ہر سال ہمارے سالوں کے مطابق دس سال کے برابر ہوگا۔ ♦



بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۰۔

الشیعہ والرجعہ ج ۱، ص ۲۲۵۔

دوسری فصل

علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں ترقی



جس حکومت کا راہبر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جیسا ہو جن پر علم و دانش کے دروازے ان پر کھلے ہیں نہ اس حد تک کہ جیسا پیغمبروں اور اولیاء خدا پر کھلے تھے، بلکہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ علم و دانش سے بہرہ مند ہوں گے، قطعی طور پر علمی ترقی حیرت انگیز ہوگی اور دنیا کے علم و دانش میں خیرہ کر دینے والی تہذیبی واقع ہوگی۔

علم و دانش کا ادراک و شعور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقایسہ نہیں ہے نیز لوگ بھی اس ترقی پذیر دانش کا خیر مقدم کریں گے حتیٰ کہ عورتیں جن کا سن ابھی زیادہ گزرا نہیں ہوگا اس طرح کتاب خداوندی اور مذہب کے مبانی سے آشنا ہوں گی کہ آسانی سے حکم خدا قرآن سے نکالیں گی۔

نیز صنعت و ٹیکنالوجی کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی، اگرچہ ان جزئیات کو روایات نے بیان نہیں کیا ہے۔ ان تمام روایات سے جو اس سلسلے میں بیان ہوئی ہیں حیرت انگیز دگرگونی و تغیر کا پتہ چلتا ہے، جیسے وہ روایات جو بتاتی ہیں ایک شخص مشرق میں ہونے کے باوجود مغرب والے برادر کو دیکھے گا، حضرت تقریر کے وقت تمام دنیا والوں کو دیکھیں گے، حضرت کے چاہنے والے دوری کے باوجود ایک دوسرے سے باتیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی بات سنیں گے، تعلیمی لکڑی (چھڑی) اور جوتے کے بند و فیٹے انسان سے گفتگو کریں گے۔ گھر کے اندر موجود چیزیں انسان کو خبر



دیں گی، اور بادل پر سوار ہو کر اس سمت سے اس سمت پر واز کرے گا۔ بہت سارے نمونے ہیں۔ اگرچہ بعض کا اشارہ اعجاز کی طرف ہو لیکن روایات کی جانب توجہ کرنے سے، ان دیگر گونی کو دریافت کیا جاسکتا ہے۔

روایات امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور میں دنیا کو مہذب و متمدن، طاقتور، علمی اعتبار سے ترقی یافتہ بناتی ہیں۔ کلی طور پر آج کی صنعتی ترقی اس زمانہ کی ترقی سے کوسوں دور تصور کی جائے گی۔ جس طرح آج کی صنعت اور ٹیکنالوجی گذشتہ سے قابلِ مقایسہ نہیں ہے۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور آج کے دور میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آج ہمارے دور میں علم و صنعت کی ترقی معاشرہ انسانی کی اخلاقی و ثقافتی گراؤ پر مبنی ہے جتنا انسان علمی ترقی کر جا رہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور ہوتا جا رہا ہے اور تباہی و بربادی فتنہ و فساد کی طرف مائل ہے، لیکن حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں بالکل برعکس شرائط ہوں گے، باوجودیکہ انسان علم اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے بلندی کی طرف جا رہا ہے، لیکن اخلاقی گراؤ، کج رفتاری سے ہٹ کر اسے اخلاق کی بلندی و انسانی کمال کی اعلیٰ منزل پر ہونا چاہئے۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں خداوندی پروگرام کے اجراء سے اتنا انسان کی شخصیت کی تربیت ہوگی کہ گویا وہ لوگ انسانوں کے علاوہ تصور کیے جائیں گے، جو سابق میں زندگی گزار چکے ہیں۔ وہ لوگ جو کل تک درہم و دینار کی خاطر اپنے نزدیک ترین شخص کا خون بہاتے تھے، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دورِ حکومت میں مال و دولت ان کی نظر میں اتنی بے قیمت ہو جائے گی کہ ان کا سوال اور مانگنا پستی و گراؤ کی علامت بن جائے گا۔ اگر کل تک ان کے دلوں



پر بغض و حسد، کینہ و کدورت حاکم تھے تو حضرت کے زمانے میں ایک دوسرے سے نزدیک ہو جائیں گے۔ گویا دو قالب ایک جان ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کے دل ست اور کمزور تھے اتنے محکوم و مضبوط ہوں گے کہ لوہے سے بھی سخت و قوی ہو جائیں گے۔

ہاں آنحضرت کی حکومت عقول کے کمال و اخلاقی بلندی، رشد و آگہی کا سبب ہوگی۔ وہ دور کمال و ترقی کا دور ہوگا جو کچھ کل تک ہوا وہ انسانی تنگ نظری کا نتیجہ تھا لیکن حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے الہی نظام میں انسان عقل و خرد، اخلاق و کردار، آرزو و تمنا کے اعتبار سے اعلیٰ منزل پر فائز ہوگا یہ وہی بڑا وعدہ ہے جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور حکومت میں پورا ہوگا۔ جسے کسی حکومت نے انسانیت کو ایسا حد یہ نہیں پیش کیا۔

۱: علم و صنعت کی بہار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”علم و دانش کے ۲۷ حروف ہیں اور اب تک جو کچھ پیغمبروں نے پیش کیا ہے وہ دو حروف ہے اور بس۔ لوگ آج دو حروف کے علاوہ (حرفوں سے) آشنا نہیں ہیں جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) قیام کریں گے، تو باقی ۲۵ حروف کو پیش کریں گے اور لوگوں کے درمیان رائج و نشر کریں گے، نیز ان دو حرفوں کو ضمیمہ کر کے مجموعاً ۲۷ حروف لوگوں کے درمیان پیش کریں گے۔“ ❖

خرائج میں راوندی کی نقل کے مطابق ”جزأ“ صرفاً کا بدل ہے (صرفاً کی جگہ پر

ہے)۔

❖ خرائج، ج ۲، ص ۸۴۱۔ مختصر بصائر الدرجات، ص ۱۱۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۲۶



اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان علم و دانش کے لحاظ سے جتنا بھی ترقی کر لے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں بارہ گنا بڑھ جائے گا اور معمولی غور و فکر سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان حضرت کے زمانہ میں کس درجہ حیرت انگیز اور خیرہ کر دینے والی ترقی کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

علم و دانش کتاب خداوندی و سنت نبوی کے اعتبار سے ہمارے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دل میں اس طرح اُگے گا جس طرح گھاس عمدہ کیفیت کے ساتھ اُگتی ہے تم میں سے جو بھی حضرت کا زمانہ درک کرے اور ان سے ملاقات کرے، تو ان پر میرا سلام کرے کہ تم پر سلام ہو اے خاندان رحمت و نبوت، علم و دانش کے خزانہ، جانشین رسالت۔ ❖

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”یہ امر، (ہمہ گیر اسلامی حکومت) اس کی شان میں ہے جو (امامت کے وقت) سن و سال کے اعتبار سے ہم سب کم ہوگا لیکن اس کی یاد ہم سب سے زیادہ دلنشین ہوگی۔ خداوند عالم علم و دانش انھیں عطا کرے گا، اور کبھی انھیں خود پر موقوف نہیں کرے گا۔ ❖

آنحضرت دوسری حدیث میں فرماتے ہیں:

”جس امام کے پاس قرآن، علم اور اسلحے ہوں وہ مجھ سے ہے۔“ ❖

❖ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۳ - العدد القویہ، ص ۶۵ - انبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۹۱ - حلیۃ

الانوار، ج ۳، ص ۶۳۹۔

❖ عقد الدرر، ص ۴۲

❖ مطالب التواضع، ج ۱، ص ۲۲۲

یہ روایات بشریت کے کمال و ترقی کے بارے میں بتاتی ہیں اس لیے کہ ایسا پیشوا سماج کو ترقی و خوش بختی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے جس میں تین چیز پائی جائیں:

① ایسا قانونِ الہی جو انسانیت کو کمال کی سمت ہدایت و رہنمائی کرے۔

② ایسا علم و دانش جو انسانی زندگی کو رفاہ و عیش کی جہت دے۔

③ اور قدرت و اسلحے جو بشریت کے کمال و ترقی کے لیے سدا راہ و رکاوٹ ہیں

راستے سے ہٹا دے اور حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ان چند چیزوں کے مالک ہیں اس بناء پر دنیا میں حکومت کریں گے اور علمی و تکنالوجی کی ترقی کے علاوہ، اخلاقی و انسانی ترقی کی بھی راہ پر گامزن کریں گے۔

یہاں پر ہم بعض ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں علمی و صنعتی ترقی پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں ارتباط کی کیفیت سے متعلق فرماتے ہیں:

”حضرت کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے

بھائی کو دیکھے گا اسی طرح اس مغرب میں رہنے والا مشرقی مومن کو مشاہدہ کرے گا۔“

یہ روایت تصویری ٹیلی فون کی اختراع و ایجاد کے باوجود زیادہ قابل فہم و

ادراک ہے۔ واضح نہیں ہے کہ یہی روش اس طرح سے دنیا میں رائج ہوگی کہ تمام لوگ

اس سے استفادہ کریں گے یا یہ کہ ترقی یافتہ سسٹم (System) اس کا جائز ہوگا یا

ان سب سے بالائی ترکوئی دوسرا مطلب ہوگا۔

نیز آنحضرت ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۱۔ حق یقین، ج ۱، ص ۲۲۹۔ بشارۃ الاسلام، ص ۳۴۱۔

”جب ہمارے قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں کی قوت سماعت و بصارت میں اضافہ کر دے گا اور اتنا کہ حضرت کا قاصد چار فرسخ سے آپ کے شیعوں سے گفتگو کرے گا اور وہ لوگ ان کی باتیں سنیں گے اور حضرت کو دیکھیں گے، جب کہ حضرت اپنی جگہ پر قائم و موجود ہوں گے۔“ ❖

مفضل بن عمر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کس جگہ اور کون سی سرزمین پر حضرت ظہور کریں گے؟

حضرت نے فرمایا: ”کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جو حضرت کو ظہور کے وقت دیکھے، لیکن دوسرے لوگ اُسے نہ دیکھیں (یعنی ظہور کے وقت بھی اس کو دیکھیں گے) اگر کوئی اس کے علاوہ مطلب کا اثبات کرے تو اس کی تکذیب کرو۔“ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”گویا حضرت قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو رسول خدا کی زرہ پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں ہر جگہ کارہنے والا حضرت کو اس طرح دیکھے گا کہ گویا آپ اس کے ملک و شہر میں ہیں۔“ ❖ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ حضرت مہدی محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں موجودہ وسائل کے علاوہ سے حضرت کو دیکھیں

❖ کافی، ج ۸، ص ۲۴۰۔ خرائج، ص ۸۴۰۔ مختصر المصابر، ص ۱۱۷۔ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۲۔ منتخب الانوار، المضية، ص ۲۰۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶

❖ بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۶

❖ کامل الزیارات، ص ۱۱۹۔ نعمانی غیبة، ص ۳۰۹۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱۔

❖ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۵۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۹۳۔ نور الثقلین، ج ۱، ص ۲۸۷۔

❖ مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۴۵۔ جامع احادیث الشیعہ، ج ۱۲، ص ۳۷۰۔



گے اس لیے کہ روایت میں ہے کہ لوگ آنحضرت کو اس طرح دیکھیں گے کہ گویا حضرت ان کے ملک و شہر میں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں دو احتمال ہیں۔ (1) سہ جانبہ تصویر کے نشر کا سسٹم اس زمانے میں پوری دنیا میں پھیل چکا ہوگا۔ ترقی یافتہ سسٹم اس کی جگہ پر ہوگا جس کے ذریعہ حضرت کو دیکھیں گے یا یہ کہ حدیث امام علیہ السلام کے اعجاز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

رسول خداؐ اس زمانے میں حمل و نقل کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔
 ”ہمارے بعد ایسا گروہ آئے گا جسے طی الارض (یعنی زمین اس کے قدموں تلے سمٹے گی) کی صلاحیت ہوگی اور دنیا کے دروازے ان کے لیے کھل جائیں گے۔
 زمین کی مسافت ایک پلک جھپکنے سے پہلے طے ہو جائے گی۔ اس طرح سے کہ اگر کوئی مغرب و مشرق کی سیر کرنا چاہے تو ایک گھنٹہ میں ایسا ممکن ہو جائے گا۔“
 حضرت کی حکومت اور ظہور کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے بارے میں روایات ہیں۔ ہم یہاں پر صرف دو روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔
 رسول خداؐ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تعلیمی لکڑی (چھڑی)، جوتے، عصا (لاٹھی) خبر دینے لگیں کہ ہمارے گھر سے نکلنے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں اخبار و اطلاعات سے متعلق فرماتے ہیں:

فردوس الاختبار، ج ۲، ص ۴۹۹۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۵۳۱۔

احمد، مسند، ج ۳، ص ۸۹۔ فردوس الاختبار، ج ۵، ص ۹۸۔ جامع الاصول، ج ۱۱، ص ۸۱۔



”حضرت کو مہدیؑ اس لیے کہتے ہیں کہ آپ پوشیدہ امور کو جان لیں گے تو پھر انہیں ایسی جگہ بھیجیں گے جہاں لوگ مجرم و گناہ گار قتل کرتے ہیں۔

حضرت کی اطلاع لوگوں کے نسبت اتنی ہوگی کہ گھر میں بات کرنے والا ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیوار حضرت سے کہہ نہ دے اور اس کے خلاف گواہی نہ دے دے۔“

یہ روایت ممکن ہے کہ حضرت کے زمانے میں تحیر و چکا چوند کر دینے والی اطاعات کی جانب اشارہ ہو، البتہ عالمی حکومت کے لیے ضروری ہے کہ تشکیلات اور مخفی خبر دینے والے سسٹم بھی ہوں۔ ممکن ہے کہ مراد وہی ظاہری عبارت ہو یعنی گھر کی دیواریں خبر دے دیں۔

ج: اسلامی تہذیب کا رواج

حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں لوگ بے سابقہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے، نیز اضطراب، گھٹن، دینداروں کے کچلنے اور مظاہر اسلامی پر پابندی لگانے والا دور ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر جگہ اسلام کا رائج رہا ہوگا اور مذہبی آثار جلوہ فگن ہوں گے بعض روایات کی تعبیر کے مطابق اسلام ہر گھر، خیمے اور محل میں پہنچ چکا ہوگا جس طرح سردی و گرمی نفوذ کرتی ہے اس لیے کہ سردی و گرمی کا نفوذ اختیاری نہیں ہے۔ ہر چند اس سے بچاؤ کیا جائے۔ پھر بھی نفوذ کر کے اپنا اثر دیکھا ہی دیتی ہے۔ اسلام اس زمانے میں بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود شہر، دیہات، دشت و صحراء بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں نفوذ کر کے سب کو اپنے زیر اثر لے لے گا۔

ایسے ماحول میں فطری طور پر مذہبی شعار و مظاہر اسلامی سے لوگوں کی دلچسپی، بے سابقہ ہوگی۔ لوگوں کا قرآنی تعلیمات، نماز باجماعت اور نماز جمعہ میں شریک ہونا





قابل دید ہوگا نیز موجودہ مساجد یا جو بعد میں بنائی جائیں گی، لوگوں کی ضرورتیں برطرف نہیں کر پائیں گی۔ جو روایت اس ہے وہ یہ کہ ایک مہینہ بارہ ۱۲ دفعہ نماز جماعت ہوگی۔ یہ خود ہی مظاہر اسلامی کے حد درجہ قبول کرنے کی واضح و آشکار دلیل ہے، یہ مطلب قابل توجہ ہے جب امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے دور والی روایت کو دیکھیں کیوں کہ دنیا قتل و کشتار سے کم ہو جائے گی۔

ان حالات میں ادارے، وزارت خانوں جن کی ذمہ داری دینی اور مذہبی ہے کا بڑا کردار ہے اور آبادی کے لحاظ سے مسجدیں بنائی جائیں گی حتیٰ کہ بعض ایسی جگہ پر بھی مسجد بنانا لازم ہوگا جہاں پانچ سو دروازے ہوں گے یا روایت میں ہے کہ اس زمانے میں سب سے چھوٹی مسجد آج کی مسجد کوفہ ہے، جب کہ یہ مسجد آج دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

یہاں پر قرآن کی تعلیم، معارف دینی، مساجد، رشد معنوی و اخلاق کریمانہ روایت کی نظر میں دوران حکومت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بیان کریں گے۔

❶ اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”گو یا ہم اپنے شیعوں کو مسجد کوفہ میں اکٹھا دیکھ رہے ہیں کہ وہ (چادریں بچھا

کر) چادروں پر لوگوں کو قرآن کی تنزیل کے اعتبار سے تعلیم دے رہے ہیں۔“ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”گو یا میں غلّی کے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قرآن ہاتھ میں لیے لوگوں کو تعلیم





دے رہے ہیں۔“ ❶

اصح بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا۔ ”گو یا غیر عرب (عجم) کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجد کوفہ میں اپنی چادریں بچھائے تنزیل کے اعتبار سے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔“ ❷ یہ روایت تعلیم دینے والوں کا نقشہ کھینچ رہی ہے کہ وہ سب عجم (غیر عرب) ہوں گے، اور لغت دان، حضرات کے مطابق یہاں عجم سے مراد اہل فارس و ایرانی ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی اللہ علیہ السلام فرجہ الشریف کے زمانے میں تمہیں اتنی حکمت و فہم و فراست عطا ہوگی کہ ایک عورت اپنے گھر میں کتابِ خدا اور سنت پیغمبر کے مطابق فیصلہ کرے گی۔“ ❸

❷ تعمیر مساجد

حبہ عربی کہتے ہیں کہ جب امیر المومنین علیہ السلام سرزمین ”حیرہ“ ❶ کی طرف روانہ ہوئے تو کہا: ”یقیناً حیرہ شہر میں ایک ایسی مسجد بنائی جائے گی جس میں پانچ سو درہوں گے اور بارہ ۱۲ عادل امام جماعت اس میں نماز پڑھائیں گے۔ میں نے کہا: یا امیر المومنین! جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں کیا مسجد کوفہ میں لوگوں کی اتنی

❶ نعمانی غیہ، ص ۳۱۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵

❷ نعمانی غیہ، ص ۳۱۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۴

❸ الارشاد، ص ۳۶۵۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۵۔ نور النفلین، ج ۵، ص ۲۷۔ روضة

الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۵۔

❹ مجمع البحرين، ج ۶، ص ۱۱۱



گنجائش ہوگی؟ آپ نے کہا: وہاں مسجد بنائی جائے گی کہ موجودہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی اور یہ مسجد (مسجد حیرہ جو پانچ سو دروازی ہے) اور دایسی مسجدیں کہ شہر کوفہ کے دو طرف میں واقع ہوں گی بنائی جائیں گی، اس وقت حضرت نے بصرہ اور مغرب والوں کے دریا کی طرف اشارہ کیا۔“

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی تحریک جاری رکھیں گے تاکہ قسطنطنیہ یا اس سے نزدیک مسجدیں بنادی جائیں۔“

مفصل کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کے وقت شہر کوفہ سے باہر ایک ہزاروں کی مسجد بنائیں گے۔“

شاید (ظہر الکوفہ) سے مراد روایت میں شہر نجف اشرف ہو، چونکہ دانشمندیوں نے شہر نجف کو ظہر الکوفہ سے تعبیر کیا ہے۔ جناب طوسی رحمۃ اللہ علیہ کی صریح یا ظاہر روایت جو امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے ایسا ہی ہے۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۲

حیرہ کوفہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ایک شہر تھا۔ ساسانیوں کے زمانے میں۔ ملوک لخمی وہاں حکومت کرتا تھا۔ وہ لوگ ایران کی سرپرستی میں تھے لیکن خرو پرویز نے اس سلسلہ کو توڑ ڈالا اور وہاں حاکم معین کیا اور حیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آنے کے بعد بنائی کوفہ کی علت سے زوال پذیر ہوا اور دسیوں صدیوں میں سے اور چوٹی دی بھری سے قبل کلی طور پر نابود ہو گیا۔ معین، ج ۵، ص ۴۷۰

النهذیب، ج ۳، ص ۲۵۳۔ کفای، ج ۴، ص ۴۲۷۔ من لایحضرہ الفقہ، ج ۲، ص ۵۲۵۔ وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۱۲۔ مرآة العقول، ج ۱۸، ص ۵۸۔ ملاذ الاختیار، ج ۵، ص ۴۷۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۵۔

غیبت طوسی، ص ۴۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۱۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰



۲ اخلاق و معنویت میں رشد و ترقی

امیر المؤمنین فرماتے ہیں: لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں عبادت و دین کی طرف مائل ہوں گے اور نماز جماعت سے پڑھیں گے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کوفہ کے گھر کر بلا و حیرہ سے متصل ہو جائیں گے۔ اس طرح سے کہ ایک نماز گزار نماز جمعہ میں شرکت کے لیے تیز رفتار سواری پر سوار ہوگا، لیکن وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا۔“

شاید یہ کنایہ آبادی کی زیادتی اور لوگوں کے اثر و ہام کی جانب ہو۔ نماز جمعہ میں شرکت سے مانع ہو اور جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام نماز گزار سبجا ہو جائیں گے اور ایک نماز جمعہ ہوگی۔ شاید اس کی وجہ تین شہروں کا ایک ہو جانا ہو، اس لیے کہ شرعی لحاظ سے ایک شہر میں ایک ہی نماز جمعہ ہو سکتی ہے۔

فیض کاشانی نے ابن عربی کی بات نقل کی ہے جس کے بارے میں احتمال ہے کہ شاید کسی معصوم سے ہو:

”حضرت قائم کے قیام کے وقت ایک شخص اپنی رات نادانی، بزدلی، کجخی میں گزارے گا لیکن صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ عاقل، شجاع اور جواد انسان ہو جائے گا اور کامیابی حضرت کے آگے آگے قدم چوئے گی۔“

۱۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۱۲

۲۔ الارشاد، ص ۳۶۲۔ طوسی غیبیہ، ص ۲۹۵۔ انصاف الہدایہ، ج ۳، ص ۵۳۷۔ وافی، ج ۲، ص ۱۱۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰، ۳۳۷

۳۔ عقد الدرر، ص ۱۵۹

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت قائم کے قیام کے وقت لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے۔“

نیز پیغمبرؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”اس زمانے میں کینے اور دشمنی دلوں سے ختم ہو جائے گی۔“

شیعوں کے دوسرے پیشوا اخلاقی فساد و انحراف کے بارے میں فرماتے ہیں:

”خداوند عالم آخر زمانہ میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا کہ کوئی فاسد و منحرف

نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ اس کی اصلاح ہو جائے۔“ حضرت کے زمانہ کی ایک

خصوصیت یہ ہے کہ حرص و طمع لوگوں کے درمیان سے ختم ہو جائے گا اور بے نیازی پیدا ہو جائے گی۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

”جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے، تو خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی و

بے نیازی سے بھر دے گا، اس درجہ کہ حضرت اعلان کریں گے جسے مال و دولت چاہئے

وہ میرے پاس آئے لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔“

اس روایت میں، قابل غور و توجہ نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ ”عباد“ کا

استعمال ہوا ہے، یعنی روحی و دگرگوئی و تغیر کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے، بلکہ یہ اندرونی

تغیر و تبدیلی تمام انسانوں کے لیے ہے۔



طوسی غیبة، ص ۲۹۵۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۳۷۔ وافی، ج ۲، ص ۱۱۲۔ بحار الانوار،

ج ۵۲، ص ۳۳۰، ۳۳۷۔



وافی، ج ۲، ص ۱۱۳ یہ نقل ناز: فوحات مکیہ۔



خصصال، ج ۲، ص ۲۸۴، ح ۱۰۵۱۔



عبدالرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۲۔ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۵۴۔



اسی میں آنحضرت فرماتے ہیں:

”تم کو مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خوشخبری دے رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان مبعوث ہوں گے، جبکہ لوگ آپسی کشمکش اور اختلاف و تزلزل میں مبتلا ہوں گے پھر اس وقت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی نیز زمین و آسمان کے ساکن اس سے راضی و خوشنود ہوں گے۔

خداوند عالم امت محمدیؐ کے دل بے نیازی سے بھر دے گا۔ اس طرح سے کہ منادی ندا دے گا جسے بھی مال کی ضرورت ہے آجائے (تاکہ اس کی ضرورت برطرف ہو) لیکن ایک شخص کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا۔ اس وقت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کہیں گی: ”خزانہ دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے حکم دیا ہے کہ مجھے مال و ثروت دے دو“ خزانہ دار کہے گا: دونوں ہاتھوں سے پیسہ جمع کرو۔ وہ بھی پیسے اپنے دامن میں بھرے گا، لیکن ابھی وہاں سے باہر نہیں نکلے گا کہ پشیمان ہوگا اور خود سے کہے گا کہ کیا ہوا کہ میں محمدؐ کی امت کا سب سے لالچی انسان بٹھرا! کیا جو سب کی بے نیازی و غنا کا باعث بنا ہے وہ ہمیں بے نیاز کرنے سے ناتواں ہے، پھر اس وقت واپس آ کر تمام مال لوٹا دے گا، لیکن خزانہ دار قبول نہیں کرے گا اور کہے گا ہم جو چیز دے دیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے۔ ♦ روایت میں (میلاء قلوب امتہ محمدیہ) کا جملہ استعمال ہوا ہے تو شایان غور و دقت ہے اس لیے کہ غلبہ و بے نیازی کا ذکر نہیں ہے بلکہ روح کی بے نیازی مذکور ہے۔ ممکن ہے کہ ایک انسان فقیر ہو لیکن اس کی روح بے نیاز و مطمئن ہوگی اس روایت میں (میلاء قلوب امتہ محمدیہ) کے جملے کا استعمال یہ بتاتا ہے کہ ان کے دل بے نیاز و مطمئن ہیں۔ اس کے علاوہ مالی اعتبار سے بھی بہتر حالت ہوگی۔

♦ منن الرحمن، ج ۲، ص ۴۲۔ اشات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۲۴۔ نفل از: امیر المؤمنین علیہ السلام

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں اخلاق کمال، قلبی قوت، عقلی رشد و اضافہ کے بارے میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔
امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب قائم علیہ السلام قیام کریں گے، تو اپنا ہاتھ بندگان خدا کے سروں پر پھیریں گے۔ ان کی عقلوں کو جمع کریں گے (رشد عطا کریں گے اور ایک مرکز پر لگا دیں گے) ان کے اخلاق کو کامل کریں گے۔“

بخاری الانوار میں (احلام) کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کی آرزوؤں کو پورا کریں گے۔

امام زمانہ جب اسلامی قوانین کو بطور کامل اجراء کریں گے تو لوگوں کی رشد فکر میں اضافہ کا باعث ہوگا نیز رسول خدا کا دَف کہ آپ کہتے تھے۔
”میں لوگوں کے اخلاق کامل کرنے کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔“ محقق ہوگا۔ (عملی ہو جائے گا)

رسول خدا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے ہیں:
”خداوند عالم ان دونوں (حسن و حسین علیہما السلام کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح اور سیاہ دل، کور باطن، میردہ ضمیروں کو تسخیر کرے گا۔“

۱ ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۱۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۸۶۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۷

۲ احمد، مسند، ج ۳، ص ۵۲، ۳۷۔ جامع احادیث الشیعہ، ج ۲، ص ۳۴۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۴۶۔

۳ کافی، ج ۲، ص ۱۵۔ خرائج، ج ۲، ص ۸۴۰۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۵

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

”ایک شخص میرے فرزندوں میں ظہور کرے گا اور اپنے ہاتھ بندگانِ خدا کے سر پر رکھے گا۔ اس وقت ہر مومن کا دل لوہے سے زیادہ مضبوط اور سندان (جس پر لوہا لوہا کٹتے ہیں) سے زیادہ محکم تر ہو جائے گا اور ہر شخص چالیس مرد کی قوت کا مال ہوگا۔“

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور حکومت کے افراد دنیا کے فریب کا یقین کرتے ہوئے تمام مصیبتوں و گناہوں کو جان لیں گے نیز تقویٰ و ایمان کے لحاظ سے ایسے ہو جائیں گے کہ پھر دنیا انھیں فریب نہیں دے پائے گی۔ رسول خدا فرماتے ہیں:

”زمین اپنے سینے میں محفوظ بہتر سے بہتر چیزوں کو باہر نکال دے گی جیسے سونے چاندی کے ٹکڑے، اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا ہم نے ان چیزوں کے لیے قتل کیا ہے جس نے قطع رحم کیا ہے۔ کہے گا یہ قطع رحم کا باعث ہوا ہے۔ چور کہے گا اس کے لیے میرا ہاتھ قطع ہوا ہے، پھر سب سونے کو پھینک دیں گے اور کوئی بھی اس سے کچھ نہیں لے گا۔“

زید زراء کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ کہیں میں مومنین میں نہ رہوں۔

آپ نے کہا: ”کیوں؟“

میں نے کہا: چونکہ میں اپنے درمیان، کوئی ایسا شخص نہیں پا رہا ہوں جو درہم و دینار پر اپنے دینی بھائی کو مقدم کرے، بلکہ دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینار ہمارے

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶

عقد الدرر، ص ۱۵۲۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۱۶۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۹۵، ۴۹۸

نزدیک اُن برادر دینی و ایمانی پر اہمیت رکھتے ہیں جو امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت و دوستی کا دم بھرتے ہیں۔

حضرت نے کہا: ”نہیں، تم ایسے نہیں ہو بلکہ تم مومن ہو، لیکن تمہارا ایمان ہمارے قائم محل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل کامل نہیں ہوگا۔ اس وقت خداوند عالم تمہیں بربادی و صبر عطا کرے گا پھر اس وقت کامل مومن بن جاؤ گے۔“



کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۳۔ دلائل الامامہ، ص ۲۴۳۔ کامل الزیارات، ص ۱۱۹

بَیِّنَات

ابنیت



جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے نا امنیت و غیر سالمیت کا ماحول پوری دنیا پر محیط ہو گا تو حضرت کا سب سے بنیادی کام معاشرہ میں امن و سکون پیدا کرنا ہے۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں دقیق پروگرام جو بنائے جائیں گے کوتاہ مدت میں امنیت سماج میں قائم ہو جائے گی اور لوگ پرسکون انداز سے دنیا میں زندگی بسر کریں گے۔ ایسی امنیت قائم ہوگی کہ انسان نے کسی زمانے میں نہیں دیکھی ہوگی۔

راستے اس طرح پُر امن ہو جائیں گے کہ جوان عورتیں بغیر کسی محرم کو ہمراہ لیے ہوئے سفر کریں گی اور ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ اور سوء استفادہ سے محفوظ رہیں گی۔ لوگ بھرپور قضاوت کے ساتھ امنیت میں زندگی بسر کریں گے۔ اس طرح سے کہ کسی کا معمولی حق کبھی پامال نہیں ہوگا۔ قوانین و پروگرام اس طرح اجراء ہوں گے کہ لوگ مالی و جانی اعتبار سے مکمل امنیت میں ہوں گے۔ چوری سماج سے ختم ہو جائے گی اور اس درجہ کے اگر کوئی جیب میں ہاتھ ڈالے گا تو چوری کا تصور نہیں ہوگا بلکہ اس کی توجیہ ہو جائے گی۔

ایسی امنیت و سالمیت ہوگی کہ اس کے دائرے میں حیوانات و جاندار سبھی آ جائیں گے اور گوشت خورد بھیڑیے ایک جگہ زندگی گزاریں گے نیز بچے بچھو اور ڈسنے



والے جانوروں سے کھلیں گے اور انھیں کوئی گزند بھی نہیں پہنچے گا۔

۱: عمومی امنیت

رسول خداؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے زمین پر آئیں گے تو دجال کو قتل کریں گے، چرواہے اپنی گوسفندوں سے کہیں گے کہ چرنے کے لیے فلاں جگہ جاؤ اور اس وقت لوٹ آؤ، گوسفند کے گلے دو کھیتوں کے درمیان ہوں گے مگر اس کے ایک خوشے سے تجاوز نہیں کریں گے نیز اس کی ایک شاخ بھی اپنے پیروں سے نہیں روندیں گے۔“

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

”زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا تاکہ لوگ اپنی فطرت کی جانب بازگشت کریں، نہ کوئی ناحق خون بہے گا اور نہ ہی کسی سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا۔“

ابن عباسؓ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں امنیت کے محیط ہونے کے بارے میں کہتے ہیں کہ حتیٰ اس زمانے میں بھیڑ یا گوسفند پر حملہ نہیں کرے گا نیز شیر، گائے کو نہیں کھائے گا۔ سانپ انسان کو کوئی گزند نہیں پہنچائے گا، چوہا ذخیرہ نہیں کھائے گا نہ ہی اسے برباد کرے گا۔

ابن طاووس، ملاحم، ص ۹۷

ابن حماد، فتن، ص ۹۹۔ متقی ہندی، برہان، ص ۸۷۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۰۔

ملاحظہ ہو عقد الدرر، ص ۱۵۶۔ القول المختصر، ص ۱۹۔

سفارینسی، لوائح، ج ۲، ص ۲، غیۃ، ص ۲۷۴۔ خرائج، ج ۳، ص ۱۴۹۔ اثبات

الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۱۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۰۔

بحار الانوار، ج ۱، ص ۶۱۔ بیہقی، سنن، ج ۹، ص ۱۸۰۔



امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آسمان سے پانی برسے گا، درندے و چوپائے ایک در سے صلح و آشتی کے ساتھ داخل ہوں گے نیز انسانوں سے انھیں کوئی سروکار نہ ہوگا اور اتنا امن و سکون ہوگا کہ ایک عورت عراق سے شام چلی جائے گی۔ نہ کوئی درندہ اسے پریشان کرے گا اور نہ ہی وہ کسی درندے سے خوفزدہ ہوگی۔“

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا لشکر (کانے دجال کی فوج) کو نیست نابود کرے۔ گا زمین اس کے منحوس و جود سے پاک ہو جائے گی پھر حضرت شرق و غرب عالم کی فرمانروائی کریں گے اور جابلقا سے جابر سا تک کو فتح کریں گے، بلکہ تمام شہروں پر محیط حکومت ہوگی اور آپ کی حکومت کو استقرار و دوام ملے گا۔“

آنحضرت لوگوں کے ساتھ عادلانہ رفتار رکھیں گے۔ حد یہ ہوگی کہ گوسفند بھیڑیے کے نزدیک چرنے میں مشغول ہوگی اور بچے بچھو سے کھیلیں گے بغیر اسکے انھیں کوئی گزند پہنچے۔ برائیاں ختم اور نیکیاں باقی رہیں گی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے قیامت برپا نہیں ہوگی (گرگ) بھیڑیا گوسفند کے گلے میں لگے کے کتے کے مانند ہوگا۔ شیر اونٹ کے گلے میں اونٹ کے بچے یا اس کے جوڑے کے مانند ہوگا۔“

صدوق تحصیل، باب ۴۰، ص ۲۵۵۔ الامة والتصره، ص ۱۳۱۔ ائساة الہدایہ، ج ۳،

ص ۴۹۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۶

ینایع المودۃ، ص ۴۲۲۔ الممخجہ، ص ۴۲۵۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۶۱

عبدالرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۱۔ ملاحظہ ہو احمد، مستند، ج ۲، ص ۴۲۷۔

۴۲۸۔ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲

حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر کو فرماتے سنا:

”حضرت قائم کے ظہور کے وقت پرندے اپنے آشیانے اور مچھلیاں دریا میں ختم

گزاری کریں گی۔“

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ وہ امنیت کا احساس کریں گی اور بغیر دغدغہ اپنے آشیانہ و ٹھکانہ پر ختم گزاری کریں گی۔ ابوامامہ باہلی کہتے ہیں کہ ایک دن رسول خداؐ نے ہمارے لیے خطبہ دیا اور اس کے آخر میں کہا اُس زمانے میں لوگوں کا پیشوا ایک نیک و صالح انسان ہے۔ اس زمانے میں بھیڑ، گائے پر ظلم نہیں ہوگا، دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے۔ جانوروں کے منہ سے لگام ہٹا لی جائے گی (اور حیوانات دوسرے کے حقوق سے تجاوز نہیں کریں گے) چہ جائیکہ انسان ایک دوسرے کے حقوق سے تجاوز کریں (بچہ درندہ کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا لیکن حیوان اسے کوئی گزند نہیں پہنچائے گا۔ شیر اونٹ کی قطار میں اور بھیڑیا گوشت کے گلہ میں حفاظتی کتے کی طرح ہوگا۔“

شاید یہ روایت بھرپور امنیت اور اطمینان بخش فضا کی حکایت کر رہی ہو۔

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

”جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے زمین پر آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے تو سانپ، بچھو ظاہر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔“

گے۔“

اختصاص، ص ۲۰۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۴

طیالسی، مسند، ج ۱۰، ص ۳۳۵۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۵۲

ابن طاووس، ملاحم، ص ۹۷



اس حدیث سے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں جانی و مالی حفاظت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے، اس لیے کہ چرواہا جو اپنے چوپایوں کو جنگل میں بھیجے گا تو انسانوں اور درندوں کی تعدی سے آسودہ خاطر و مطمئن ہوگا۔ جو انسان سفر کر رہا ہو یا موذی جانوروں کے درمیان زندگی گزارتا ہو ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے گا، اس طرح سے کہ گویا احترام کا قانون دوسرے کے حق میں حتیٰ کہ حیوانات کے درمیان میں مورد قبول ہوگا۔ سب ہی اس کے سامنے سراپا تسلیم و مطیع ہوں گے، شاید کچھ انیت اس وجہ سے ہو کہ اس زمانہ میں نعمت الہی وافر ہوگی اور جب تمام جاندار اس سے فیضیاب ہوں گے تو انیت کا احساس کرتے ہوئے کوئی کسی کو ایذا نہیں پہنچائے گا۔

حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں انیت کا دور دورہ اس طرح سے ہوگا کہ اگر کوئی سوئے گا تو اس اطمینان سے کوئی اس کی نیند میں خلل انداز نہیں ہوگا اور کوئی اسے بیدار نہیں کرے گا۔

رسول خداؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی امت آنحضرتؐ سے پناہ حاصل کرے گی، جس طرح شہد کی کھیاں اپنی شہزادی کے پاس پناہ لیتی ہیں۔ آنحضرتؐ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسا کہ اس سے پہلے ظلم و جور سے پُر ہوگی، اس حد تک کہ لوگ اپنی اصلی فطرت کی جانب لوٹ آئیں گے۔ سوئے ہوئے انسان کو کوئی بیدار نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی کا ناحق خون بہے گا۔“

الحوای، للفتاویٰ، ج ۲، ص ۷۷۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۰۔ اور صفحہ ۶۳ پر تھوڑے سے فرق کے ساتھ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۵۴



ب: راستے کی امنیت

حضرت مہدیؑ کے دوران حکومت راستوں کی سالمیت و امنیت سے متعلق بہت ساری روایتیں ہیں مگر یہاں ہم چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

”حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں عورت ظلم و ستم اور

نا انصافی سے بے خوف و خطر ہو کر شب کو سفر کرے گی۔“ ❖

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

”یقیناً خداوند عالم اس امر (اپنے دین) کو تمام کر کے رہے گا اس طرح سے کہ شخص

رات کو صنعا سے حضرموت تک مسافت کرے گا تو اسے خدا کے علاوہ کسی کا خوف نہیں

ہوگا۔“ ❖ ان دو جگہوں کا نام شاید اس لیے گیا ہے کہ یہ خوفناک بیان ہیں کہ کبھی انھیں

مفاہزہ سے تعبیر کیا جاتا تھا اس لیے کہ کامیابی اور سلامتی سے تقال کیا جاتا تھا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا کی قسم، مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ناصر اس حد تک جنگ کریں

گے کہ لوگ صرف اور صرف خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کریں گے اور اس کا کسی کو

شریک قرار نہ دیں گے حتیٰ کہ بوڑھی سن رسیدہ عورت اس سمت سے اس سمت جائے اور

کوئی معترض نہ ہوگا۔“ ❖

❖ المعجم الكبير، ج ۸، ص ۱۷۹

❖ المعجم الكبير، ج ۴، ص ۷۲۔ جامع الاصول، ج ۷، ص ۲۸۶۔ بیہقی، سنن، ج ۹، ص ۱۸۰

❖ عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۶۲۔ نعمانی غیۃ، ص ۲۸۳۔ تفسیر برہان، ج ۱، ص ۳۶۹۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۵۔ نایب المودۃ، ص ۴۲۳۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۳۸۰۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ہم کیوں حضرت قائم کے ظہور کی تمنا کریں؟ کیا ہم غیبت کے زمانہ میں بلند مرتبہ ہوں گے؟ حضرت نے کہا: سبحان اللہ! کیا تم نہیں جانتے کہ امام اپنی عدالت پوری دنیا میں عام کر دیں اور راستوں کو پراسن بنا دیں اور اپنے منصفانہ فیصلے سے ستم دیدہ کی نصرت فرمائیں؟ ♦

حضرت امام جعفر صادقؑ کے ایک ناصر کہتے ہیں کہ ایک دن ابو حنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے اس سے مخاطب ہو کر کہا: ”یہ آیت کہتی ہے:

سَيَرْوُ فِيهَا لَيَالِيٌ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ♦

”زمین میں شب و روز امن و سلامتی کے ساتھ حرکت کرو۔“

یہ کس زمین کے متعلق ہے؟

ابو حنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہو۔

حضرت اپنے چاہنے کی طرف رخ کر کے کہنے لگے: ”کیا تم لوگ جانتے ہو کہ لوگ اس راستے میں ڈاکوؤں کا سامنا کریں گے اور ان کے اموال لوٹ لیے جائیں گے اور امنیت نہیں ہوگی اور مار ڈالے جائیں گے۔“

اصحاب نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے اور ابو حنیفہ خاموش رہے۔

حضرت نے دوبارہ اس سے پوچھا: ”یہ آیت جس میں خداوند عالم فرماتا ہے:

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ♦

مفید اختصاص، ص ۲۰۔ عیاشی تفسیر، ج ۱، ص ۶۴۔ نعمانی غیبیہ، ص ۱۴۹۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۴۴۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۵۷۔ بحار الانوار، میں ینصر

المظلوم کے بجائے یتیم المظلوم (آیا ہے) ملاحظہ ہو: الفائق، ج ۴، ص ۱۰۰

سورۃ ساء آیت: ۱۸ ♦

سورۃ آل عمران، آیت ۹۷ ♦

”جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا۔“

کس زمین کے بارے میں ہے؟

ابو حنیفہ نے کہا: کعبہ کے بارے میں۔

امام علیہ السلام نے کہا: ”کیا تم نہیں جانتے کہ حجاج بن یوسف ثقفی نے ابن زبیر کی سرکوبی کے لیے کعبہ پر منہجیق سے حملہ کیا تھا اور اسے مار ڈالا، کیا وہ محفوظ جگہ پر تھا؟

ابو حنیفہ خاموش ہو گیا پھر کچھ نہیں بولا۔

جب وہ وہاں سے چلا گیا، تو ابو بکر حضری نے آپ سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں ان دو سوالوں کا جواب کیا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا: ”اے ابو بکر! پہلی آیت سے مراد ہمارے قائم کی ہمراہی ہے نیز خداوند عالم کے قول کا مطلب کہ اس نے کہا: ”جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا“، یعنی جو بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائے اور حضرت کی بیعت کر لے تو حضرت کے ناصر و یار میں قرار پائے گا اور امان میں ہوگا۔“

علی بن عقبہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، تو عدالت برقرار کریں گے نیز آپ کے دوران حکومت میں ظلم کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کے وجود ذی جود سے راستے، سڑکیں پُر امن ہو جائیں گی۔

قائدہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سب سے اچھے انسان ہیں آپ کے زمانے میں زمین اتنی پُر امن ہوگی کہ ایک عورت دیگر پانچ

علل الشرائع، ج ۱، ص ۸۳۔ نور الثقلین، ج ۳، ص ۳۲۲، تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۱۲۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۴



عورتوں کے ہمراہ بغیر کسی مرد کے حج پر جائے گی اور ذرہ برابر خوفزدہ نہیں ہوگی۔
 عدی بن حاتم کہتے ہیں: یقیناً ایک زمانہ آئے گا کہ ضعیف و ناتواں عورت، تن
 تنہا حیرہ (نجف سے نزدیک) سے خانہ خدا کی زیارت کو جائے گی اور خدا کے علاوہ کسی
 سے خائف نہیں ہوگی۔

ج: فیصلوں پر اعتماد

امام کے ظہور کے بعد ایک کام یہ ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں بے چینی و
 اضطراب پیدا کیا ہے اور لاکھوں افراد کو زخمی، معلول اور قتل کر کے مادی و معنوی بے
 سروسامانی ایجاد کی ہے۔ انھیں سزا دی جائے گی، کیونکہ وہ ایسے جرائم پیشہ افراد ہیں
 جنہوں نے دنیا کو ہلاک و تباہی کے دہانے پر لگا دیا ہے۔

حضرت کے ظہور کے بعد ان کا تعاقب، گرفتاری، محاکمہ ایک ضروری، محاکمہ
 امر ہے، اس لیے کہ حدود الہی کا اجراء کرنا واجب ہے۔ خصوصاً امام معصوم علیہ السلام
 اور حضرت بقیۃ اللہ کی موجودگی میں کتاب خداوندی کے مطابق ہر طرح کی ہوا و ہوس
 سے بری ہو کر حدود الہی کا اجراء ہوگا۔

اس زمانے میں اس اہم وظیفہ کی ادائیگی کے لیے ان افراد کو جو فقہی و اسلامی
 مہانی پر مسلط ہونے کے علاوہ گذشتہ میں ان پر معمول اشکال و اعتراض بھی نہ ہو۔

روایات میں ان کے قضائی تسلط اور گذشتہ خوبیوں کا تذکرہ ہے ہم اس سلسلے میں
 چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ابن حماد، قسن، ص ۹۸۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۹۔ عقد الدرر، ص ۱۵۱۔ القول
 المختصر، ص ۲۱۔

فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۴۹۱

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے، تو پشتِ کعبہ سے ۳۱۷ افراد کو باہر نکالیں گے ۵ جناب موسیٰؑ کی قوم سے جو حق فیصلہ کرتے ہیں اصحابِ کہف کے سات، یوشع و صی موسیٰؑ، موسیٰ آل فرعون، سلمان فارسیؑ، ابودجانہ انصاریؑ، مالک اشتر نخعیؑ۔
ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوا کرتے ہیں:

کیا اس گروہ (۳۱۳ افراد) کے علاوہ دوسرے لوگ پشتِ کعبہ پر نہیں ہیں؟
امام نے کہا: ”کیوں نہیں، دوسرے مومن بھی ہیں، لیکن وہ فقہاء، چیدہ چیدہ افراد، حکام و قضاة ہوں گے۔ جن کے سینے اور پشت پر حضرت ہاتھ پھیریں گے۔ اس کے بعد ان کے لیے کوئی فیصلہ مشکل نہیں ہوگا۔“
حضرت کے ناصر و یاد اور زمین کے حاکم ہوں گے۔
صادق اہل بیت علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائمؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو ہر محاذ اور باڈر پر ایک حاکم معین کریں گے، اور ان سے کہیں گے: ”تمہارے کاموں کا پروگرام تمہارے ہی ہاتھ میں ہے اور اگر کبھی وظیفہ کی ادائیگی میں کوئی مشکل پیش آئے تو اپنی ہتھیلیوں پر نظر کرنا اور جو اس پر تحریر ہو اس کے مطابق عمل کرنا۔“

اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۰۔ نقل از: عبائے روضۃ الواعظین، ص ۲۶۶۔ امام ۲۷۷/۲۷۸ دیوں کو پشتِ کعبہ سے باہر لائیں گے۔

ابن طائوس، ملاحم، ص ۲۰۲۔ دلائل الامامہ، ص ۳۰۷۔ تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

دلائل الامامہ، ص ۲۴۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵۔

نعمانی غیبیہ، ص ۳۱۹۔ دلائل الامامہ، ص ۲۴۹۔ اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۵۷۳۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵ و ج ۵۳، ص ۹۱۔

ہتھیلیوں سے مشکلات کا سمجھنا ممکن ہے کنایہ ہومر کزی حکومت سے فوری ارتباط اور رفع مشکل کے وظیفہ کی تعیین ہو یا اشارہ ہو کہ ذمہ دار عہدار اپنے کاموں میں انتہائی حیرت انگیز مہارت کے مالک ہوں گے کہ ایک آن میں اپنی فکر و نظر کا اظہار کر دیں یا معجزہ کے ذریعہ مشکل حل ہو جائے جس سے عقل انسان عاجز ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی کے ظہور کے بعد کسی کا کوئی حق کسی کے ذمہ باقی نہیں رہے گا

کیونکہ حضرت اسے واپس لے کر صاحب حق کو واپس کر دیں گے۔“ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو داؤد و یغبر کے فیصلوں اور حکم پر عمل کریں

گے۔ انھیں شاہد و گواہ کی احتیاج نہیں ہوگی۔ خداوند عالم احکام الہی ان پر الہام کرے گا

وہ بھی اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کے اعتبار سے فیصلہ کریں گے۔“ ❖

سیار شامی کے فرزند جعفر کہتے ہیں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے

زمانہ میں پانچاٹھ حقوق کی واپسی اس درجہ ہے کہ اگر کسی کا کوئی حق کسی کے دانتوں کے

نیچے ہوگا تو بھی اسے واپس لے کر صاحب حق کو لوٹا دے گے ❖ البتہ یہ رفتار حضرت

مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں ہی مناسب ہے۔ اس کے قاضی:

سلمان فارسیؑ، مالکؑ اشتر، جناب موسیٰؑ کی قوم کے سربراہ و درہ افراد ہوں گے لیکن اس

کی قیادت و رہبری خود آنحضرت کے ہاتھ میں ہوگی۔ فطری بات ہے کہ پھر حقوق کی

پامالی کا سوال نہیں ہوگا جیسا کہ (دانتوں کے نیچے والا) جملہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے۔

❖ عیاشی تفسیر، ج ۱، ص ۶۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۲۴۔

❖ روضة الواعظین، ص ۲۶۶۔ نصاب الدرجات، ج ۵۹، ص ۲۵۹۔

❖ ابن حماد، فتن، ص ۹۸۔ عقد الدرر، ص ۳۶۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۸۔ القول

المختصر، ص ۵۲۔



اقتصاد

jabir.abbas@yahoo.com



اگر حکومت خداوند عالم کی تائید سے الہی احکام و قوانین کے معاشرہ (ساج) میں
اجراء کرے تو لوگ بھی اس کی برکت سے تبدیل ہو کر تقویٰ و پرہیزگاری کی راہ پر لگ
جائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خداوند عالم کی نعمتیں ہر طرف سے بندوں پر برسنے لگیں گی۔
قرآن کریم میں یہ پڑھتے ہیں

ولو ان اهل القرى امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من
السماء والارض

”اگر اس بستی کے لوگ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم زمین و
آسمان کی برکتیں ان کے اختیار میں دے دیں۔“

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں لوگ خدا کی طرف
مائل اور حجت خدا کے حکم کے سامنے تسلیم ہوں گے، پھر کوئی زمین و آسمان کی برکتوں
کے درمیان حائل نہیں ہوگا۔ اس لحاظ سے موسم کے اعتبار سے بارش ہونے لگے گی۔
دریا سے پانی لبریز ہوگا۔ زمینیں زرخیز ہو جائیں گی اور کھیتی لہلہا اٹھے گی۔ باغات سرسبز
اور میوؤں سے بھر جائیں گے مکہ و مدینہ جیسے صحرا جہاں کبھی ہریالی کا نام و نشان نہیں تھا
یکبارگی نخلستان میں تبدیل ہو جائیں گے اور منڈی و سبج ہو جائے گی۔

سورۃ اعراف، آیت: ۹۵

معاشرہ کا اقتصاد بہتر ہوگا۔ فقر و تنگدستی ختم، ہر طرف آبادی نظر آئے گی۔ تجارت میں خاطر خواہ رونق آ جائے گی۔ خصوصاً حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں اقتصاد بہتر ہوگا۔ اس سلسلے میں روایات بہت ہیں۔ ہر مورد میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کریں گے۔

۱: اقتصاد اور اجتماعی رفاه میں رونق

اس سلسلے میں جو روایات سے استفادہ ہوتا ہے وہ یہ کہ اقتصادی حالت کا بہتری کی وجہ سے سماج فقر و فاقہ میں پھر مبتلا نہیں ہوگا اور ایک ضرورت مند انسان کو اتنی دولت و ثروت دی جائے گی کہ وہ لے جانے سے معذور ہوگا۔ عمومی اقتصادی حالت اتنی بہتر ہو جائے گی کہ زکات نکالنے والے مستحق و ضرورت مند کی تلاش میں پریشان رہیں گے۔

۱: مال و دولت کی تقسیم

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”جب قائم اہل بیت علیہ السلام قیام کریں گے تو بیت المال لوگوں کے درمیان عادلانہ طور پر تقسیم کر دیں گے، زمین کے اوپر دولتیں (جیسے فوس و زکوٰۃ) اور زمین کے اندر چھپی ہوئی (جیسے خزانے و معاون) حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گی، پھر اس وقت حضرت لوگوں سے خطاب کریں گے:

”آؤ جس کے لیے تم لوگوں نے اپنی رشتہ داریاں منقطع کر دی تھیں اور خون ریزی و نگاہ پر آمادہ ہو گئے تھے لے جاؤ آپ اس طرح سے مال تقسیم کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اس طرح نہیں تقسیم کیا ہوگا۔“

ابن حماد، فتن، ص ۹۸۔ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۵، ص ۱۹۶۔ احمد، مسند، ج ۳، ص ۵۰۵، ابن بطریق، عمدہ، ص ۴۲۴



رسول خدا فرماتے ہیں: ”آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بے شمار مال عطا کرے گا۔“

رسول خدا فرماتے ہیں: ”ناامیدی اور فتنوں کے زمانہ میں مہدی نامی شخص ظہور کرے گا کہ اس کی داد و دہش لوگوں پر خوشگوار ہوگی۔“

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بخشش مہربان باپ کے عنوان سے اور بغیر احسان کے ہوگی۔ اس لحاظ سے دوسروں کی بخشش کے مقابل جو لوگوں کو غلام بناتے ہیں، دین فروشی اور آبروریزی پر موقوف ہو لوگوں کے لیے پسندیدہ و خوشگوار ہوگی۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ”ایک شخص قریش سے ظاہر ہوگا جو لوگوں کے درمیان مال تقسیم کرے گا اور پیغمبروں کی سیرت پر عمل پیرا ہوگا۔“

ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ”مہدی زمین کے خزانوں کو باہر نکالیں گے اور لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے اور اسلام کی گئی شان و شوکت دوبارہ لوٹ آئے گی۔“

اسی طرح فرماتے ہیں: ”میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو اموال لوگوں کو مٹھی مٹھی بے شمار مال و دولت عطا کرے گا۔“

- ۱- شافعی، بیان، ص ۱۲۴۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۴۸۔ الشیعة والرجعه، ج ۱، ص ۲۰۷
- ۲- شافعی، بیان، ص ۱۲۴۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۴۸۔ الشیعة والرجعه، ج ۱، ص ۲۰۷
- ۳- ابن داؤد، سنن، ج ۴، ص ۱۰۸
- ۴- ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۹
- ۵- عبدالرزاق، مصنف، ج ۱، ص ۳۷۲۔ ابن بطریق، عمدہ، ص ۴۲۴۔ الصواعق المحرقة، ص ۱۶۴۔ لغوی، مصابیح السنہ، ج ۲، ص ۱۳۹۔ شافعی، بیان، ص ۱۲۲۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۹



عبداللہ بن سنان کہتے ہیں: میرے والد نے امام جعفر صادقؑ سے کہا: میرے پاس نیکیس کی کچھ زمین ہے جس پر میں نے کھیتی کر دی ہے۔ حضرت کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہا: اگر ہمارے قائم قیام کریں تو تمہارا حصہ اس سرزمین سے زیادہ ہوگا۔“ ❶

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: ”جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو لوگوں کے درمیان مساوات و برابری سے اموال تقسیم کر کے عادلانہ رفتار برقرار کریں گے۔“ ❷

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ”آخری امام ہمارا ہمنام ہے وہ ظاہر ہو کر دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ مال کا انبار لگا ہوگا۔ جب کوئی مال و دولت کی درخواست کرے گا تو اس سے کہیں گے: تم خود ہی اپنی مرضی سے جتنا چاہو لے لو۔“ ❸

❹ سماج سے فقر و تنگ دستی کا خاتمہ

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ”حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت لوگ اموال و زکوٰۃ لگی کوپے میں ڈال دیں گے، لیکن اس کا دریافت کرنے والا نہیں ملے گا۔“ ❺

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں: ”مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میری امت میں ہوں گے ان کی حکومت میں مال کا ڈھیر لگ جائے گا۔“ ❻

❶ کافی، ج ۵، ص ۲۸۵۔ التہذیب، ج ۷، ص ۱۴۹

❷ نعمانی غنیۃ، ص ۲۳۷۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۲۹

❸ ابن طاووس، ملاحم، ص ۷۰، بحار الانوار، ص ۳۷۹۔ ملاحظہ ہو: احمد،

مسند، ج ۳، ص ۲۱۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۵۵

❹ عقد الدرر، ص ۱۶۶۔ المستجد، ص ۵۸۔ روایت میں اسی طرح آیا ہے، مال کو محلے کے گھروں

میں گھومتے رہے، ایک دوسرے سے متصل گھروں اور محلے کو ”خواہ“ کہتے ہیں۔

❺ حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۵۸۔ الشیعة والرجعه، ج ۱، ص ۲۱۴



یہ حدیث معاشرہ کی ضرورت برطرف ہو جائے گی سے کنایہ ہے، چونکہ مال و دولت مصرف سے زیادہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بجٹ میں کمی نہیں کریں گے، بلکہ بجٹ سے اضافی درآمد ہوگی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت قائم کے قیام کے وقت زمین اپنے دھینہ اُگل دے گی۔ اس طرح کہ لوگ اپنی آنکھوں سے زمین پر پڑا دیکھیں گے صاحبانِ زکوٰۃ حتیٰ کی تلاش کریں گے لیکن کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور لوگ خداوند عالم کے فضل و کرم سے بے نیاز ہو جائیں گے۔“

علی بن عقیبہ کہتے ہیں: اس زمانے میں صدقے دینے اور راہِ خدا میں پیسہ خرچ کرنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی، چونکہ سبھی مومنین بے نیاز ہوں گے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”لوگ ٹیکس اپنے کاندھوں پر رکھے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی طرف جائیں گے۔ خداوند عالم نے ہمارے شیعوں کو عیش و عشرت کی زندگی عطا کی ہے۔ وہ لوگ بے نیازی سے زندگی بسر کریں گے اور اگر خداوند عالم کا لطف ان کے شامل حال نہ ہو تو پھر وہ لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی و طغیانی پر آمادہ ہو جائیں گے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت سال میں دو بار لوگوں کو

مفید ارشاد، ص ۳۶۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷

مفید ارشاد، ص ۳۴۴۔ المستجد، ص ۵۰۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۹۔ ملاحظہ ہو:

احمد، مسند، ج ۲، ص ۵۲، ۲۷۲، ۳۱۳، ج ۳، ص ۵۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴۔

اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۴۹۶

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۵۔



عطا کریں گے آنحضرت ہر ماہ دو بار تنخواہ و حقوق دیں گے نیز لوگوں کے درمیان یکساں رفتار اس طرح رکھیں گے کہ پھر معاشرہ میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا۔ زکوٰۃ نکالنے والے فقراء کا حصہ ان کی خدمت میں پیش کریں گے لیکن وہ قبول نہیں کریں گے۔ مجبور آپیسوں کی مخصوص تھیلی میں اسے رکھ کر شیعوں کے محلوں میں پہنچا دیں گے لیکن وہ لوگ کہیں گے کہ ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔“

مذکورہ بالا روایت سے دو نکتہ نکلتا ہے: پہلا یہ کہ لوگ حضرت مہدی کی حکومت میں ایسی رائی و نظر کے مالک ہوں گے کہ بغیر کسی دباؤ کے اپنے وظیفہ پر تمام جانب سے عمل کریں گے۔

انھیں وظائف میں، ایک اسلامی حکومت کو آمدنی کا ٹیکس دینا بھی ہے۔

اگر تمام مسلمان اپنی اپنی آمدنی کا ٹیکس اور اموال کی زکوٰۃ دے دیں تو ایک بہت بڑی رقم ہوگی اور حکومت ہر طرح کے اصلاحی اقدامات اور رفاه کی خدمت پر قادر ہو جائے گی۔

دوسرے یہ کہ ہر چند حضرت کی داود و ہش اس زمانے میں بے حساب ہے اور لوگ مختلف طریقوں سے درآمد کریں گے لیکن وہ چیز زیادہ قابل توجہ و جاذب نظر ہے طبیعت کی بلندی اور روح کی بے نیازی ہے، اس لیے کہ بہت سارے دولت مند افراد پائے جاتے ہیں لیکن طبیعت میں سیری نہیں۔ روح میں حرص و ہوس کے جذبے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو فقر و فاقہ میں بسر کرنے کے باوجود ان کے دل غنی، روح بے نیاز ہوتی ہے۔ لوگ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور حکومت میں روحی بے

نعمانی غیۃ، ص ۲۳۸۔ حلیۃ الاسرار، ج ۲، ص ۶۴۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۰۔

ملاحظہ ہو: بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۲۔ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۳، ص ۱۱۱۔ احمد،

مسند، ج ۴، ص ۳۰۶۔ بخاری، صحیح، ج ۲، ص ۱۳۵۔ مسلم، صحیح، ج ۲، ص ۷۰۔



نیازی کے مالک ہوں گے۔ یہی اس زمانہ کی معنوی دگرگونی ہے۔

۳ محرومین و مستضعفین کی رسیدگی

رسول خدا فرماتے ہیں: ”اس زمانے میں مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے اور وہ اس شخص (حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام) کی نسل سے ہوں گے۔

خداوند عالم ان کے ذریعہ جھوٹ کا خاتمہ، بُرے ایام، اور غلامی کی زنجیروں سے تمہیں نجات دے گا۔“

حضرت امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں: ”جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، تو کوئی مسلمان غلام نہیں ہوگا مگر یہ کہ حضرت اسے خرید کر آزاد کر دیں گے نیز کوئی قرضدار باقی نہیں بچے گا کیونکہ حضرت اس کے قرض کو ادا کر دیں گے۔“

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، تو سب سے پہلے مدینہ جائیں گے اور وہاں ہاشمی قیدیوں کو آزاد کریں گے، پھر ابن ارطاة کہتا ہے: وہ کوفہ جائیں گے اور وہاں جاکر بنی ہاشم کے قیدیوں کو آزاد کریں گے۔

طاؤس یمانی کہتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے حکام و کارگزاروں کی بنسبت سخت اور بخشش اموال میں ہاتھ کھلے، اور

طوسی غیبیہ، ص ۱۱۴۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۰۲۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۷۵

عباشی، تفسیر، ج ۱، ص ۶۴۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۲۴۔

ابن حماد، فتن، ص ۸۳۔ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۶۷۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۱۸

بے چارہ، بے نوا و مسکین افراد کی نسبت مہربان و کریم ہیں۔

ابور وہ کہتا ہے: حضرت بنو اؤں کو اپنے ہاتھوں سے عطا کریں گے۔

احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت محرومین و بے چارہ افراد پر بخشش کرنے میں خصوصی توجہ رکھیں اور انھیں زیادہ سے زیادہ مال عطا کریں گے، جو بیت المال میں ہر مسلمان کا حق ہے۔ اس کے علاوہ بھی صلاح کے مطابق عطا کریں گے۔

ب: آبادی

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے کی آبادی کی اہمیت و عظمت سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ظہور سے قبل ویرانی و تباہی نظر میں ہو۔ یقیناً جب دنیا تباہ کن جنگوں، متعدد افراد کی ہوا و ہوس کا لقمہ بنی ہو اور بدلتی آتش جنگ میں جلی اور کشتوں پہ کشتے دیا ہو تو اسے آبادی کی زیادہ ضرورت ہے۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اسے آباد کرنے کے لیے آئیں گے اور پوری دنیا میں آبادی کو قابل دید بنا دیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں

”اپنے دوستوں کو مختلف سرزمینوں کی جانب روانہ کریں گے۔ جو حضرت کی بیعت کر چکے ہوں گے انھیں شہروں کی طرف بھیج کر عدل و احسان کا حکم دیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سرزمین کا حاکم ہوگا پھر اس کے بعد دنیا کے تمام شہر عدل و احسان کے ساتھ آباد ہو جائیں گے۔“

عقد الدرر، ص ۱۶۷

ابن طاووس، ملاحم، ص ۶۸، عقد الدرر، ص ۲۲۷

الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۶۸

امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوران حکومت میں غیر آباد ویران جگہیں نہیں ہوں گی۔“ ✦

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کوفہ میں وارد ہونے کے بعد ایک گروہ کو حکم دیں گے کہ امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کی پشت سے (شہر کربلا کے باہر) غریبن کی طرف نہر کھودیں، تاکہ شہر نجف تک پانی پہنچے اور اس نہر پر ٹیل بنائیں گے۔“ ✦

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب ہمارے قائم علیہ السلام قیام کریں گے، تو کوفہ کے مکانات کربلا اور حیرہ کی نہر سے متصل ہو جائیں گے۔“ ✦

یہ روایت شہر کوفہ کی آبادی میں وسعت کی خبر دیتی ہے۔ ایک طرف حیرہ، جو فی الحال کوفہ سے ۶۰ کلومیٹر دور ہے اور دوسری سمت سے کربلا سے متصل ہوگا جس کا فاصلہ اتنا ہی ہے۔

حبہ عرفی کہتے ہیں: ”حضرت امیر المومنین علیہ السلام حیرہ شہر کی جانب روانہ

- ✦ کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۱۔ الفصول المهمہ، ص ۲۸۴۔ اسعاف الراغبین، ص ۱۵۲۔
- ✦ وافی، ج ۲، ص ۱۱۲۔ نور الثقلین، ج ۲، ص ۱۲۱۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۴۲۔
- ✦ مفید ارشاد، ص ۳۶۲۔ طوسی غیہ، ص ۲۸۰۔ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۳۶۲۔ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۲۔ اعلام الوری، ص ۴۳۰۔ المستجاد، ص ۵۰۹۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۱، ج ۹۷، ص ۳۸۵۔
- ✦ طوسی غیہ، ص ۲۹۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰، ۳۳۷، ج ۹۷، ص ۳۸۵۔
- ✦ ارشاد مفید، میں اسی طرح آیا ہے ”اتصلت بیوت الکوفہ بنہری کربلا“ ملاحظہ ہو: روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۴۔ اعلام الوری، ص ۴۳۴۔ خرائج، ج ۳، ص ۱۱۷۶۔ صراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۵۱۔ المحجہ، ص ۱۸۴۔



ہوئے تو وہاں پر شہر کوفہ کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے کہا: قطعی طور پر شہر کوفہ حیرہ شہر سے متصل ہو جائے گا اور اتنا قیمتی و گراں شہر ہوگا کہ یہاں کی ایک میٹر زمین، مہنگی و گراں قیمت پر خرید و فروش ہوگی۔“

شاید کوفہ کی وسعت اور اس کی زمینوں کی گرانی اس وجہ سے ہوگی کہ وہاں اسلامی حکومت کا مرکز (پایہ تخت) بنے گا۔ روایات کے مطابق مؤمنین وہاں چلے جائیں گے۔

اسی طرح حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوران حکومت اور راستے کشادہ ہو جائیں گے اور خاص قوانین اس سلسلے میں وضع کیے جائیں گے، امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو شہر کوفہ جائیں گے اس وقت کوئی مسجد مینار، اور گنگرہ والی نہیں ہوگی۔ سب کو حضرت ویران و خراب کر ڈالیں گے اور اسے اس طرح بنائیں گے کہ بلندی نہ ہو نیز راستے کشادہ کر دیں گے۔“

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت آگاہ افراد سواری لے کر پہنچیں گے تاکہ راستے اور جادوں کے درمیان راستہ چلیں۔ جس طرح لوگوں کو حکم دیں گے کہ سڑکوں کے دونوں طرف پیادہ چلیں۔ اس سڑک کے کنارے چلنے سے اگر ہر ذراع ۵۰ اور ۷۰ سٹی میٹر کے درمیان ہے۔“

التہذیب، ج ۳، ص ۲۰۳۔ ملاذ الاحیاء، ج ۵، ص ۴۷۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۷

مفید ارشاد، ص ۳۴۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۹





کسی کو کوئی نقصان ہوگا تو اسے دیہ اور خون بہا دینے پر مجبور کریں گے۔ اسی طرح کوئی سڑکوں کے درمیان پیادہ چل رہا ہو اور اسے کوئی نقصان ہو جائے تو دیت لینے کا حق نہیں ہوگا۔“

ہم اس روایت سے یہی سمجھتے ہیں کہ شہروں میں کشادگی اور عبور و مرور کے وسائل میں فراوانی ہوگی۔ صرف نقل و انتقال کے ذرائع کے لیے قانون گذاری نہیں ہوگی بلکہ پیدل چلنے والوں کے لیے بھی قانون وضع ہوں گے۔ یقیناً جو حکومت علم و دانش اور صنعت و ٹکنالوجی سے استفادہ کرے گی اور راستوں کو کشادہ، اور سڑکوں کو چوڑا کرے گی قطعاً وہ ڈرائیوری اور جانوں کی ضمانت کا بھی قانون بنائے گی۔

ج: زراعت

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوران حکومت جو چیز شایان ذکر قابل توجہ ہے وہ کھیتی اور جانوروں کی تجارت ہے۔ اس کے بعد جن لوگوں نے بارش کی کمی، پے در پے قحط و خشک سالی، اشیاء خورد و نوش کی قلت کھیتوں کی بربادی، سے کبھی ایک لقمہ روٹی کے لیے گراں قیمت چیزوں کو فدیہ بنایا ہو یعنی ناموس و آبرو، وہی افراد حیرت انگیز کن کسان کی اور جانوروں کی تجارت میں تبدیلی محسوس کریں گے۔ معاشرہ میں اشیاء خورد و نوش کی فراوانی ہو جائے گی۔

اگر امام کے ظہور سے پہلے کبھی بارش ہوئی، بھی تو زمین نے اسے قبول نہیں کیا اور کبھی قبول کیا تو بارش نہیں ہوئی۔ کسان کی محصولات (نٹیجہ) برباد ہوئیں تو کبھی ناوقت بارش نے کھیتوں اور حاصل کو برباد کر ڈالا حضرت کے دور میں بارش کی حالت

التہذیب، ج ۱۰، ص ۳۱۴۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۹، ص ۱۸۱۔ ملاذ الاختیار، ج ۱۶، ص ۶۸۵۔ انساۃ الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۵۵



بدل جائے گی۔ پہلی ہی جیسی بارش ہوگی اور اس درجہ کہ لوگوں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ہوگی۔ اس کے بعد رحمت الہی کا انسان پر نزول ہوگا۔ نتیجہ کے طور پر انسانوں پر رحمت الہی کی فراوانی ہوگی۔ اس طرح سے کہ دسیوں سال کا حاصل ایک سال میں جمع کر لیں گے اور روایات میں آیا ہے کہ ایک من (تین کلوگرام) گیہوں سے سو من نتیجہ حاصل ہو جائے گا۔

روایات چوبیس بارش کی خبر دیتی ہیں کہ ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہوں گی۔ اسی کے پیچھے بہت ساری برکتیں لوگوں کے شامل حال ہوں گی، پہاڑ، جنگل، بیابان سرسبز ہو جائیں گے۔ بے آب و گیاہ، خشک و بخر بیابان ہرے بھرے ہو جائیں گے اور نعمت الہی اس قدر فراوان ہو جائے گی کہ لوگ اپنے مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔

❶ بارش کی زیادتی

رسول خدا فرماتے ہیں: ”ان پر آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی۔“ ❖
دوسری روایت میں فرماتے ہیں: خداوند عالم ان کے لیے (مہدی) آسمان سے برکت نازل کرے گا۔“ ❖

نیز فرماتے ہیں: ”زمین عدل و انصاف سے پُر ہوگی اور آسمان بر سے گا۔ نتیجہ کے طور پر زمین اپنا حاصل ظاہر کر دے گی اور میری امت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں اس درجہ نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔“ ❖

❖ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۷۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۳۹
❖ عقد الدرر، ص ۱۶۹۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۷۱ و ۱۴۱ ❖ (اگلا صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

خداوند عالم نے ہمارے وجود سے خلقت کی ابتداء کی اور ہم ہی پر ختم کرے گا جو چاہے گا میرے ذریعہ نیست و نابود کرے گا اور جو چاہے گا میرے ذریعہ ثابت و باقی رکھے گا۔ میرے وجود سے بُرے دن ختم ہوں گے اور بارش نازل کرے گا لہذا تمہیں دھوکہ دینے والا راہِ خدا سے دھوکہ دے کر نہ ہٹا سکے گا۔ جس دن سے خداوند عالم نے آسمان کے دروازے بند کیے ہیں اس دن سے ایک قطرہ نہیں برسا اور جب ہمارے قائمِ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آسمان سے رحمتِ الہی کی بارش ہوگی۔ ❖

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب قائمِ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا زمانہ آئے گا تو جہادی الثانیہ اور رجب میں دس روز ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی ایسی بارش نہیں دیکھی ہوگی۔“ ❖

سعید بن جبیر کہتے ہیں: جس سال حضرت قیام کریں گے ۳۲۳ دن بارش ہوگی جس کے آثار و برکتیں آشکار ہوں گی۔ ❖

حضرت قائمِ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں بارش کی کثرت کے بارے میں رسولِ اکرمؐ فرماتے ہیں: ”ان (مہدی) کی حکومت میں پانی کی زیادتی ہوگی۔ نہریں چھلک اٹھیں گی۔“ ❖

❖ المطالب العالیہ، ج ۴، ص ۲۴۲۔ ابن طاووس، ملاحم، ص ۱۳۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳،

ص ۵۲۴۔ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۵۵۔ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج ۲، ص ۲۶۲۔

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۵۔ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۱۶۹، ۱۶۳۔

❖ منن، ج ۲، ص ۴۲ ❖ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷۔ وافی، ج ۲، ص ۱۱۳

❖ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۶۹

❖ عقد الدرر، ص ۸۴



دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ”نہریں پانی سے بھری ہوئی ہوں گی۔
چشمے جوش کھائیں گے اور زمین کئی گنا حاصل دے گی۔“ ❖

❶ کاشت کاری کے نتیجوں میں برکت

رسول خدا فرماتے ہیں:

”وہ زندگی مبارک ہو جس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے،
اس لیے کہ آسمان کو بارش اور زمین کو اگانے کی اجازت دی جائے گی۔ اگر کوئی دانہ
صاف چٹیل پہاڑ پر ڈال دیا جائے گا تو یقیناً اُگے گا۔ اس زمانے میں کینے، حسد ختم ہو
جائیں گے، اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے گزند
نہیں پہنچائے گا اور اگر سانپ پر پیر پڑ جائے گا تو اسے نہیں ڈسے گا۔“ ❖
نیز فرماتے ہیں:

میری امت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوران حکومت ایسی
نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ ویسی کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔ آج تک کوئی مومن یا کافر ایسی
نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوا ہے آسمان سے مسلسل بارش اور زمین سے اچھ ہوگی۔“ ❖
رسول خدا عصر مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ میں زمین کی آمدگی کے بارے میں
فرماتے ہیں: ”زمین چاندی کے مانند جو جوش کھانے کے بعد درست ہوئی ہے بھیتی کے
لیے آمادہ ہوگی پودے اُگائے گی جس طرح حضرت آدم کے زمانہ میں تھا۔“ ❖

❶ مفید اختصاص، ص ۲۰۸۔ بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۰۴

❷ فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۲۴

❸ ابن طائوس، ملاحم، ص ۱۴۱۔ ملاحظہ ہو: طوسی غیہ، ص ۱۱۵۔ اثبات الہدایہ، ج ۳، ص ۵۰۴

❹ ابن طائوس، ملاحم، ص ۱۵۲۔ ابن مساجہ، سنن ج ۲، ص ۳۵۹۔ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲۔ عبدالرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۳۹۹۔ فرق کے ساتھ۔



نیز آنحضرت پیداوار کی برکت اور بہتر حاصل کے بارے میں فرماتے ہیں:
ایک دانہ انار کئی لوگوں کو سیر کرے گا ﴿۱﴾ نیز ایک انگور کا خوشہ کئی افراد کھائیں گے
اور سیر بھی ہو جائیں گے۔“ ﴿۲﴾

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مشرق و مغرب کو اپنے زیر اثر قرار
دیں گے۔ برائیوں اور اذیتوں کو برطرف کر دیں گے۔ خیر اور نیکی اس کی جاگزیں ہو
جائے گی، اس طرح سے کہ ایک کسان ایک من (۳ کلو گرام) گیہوں سے سو (۱۰۰)
من حاصل کرے گا جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: ﴿۱﴾ ”ہر خوشہ میں سودانے
نکلیں گے نیز خداوند عالم نیک ارادہ رکھنے والوں کے لیے اضافہ کر دے گا۔“ ﴿۲﴾
نیز حضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے کارگزاروں کو شہروں میں لوگوں
کے درمیان عادلانہ رفتار و رویہ کا حکم دیں گے۔ اس زمانہ میں کسان ایک مد ﴿۱﴾
(یعنی تین سیر) لگائے تو سات مد در آمد کرے گا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے اسی
طرح خداوند عالم اس مقدار سے زیادہ کر دے گا۔“ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ ابن طائوس، ملاحم، ص ۱۵۲۔ الدر المنثور، ج ۴، ص ۲۵۵۔ فرق کے ساتھ،

عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۴۰۱

﴿۲﴾ ابن طائوس، ملاحم، ص ۱۵۲۔ الدر المنثور، ج ۴، ص ۲۵۵۔ فرق کے ساتھ،

عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۴۰۱

﴿۳﴾ سورہ بقرہ، آیت: ۲۶۱۔

﴿۴﴾ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۶۷

﴿۵﴾ مد ایک پیمانہ ہے جو عراق میں ۸۰ لیٹر کے برابر ہے، فرہنگ فلوہی عمید، ص ۹۵۳

﴿۶﴾ عقد الدرر، ص ۱۵۹۔ ابن طائوس، ملاحم، ص ۱۹۷، القول المختصر، ص ۲۰



درختوں کے ثمر دینے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”حضرت مہدیؑ کے زمانے میں درخت بار آور پھلدار ہو جائیں گے نیز برکت فراوان ہو جائے گی۔“ ❖

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آسمان بر سے گا اور زمین گھاس اُگائے گی، اس درجہ کہ ایک عورت شام سے عراق پیدل جائے گی تو پورے راستہ میں سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا اور اسی پر چلے گی۔“ ❖

شاید حضرت اس علاقہ کو مثال کے طور پر بیان کر رہے ہوں، غور کرنا چاہیے کہ اس کی جغرافیائی حالت اس طرح ہے کہ اس راستے میں جنگلی کانٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا، شاید اس علاقہ کا عصر حضرت مہدیؑ میں اس لیے نام لیا گیا ہے کہ تمام بنجر زمین کاشتکاری میں بدل جائے گی۔

اسی سلسلے میں حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں: جب حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہمارے امت کے درمیان ظاہر ہوں گے، زمین حاصل، میوہ، پھل اُگائے گی اور آسمان بر سے گا۔“ ❖

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آریہ شریفہ: مدھامتان دوسنہ پتے کی تفسیر فرماتے ہیں: ”مکہ و مدینہ خرمے کے درختوں سے متصل ہو جائے گا۔“ ❖

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم دجال کے خروج کے بعد کاشتکاری ہوگی

ابن طاووس ملاحم، ص ۱۲۵۔ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۶۱۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۱۷

تحف العقول، ص ۱۱۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۵

المنافق والمشاہد، ص ۴۴۔ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۷۷۔ ملاحظہ ہو: ابن ماجہ،

سنن، ج ۲، ص ۱۳۵۶۔ حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۴۹۲۔ الدر المنثور، ج ۲، ص ۲۴۴۔

تفسیر قمی، ج ۲، ص ۳۴۶، بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۴۹۔ سورہ رحمن کی آیت ۲۳ ہے۔



اور درخت لگائے جائیں گے۔“

کتاب تہذیب میں شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کے مطابق ہم بھیجتے کریں گے

اور درخت اُگائیں گے۔“

۳ حیوانوں کے پالنے کا رواج

رسول خدا فرماتے ہیں: ”میری امت کی زندگی کے آخری دور میں حضرت عجل

اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے اور جانوروں کی کثرت ہو جائے گی۔“

نیز فرماتے ہیں اس زمانے میں جانوروں کے گلے موجود ہوں گے اور اپنی

زندگی کو جاری رکھیں گے۔“

رسول خدا کے اس فرمان میں نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ گویا ظہور سے پہلے پانی اور چارہ

کی کمی اور بیماریوں کے عام رواج سے جانور زندہ نہیں رہ سکیں گے۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

”دجال کے قتل کے بعد ملکوں میں اس درجہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹ کا بچہ (جو

حاملہ ہونے کے قابل ہوگا) لوگوں کے ایک گروہ کو سیر کر دے گا اور یا ک گوسالہ

(گائے کا بچہ) ایک قبیلہ کی غذا فراہم کرے گا نیز ایک بکری کا بچہ ایک گروہ کو سیر کرنے

کافی، ج ۵، ص ۲۶۰۔ من لایحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۱۵۸۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۳،

ص ۱۹۳۔ التہذیب، ج ۶، ص ۳۸۴

التہذیب، ج ۶، ص ۳۸۴

حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۵۸۔ عقد البدو، ص ۱۴۴۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۸۴۔

کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۰۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۱۵۔ بحار الانوار، ج ۵۱،

ص ۸۱۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۴

جامع احادیث الشیعہ، ج ۸، ص ۷۷۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۱۵۔ ج ۱۹، ص ۸۱

کے لیے کافی ہوگا۔“ ♦

● تجارت

ملک و سماج میں تجارت میں اضافہ و زیادتی ہوگی، جو اقتصاد کے بہتر ہونے اور سماج کے ثروت مند ہونے کی علامت ہوگی جس طرح بازاروں کی بندی اور بازار کا مندا ہونا سماج کے فقیر و نادار ہونے کی علامت ہے۔ حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے عصر میں لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر سے بہتر ہو جائے گی اور تجارت میں رونق اور بازار بروے کار آجائیں گے۔

رسول خدا اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”قیامت کی علامت (حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی)

یہ ہے کہ مال و دولت لوگوں کے درمیان باڑھ کی طرح رواں ہوں گے علم و دانش ظاہر

ہوں گے۔ تجارت کو عام رواج ملے گا اور بازاری رونق بڑھ جائے گی۔“ ♦

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ لوگ دجال کے خروج کرنے کے بعد چالیس سال

گزاریں گے، کجوریں بار آور ہوں گی اور بازار قائم ہوگا۔ ♦



ابن حماد، فتن، ص ۱۴۸

ابن قتیبہ، عنوان الاخبار، ج ۱، ص ۱۲

ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۵، ص ۱۲۴۔ الدر المنثور، ج ۵، ص ۳۵۴۔ متقی

ہندی، بہرہان، ص ۱۹۳

رانا جموں فصل

صحت اور علاج

jabir.abbas@yahoo.com

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل معاشرہ کی ایک مشکل تندرستی و علاج کا فقدان ہے۔ جس کے نتیجے میں بیماریوں کا عام رواج اور مرگ ناگہانی (اچانک) کی پوری دنیا میں زیادتی و کثرت ہوگی۔ عام بیماریاں جیسے جذام (کوڑھ) طاعون، لقوہ، اندھا پن، سکتہ (ہارٹ ایٹک) اس کے علاوہ سینکڑوں خطرناک بیماریاں اس درجہ لوگوں کی حیات کو چیلنج کریں گی کہ گویا ہر شخص اپنی موت کا انتظار کر رہا ہو اور ہرگز حیات کا امیدوار نہیں ہے۔ رات کو بستر پر جانے کے بعد صبح بیدار ہونے تک حیات کی امید باقی نہیں رہ جائے گی نیز گھر سے باہر جانے کے بعد صبح و سالم واپس آنے کی امید نہیں رہ جائے گی۔

یہ دلخراش اور خطرناک حالت قضائے زندگی کی آلودگی کی وجہ سے ہوگی اور ایسا ایٹمی کیمیائی (زہریلے) اسلحے کے استعمال سے ہوگا یا مقتولین کی کثرت اور لاش کے بے دفن پڑے رہ جانے سے بدبو کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔ ان بیماریوں کا سبب ہو سکتا ہے یا ذہنی اور روحی بیماریوں کی وجہ سے جو نامنی و عدم سلامتی و عزیزوں کی موت سے پیدا ہوگی۔ شاید یہ ان تمام چیزوں کی معلول ہے جس کو ہم اور آپ نہیں جانتے۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں ان حالات میں ستم رسیدہ انسانوں کے دل میں امید کی کرن پھوٹے گی اور ناگفتہ بہ حالت کے خاتمہ اور

انسانی سماج کو تندرستی کی نوید ہوگی۔ ٹھیک یہ وہی چیز ہے جس کو امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت انجام دے گی۔

یہاں پر تندرستی و علاج سے متعلق ظہور سے قبل چند روایات ذکر کرتے ہیں، پھر ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی تندرستی و علاج کے بارے میں کوشش و تلاش کی خبر دیتی ہیں۔

۱) بیماریوں کا عام رواج اور ناگہانی

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ”قیامت نزدیک ہونے کی علامت یہ ہے کہ ایک مرد بغیر کسی درد و بیماری کے مر جائے گا۔“ ❖

دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

”قیامت نزدیک ہونے (ظہور مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی علامت صاعقہ (آسمانی بجلی) رعد (بجلی کی کڑک جو جلنے کا باعث ہوگا) پے در پے آئے گی۔ اس طرح سے کہ جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا کسی گروہ کے پاس جا کر سوال کرے گا کہ کل کس کس پر بجلی گری اور جل کر خاکستر ہوا؟ تو اسے جواب ملے گا کہ فلاں فلاں“ ❖

صاعقہ: خوفناک آواز سے بے ہوش اور اس کے اثر سے عقل زائل ہونے کے معنی میں ہے نیز آگ لگنے اور جلنے کے معنی میں بھی ہے۔ اس لحاظ سے جو لوگ صاعقہ کا شکار ہوں یا ان کی عقل زائل ہو جائے یا صاعقہ کی وجہ سے جل کر خاکستر ہو جائیں۔ ❖

فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۲۹۸

احمد مستند، ج ۳، ص ۶۴۔ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۴۳۴

فرہنگ عمید، ج ۲، ص ۶۸۸



لیکن یہ ممکن ہے کہ صاعقہ ترقی یافتہ اسلحوں کے منجر ہو جانے سے ہو کہ دردناک آواز، جلادینے والی آگ، اس طرح سے کہ جو بھی اس سے نزدیک ہو گا خاکستر ہو جائے گا اور جو آثار انسانوں پر مرتب ہیں وہ بیماریاں ہیں اور بس یہ تینوں بیماریاں تباہ کن اسلحوں کی وجہ سے ہیں۔

حضرت رسول خدا ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

”قیامت نزدیک ہونے کی علامت موت کی زیادتی اور ان سالوں میں پے در

پے زلزلہ کا آنا ہے۔“

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت کثرت سے ہوگی سرخ موت (قتل) سفید موت یعنی طاعون۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”قیامت و روزِ جزاء کی علامت لقوہ کی بیماری اور ناگہانی موت کا عام رواج ہونا ہے۔“

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام رسول خدا سے نقل کرتے ہیں: ”ناگہانی موتیں، جذام و بواصیر، قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتیں ہیں۔“

بیان الائمہ کتاب میں مذکور ہے: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے

المعجم الکبیر، ج ۷، ص ۵۹

مفید ارشاد، ص ۳۵۹ - نعمانی، غیۃ ص ۲۷۷ - طوسی غیۃ، ص ۲۶۷ - اعلام الوری،

ص ۴۲۷ - خرائج، ج ۳، ص ۱۵۲ - الصراط المستقیم، ص ۲۴۹ - بحار الانوار، ج ۵۲،

ص ۲۱۱ - الزام الناصب، ج ۲، ص ۱۴۷

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۳ - ابن اثیر، نہایہ، ج ۱، ص ۱۸۷

بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۶۹ - نقل از: الامامہ والنصرہ، الزام الناصب، ج ۲، ص ۱۲۵



ظہور کے نزدیک ہونے کی علامت پوری دنیا میں بیماری کا رواج اور وبا، وطاعون کا پھیلنا ہے، خصوصاً بغداد اور اس سے متعلق شہروں میں نتیجہ کے طور پر بہت سارے لوگ نیست و نابود ہو جائیں گے۔ ❖

ب: صحت و تندرستی

علم کے حیرت انگیز شگونی نے خصوصاً حفظ صحت و علاج حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں اور اُسے سماج میں رواج دینے، شعلہ جنگ کے خاموش ہونے، نفسانی، و ذہنی سکون، روحی علاج انسانوں کی اصلاح کے سبب نیز کسانی و جانوروں کی پرورش میں اضافہ اور ضرورت کی حد تک غذاؤں کی فراہمی منجملہ ان عوامل میں ہیں جو امام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے زمانے میں اعلیٰ حد تک پہنچ جائے گی، لیکن ایسا ہو سکتا ہے کہ لوگوں کی جسمی حالت دگرگوں ہو جائے اور عمر طولانی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ایک شخص ہزار فرزند اور نسل دیکھے، پھر اس کے بعد دنیا سے انتقال کرے۔

رسول خدا فرماتے ہیں:

”جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور رات کو اس کی صبح کے ہنگام آفتاب مغرب سے نکلے گا (نہ مشرق کی طرف سے) تو انسان اس طرح چالیس سال تک آسودہ خاطر، عیش و عشرت سے بھری زندگی گزارے گا کہ اس مدت میں نہ تو کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا۔“ ❖

شاید اس بات سے مراد یہ ہے کہ جو موتیں اور بیماریاں ظہور سے قبل عام ہوں گی

بیان الائمہ، ج ۱، ص ۱۰۲

ابن طاووس، ملاحم، ص ۹۷



دوران ظہور اتنی کم و نادر سننے میں آئیں گی کہ عدم بیماری و موت کا حکم لگایا جاسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہری معنی مراد ہوں یعنی اس مدت میں موت و بیماری کا وجود نہیں ہوگا۔ وہ بھی حضرت یقیۃ اللہ اعظم کے ظہور کی برکت سے ایسا ہوگا۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکمت میں عمریں طولانی ہوں گی۔“

مفصل بن عمر کہتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو لوگ آپ کی فرمانروائی کے زیر سایہ طولانی عمریں کریں گے، اتنا کہ ہر شخص ہزار فرزند کا باپ ہوگا۔“

امام سجاد علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

”جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو خداوند عز و جل بیماری و بلا کو ہمارے شیعوں سے دور کر دے گا اور ان کے قلوب کو فولاد کے مانند محکم بنا دے گا اور ان میں ہر ایک چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا۔ وہی لوگ زمین کے حاکم اور سربراہ ہوں گے۔“

امام محمد باقر علیہ السلام امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں محیط صحت سے متعلق فرماتے ہیں: ”جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو گندے اور استعمال شدہ پانی کے کنویں اور ناودان (پرنا لے) جو راستوں میں واقع ہوں گے توڑ دیں گے۔“

عقد الدرر، ص ۱۵۹۔ القول المختصر، ص

مفید ارشاد، ص ۳۶۳۔ المستحاج، ص ۵۰۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷۔

وافی، ج ۲، ص ۱۱۳

شہروں اور معاشرے کی فضا ڈاکٹری اصول کے مطابق حفاظت کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہے، اس بناء پر وہ چیز جو ماحولیات و فضا اور حفظ صحت کے خلاف ہو اس کی روک تھام ہونی چاہئے۔ گھروں کے گندے پانیوں کو گلیوں میں پھینکنا، گھر سے باہر بیسن اور پائخانوں کے کنوؤں کو گھر سے باہر کھودنا جیسا کہ بعض شہروں، دیہاتوں میں مرسوم سے ہے۔ حفظ صحت کے اصول کی نابودی کا باعث ہے، اس لحاظ سے جو ہم مشاہدہ کر رہے ہیں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ایک وظیفہ ڈاکٹری اصولوں کے مطابق حفظ صحت کی خلاف ورزی کی روک تھام ہے۔

ج: علاج

چونکہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور میں ضرورت کی حد تک علاج فراہم ہے، لہذا بیماریاں کم ہو جائیں گی اور ایک مختصر تعداد ہوگی جو بیماریوں سے دوچار ہوگی لیکن اس زمانے میں ڈاکٹری علم حد درجہ ترقی پذیر ہوگا اور مختلف امراض میں مبتلا افراد کم سے کم مدت میں شفا یاب ہوں گے۔ اس کے علاوہ حضرت خداوند عالم کی تائید سے ناقابل علاج بیماروں کو خود ہی شفا دیں گے۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضرت کے دور حکومت میں بیماری نہیں پائی جائے گی۔

حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”کوئی نابینا، لنگ اور قانع زدہ، درد مند روی زمین پر نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اس کے درد کو برطرف کر دے گا۔“ ❖

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ”جس وقت ہمارے قائم پوشیدہ و مخفی ہونے کے بعد ظاہر ہوں گے جبریل ان کے آگے آگے اور کتاب خدا چہرے کے



سامنے ہوگی اور اس سے حضرت کوڑھی، سفید داغ کے مریض کو شفا دیں گے۔“
ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ خود حضرت ناقابل علاج، مرض کا معالجہ کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو خداوند عالم مومنین سے بیماریوں کو دور اور تندرستی و صحت کو ان کے قریب کر دے گا۔“
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”جو بھی قائم اہل بیت علیہم السلام کو درک کرے اور اگر وہ بیماری سے دوچار ہوگا، شفا پائے گا اور اگر ضعیف و ناتوانی کا شکار ہوگا، قوی و توانا ہو جائے گا۔“

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب خصائل میں مذکور ہے کہ ”حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں بیماری ختم ہو جائے گی اور وہ لوگ (مومنین) فولادی پارے بن جائیں گے۔“

امام علیہ السلام کی شہادت

حضرت کی شہادت یا رحلت کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں لیکن حضرت امام حسن مجتبیٰؑ فرماتے ہیں: ”ہم اماموں میں یا زہر دعا سے شہید ہوگا یا تلواریں سے۔“
جو روایات حضرت کی شہادت پر دلالت کرتی ہیں انہیں میں بعض دیگر روایات

دوحة الانوار، ص ۱۳۳۔ الشیعة والرجعة، ج ۱، ص ۱۷۱

نعمانی غیبة، ص ۳۱۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۴۔ اثبات الہدایة، ج ۳، ص ۴۹۳

نعمانی غیبة، ص ۳۱۷۔ صلوق، حصا، ج ۲، ص ۵۳۱۔ روضة الواعظین، ج ۲، ص ۲۹۵۔

الصرط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۵۔ نقل از خرائج

صلوق، حصا، ص ۵۹۷

کفایۃ الاثر، ص ۲۲۶۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۲۱۷

پر ترجیح دی جاسکتی ہے۔

ہم یہاں پر چند روایات کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آیہ شریفہ:

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ

کے ذیل میں فرماتے ہیں: ”اس سے مراد امام حسین علیہ السلام اور آپ کے سترہ ۷/۱۱ اصحاب کا عصر امام زمانہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے، جب کہ سنہری (خود) (جنگ میں پہنچ جانے والی ٹوپی) سر پر ہوگی۔ لوگوں کو امام حسین علیہ السلام کی رجعت اور دوبارہ زندہ ہونے کی خبر دیں گے تاکہ موہین شک و شبہ میں نہ پڑیں۔

ایسا اس وقت ہوگا جب حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف لوگوں کے درمیان ہوں گے چونکہ حضرت کی معرفت اور ایمان لوگوں کے دلوں میں مستقر و ثابت ہو چکا ہوگا اور حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو موت آجائے گی تو امام حسین آپ کو غسل، کفن، حنوط اور دفن کریں گے، چونکہ کبھی وصی کے علاوہ کوئی وصی کو سپرد لحد نہیں کر سکتا۔“

زہری کہتا ہے: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف چودہ سال زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے جان بحق ہوں گے۔

ارطاة کہتا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

سورة اسراء آیت ۶

کافی، ج ۸، ص ۲۰۶۔ تاویل الآیات الظاہرہ، ج ۱، ص ۲۷۸ و ج ۲، ص ۷۶۲۔ مختصر

البصائر، ص ۴۸۔ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۴۰۱۔ بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۳، و ج ۴۱، ص ۵۶

ابن حماد، فتن، ص ۱۰۴۔ البداء والتاریخ، ج ۲، ص ۱۸۴۔ متقی ہندی، برہان،

چالیس سال گزار کر اپنی طبعی موت سے مریں گے۔

کعب الاحبار کہتا ہے کہ اس امت کے منصور، مہدی ہیں اور زمین کے رہنے والے اور آسمان کے پرندے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

یہ وہی ہیں جو روم اور جنگ عظیم میں آزمائے جائیں گے۔ یہ آزمائش بیس سال طولانی ہوگی اور حضرت دو ہزار پرچم دار کماندروں کے ہمراہ شہید ہوں گے۔ پھر حضرت رسول خدا کے فقدان کی مصیبت مسلمانوں کے لیے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی شہادت سے قیمتی و گراں نہیں ہوگی۔

اگرچہ زہری، ارطاة کعب الاحبار کی باتیں ہمارے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہیں، لیکن اس میں صداقت کا بھی احتمال ہے۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی کیفیت شہادت

الزام الناصب میں حضرت کی شہادت کی کیفیت مذکور ہے: ”جب ستر ۱۷۰ سال پورے ہوں گے اور حضرت کی موت نزدیک ہو جائے گی، تو قبیلہ تمیم سے سعید نامی عورت حضرت کو شہید کرے گی اس عورت کی خصوصیت یہ ہے کہ مردوں کی طرح داڑھی ہوگی۔

وہ چھت کے اوپر سے، جب حضرت وہاں سے گذر رہے ہوں گے، ایک پتھر آپ کی طرف پھینکے گی اور آنحضرت کو شہید کر ڈالے گی اور جب حضرت شہید ہو جائیں گے تو امام حسین علیہ السلام غسل و کفن، کے فرائض انجام دیں گے۔“ لیکن ہم

ابن حماد، فتن، ص ۹۹۔ عقد الدرر، ص ۱۴۷۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۵۷۔

عقد الدرر، ص ۱۴۹

الزام الناصب، ص ۱۹۰۔ تاریخ مابعد الظہور، ص ۸۸۱



نے اس کتاب کے علاوہ یہ مطلب، یعنی کیفیتِ شہادت کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ان اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہرکاب شہید ہوئے ہیں آئیں گے۔ ♦ تو ستر (۷۰) پیغمبران کے ہمراہ ہوں گے، جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ستر (۷۰) افراد بھیجے گئے تھے اس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف انگوٹھی ان کے حوالے کریں گے اور امام حسین علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے غسل، کفن، حنوط، دفن کے ذمہ دار ہوں گے۔

سلام علیہ یوم ولد و یوم یظهر و یوم یموت و یوم یبعث حیا



♦ امام حسین علیہ السلام کی رجعت سے متعلق آیت اللہ و الدمرحوم کی کتاب ستارہ درخشاں ملاحظہ ہو۔



منابع وماخذ

- 1- قرآن کریم
- 2- نبح البلاغہ
- 3- اثبات الوصیہ، علی بن حسین مسعودی، ت ۳۲۶ھ ق، انتشارات الرضی قم، ۱۴۰۴ھ ق
- 4- اثبات الہدایۃ، محمد بن الحسن حعاملی، ت ۱۱۰۴ھ ق، چاپخانہ علمیہ، قم۔
- 5- الاحقاج، احمد بن علی بن ابی طالب الطبری، قرن ششم ہجری، دارالنعمان، نجف اشرف، ۱۳۸۶ھ ق۔
- 6- احقاق الحق وازحاق الباطل، شہید قاضی نور اللہ حسینی مرعشی تستری، ت ۱۰۱۹ھ ق (باتوالیق آیت اللہ مرعشی نجفی) کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم۔
- 7- الاختصاص، محمد بن محمد بن نعمان ۴۱۳ھ ق۔ انتشارات اسلامی وابستہ بی جامعہ مدرسین، قم۔
- 8- اختیار معرفۃ الرجال، (رجال کشی) ابو عمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز کشی، ت ۳۸۵ھ ق، تلخیص از ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، دانشگاه مشهد۔
- 9- الاذاعۃ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ، محمد صادق حسن قزوینی بخاری، ۱۳۰۷ھ ق، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔



- 10- الارشاد، محمد بن محمد بن نعمان، ۴۱۳ھق، بصیرتی، قم۔
- 11- ارشاد القلوب، ابو محمد الدیلمی، مؤسسہ اسلامی، بیروت۔
- 12- اسعاف الراغبین، محمد بن علی الصبان، ۱۲۰۶ھق، دار الفکر، قاہرہ۔
- 13- اسد الغابہ، ابن الاثیر شیبانی، ت ۶۳۰ھق۔ چاپخانہ اسلامیہ، تہران۔
- 14- الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ابن حضر عسقلانی، ت ۸۵۱ھق، دار الکتب، بیروت۔
- 15- الاصول الستہ عشر، تحقیق حسن مصطفوی، تہران، ۱۳۷۱ش۔
- 16- اعلام المنجد، لولیس معلوف الیسوی، دار المشرق، بیروت۔
- 17- اعلام النساء، عمر رضا کحالی، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ۱۴۰۱ھق۔
- 18- اعلام الوری باعلام الہدی، ابوعلی فضل بن حسن طبری، ت ۵۴۸ھق، دار المعرفۃ، بیروت۔
- 19- اعیان الشیعہ، سید محمد حسن امین عالمی، دار التعارف، بیروت۔
- 20- اقبال، رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسی بن جعفر بن طاووس، ت ۶۶۴ھق، دار الکتب اسلامیہ۔
- 21- الزام الناصب، شیخ علی یزدی حارّی، قم ۱۴۰۳ھق۔
- 22- امام الشجرى، (امالی الخمیسہ)، یحییٰ بن حسین شجرى، ت ۴۷۸ھق، عالم الکتب، بیروت۔
- 23- امالی شیخ طوسی، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴۶۰ھق، المکتبۃ الاہلیہ، بغداد۔
- 24- امالی مفید، محمد بن محمد بن نعمان ت ۴۱۳ھق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین، قم۔



- 25- الامامة والتبصرة، علی بن الحسین بن بابویه قمی، ت ۳۲۹ هـ ق۔ مدرسه الامام المہدی (ع) قم۔
- 26- الانساب، ابوسعید عبدالکریم حمیری سمرقانی، ت ۵۶۳ هـ ق، مؤسسه الکتب الثقافیه، بیروت، ۱۴۰۸ هـ ق۔
- 27- الايقاظ من الحججہ، محمد بن الحسن حرطالی، ت ۱۱۰۴ هـ ق، دارالکتب العلمیہ، قم۔
- 28- الايام المکیہ، نجم الدین طوسی، دانشکده علوم اسلامی، قم۔
- 29- بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ هـ ق، مؤسسه الوفاء، بیروت۔
- 30- البداء والتاریخ، منسوب بہ ابو یزید احمد بن سہل بنی مقدسی، ت ۳۵۵ هـ ق، کتابخانہ اسدی، تہران۔
- 31- البرہان فی تفسیر القرآن، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ هـ ق، چاپخانہ علمیہ، قم۔
- 32- البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، علاء الدین علی بن حسام الدین، معروف بہ متقی ہندی، ت ۹۷۵ هـ ق، چاپخانہ خیام، قم۔
- 33- برہان قاطع، محمد حسین برہان، ت ۱۰۸۳ هـ ق، نشر خردنیا، تہران۔
- 34- بشارۃ اسلام، سید مصطفیٰ آل السید حیدر کاظمی، ت ۱۳۳۶ هـ ق، کتابخانہ نینوی الحدیث، تہران۔
- 35- بشارۃ المصطفیٰ، ابو جعفر محمد بن ابی القاسم طبری، کتاب فردوسی حدریہ، نجف اشرف۔
- 36- بصائر الدرجات فی فصائل آل محمد، محمد بن الحسن بن فروغ صفار قمی، ت ۲۹۰ هـ ق کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم۔
- 37- بحجۃ الآمال، ملا علی علیاری تہریزی، ت ۱۳۲۷ هـ ق، بنیاد فرهنگ اسلامی



کوشانپور، تہران۔

- 38- بیان الامۃ، محمد مہدی نجفی، قم، ۱۴۰۸ھ ق۔
- 39- البیان فی اخبار صاحب الزمان، محمد بن یوسف بن محمد قرشی، گنجی شافعی، ت ۶۵۸ھ ق، دار احیاء التراث العربی، تہران۔
- 40- تاویل الآیات الظاہرة فی فضائل العترہ الطاہرہ، سید شرف الدین علی حسینی استرآبادی نجفی، قرن ششم، مدرۃ الامام المہدی (عج)، قم۔
- 41- تاریخ الامم والملوک، ابو جعفر محمد بن جریر طبری، ت ۳۱۰ھ ق، دار المعارف قاہرہ۔
- 42- تاریخ بغداد، ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، ت ۴۶۳ھ ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
- 43- تاریخ مابعد ظہور، سید محمد صادق صدر، دار التعارف للمطبوعات، بیروت۔
- 44- تبصرہ الولی، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ ق، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت۔
- 45- تحف العقول عن آل الرسول، ابو محمد حسن بن علی بن الحسن بن شعبۃ حرانی، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم۔
- 46- تذکرۃ الفقہاء علامہ حلی، ت ۷۲۶ھ ق، مؤسسۃ آل البیت الاحیاء التراث، قم۔
- 47- الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، عبد العظیم بن عبد القوی المندری، ت ۶۵۶ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- 48- التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، محمد انور شاہ کشمیری ہندی، ت ۱۳۳۲ھ ق، دار القرآن العربی، بیروت۔



- 49- التطبيق بين السفينة والجمار بالطبعة الجديدة، سيد جواد مصطفوی، آستان قدس رضوی، مشهد، ۱۴۰۳ھق۔
- 50- تفسیر الصافی، فیض کاشانی، ت ۱۰۹۱ھق، مؤسسہ الاعلیٰ، بیروت۔
- 51- تفسیر العسکری علیہ السلام، منسوب بہ امام حسن عسکری علیہ السلام مدرستہ الامام المہدی (ع) قم، ۱۴۰۹ھق۔
- 52- تفسیر العیاشی، محمد بن مسعود بن عیاش سمرقندی، کتابفروشی اسلامیہ، تہران۔
- 53- تفسیر فرات الکوفی، فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی، کتاب فروشی داوری، قم۔
- 54- تفسیر قتی، ابوالحسن علی بن ابراہیم قتی، اوآخر قرن سوم ہجری قمری، کتاب فروشی الہدی نجف اشرف۔
- 55- تفسیر نور الثقلین، عبدعلی محمد العروی الحویزی، ت ۱۱۱۲ھق، چاپخانہ علیہ، قم۔
- 56- تقریب المعارف، شیخ تقی الدین ابوالصلاح حلبی، ت ۱۱۲ھق، انتشارات اسلامی وابستہ جامع مدرسین، قم، ۱۴۰۴ھق۔
- 57- التقریب والتیسیر، البوزکریائی بن شرف النوی، بیروت۔
- 58- تنقیح المقال فی علم الرجال، شیخ عبد اللہ بن حمد بن حسن المولیٰ عبد اللہ المامقانی النجفی، ت ۱۳۵۱ھق۔
- 59- تہذیب الاحکام فی شرح المقنعہ، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴۶۰ھق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔
- 60- ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، محمد بن الحسین بن بابویہ، ۳۸۱ھق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم۔
- 61- جامع احادیث الشیعہ، سید حسین بروجرودی، ت ۱۳۸۰ھق، مبدیۃ العلم، قم۔



- 62- جامع الاخبار، تاج الدين شعيري، قرن ششم هجري قمری، انتشارات رضی، قم۔
- 63- جامع الاصول من احاديث الرسول، ابوالساعات مبارک بن محمد معروف به ابن الاثير، ت ۶۰۶ هـ، دار احياء التراث العربی، بيروت۔
- 64- الجامع الصحيح، محمد بن عيسى بن سورة ترمذی ت ۲۹۷ هـ۔
- 65- جمع الجوامع (الجامع الكبير)، جلال الدين عبد الرحمن سيوطی، ت ۹۱۱ هـ، چاپ سنگی۔
- 66- الحاوی للفتاوی، جلال الدين عبد الرحمن سيوطی، ت ۹۱۱ هـ، دار کتب العلمیه، بيروت۔
- 67- حق اليقين، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ هـ، جاويدان، تهران۔
- 68- حلیۃ الابرار فی فضائل محمد وآل الاطهار، سيد هاشم بن اسماعیل بحرانی، ت ۱۱۰۷ هـ، دارالکتب العلمیه، قم۔
- 69- حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم اصفهانی احمد بن عبد الله، ت ۴۳۰ هـ، دارالکتب العربی، بيروت۔
- 70- الخراج والخراج، ابوالحسن سعید بن هبة الله معروف به قطب راوندی، ت ۵۷۳ هـ، مؤسسه الامام المهدی (عج)، قم۔
- 71- النضال، ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن بابويه قمي، ت ۳۸۱ هـ، انتشارات اسلامي وابسته به جامع مدرسين، قم۔
- 72- خلاصة الاقوال، (رجال علامه)، حسن بن يوسف بن مطهر علی، ت، الرضی، قم۔
- 73- در الاخبار فيما يتعلق بحال الاحتضار، شیخ محمد رضا طوسی، نجفی، ت ۱۴۰۵ هـ، چاپخانه نعمان نجف اشرف۔



- 74- الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، جلال الدین سیوطی، ت ۹۱۱ھ ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔
- 75- دلائل الامامہ، ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری، کتاب فروشی رضی، قم۔
- 76- دلائل النبوة، احمد بن عبد اللہ، ابو نعیم اصفہانی، ت ۴۳۰ھ ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔
- 77- ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، محبت الدین احمد بن عبد اللہ الطبری، ت ۶۹۴ھ ق، کتاب فروشی محمدی، قم۔
- 78- الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ، آقا بزرگ تهرانی، ت ۱۳۸۹ھ ق، کتاب فروشی اسلامیہ، تہران۔
- 79- راموز الاحادیث، ضیاء الدین احمد بن مصطفی استانبولی، ت ۱۳۱۱ھ ق، چاپ ہند۔
- 80- رجال ابن داؤد، حسن بن علی بن داؤد طی، تقرن ہشتم، نجف ۱۹۷۲م۔
- 81- رجعت از نظر شیعہ، نجم الدین طوسی، چاپخانہ علمیہ، قم، ۱۴۰۵ھ ق۔
- 82- الرجعة فی احادیث الفريقین، جنم الدین طوسی۔
- 83- راہنمای کتب اربعہ، محمد مظفری، چاپخانہ علمیہ، قم، ۱۴۰۵ھ ق۔
- 84- روضۃ المتقین، محمد تقی مجلسی ۱۰۷۰ھ ق، بنیاد فہرنگ اسلامی کوشانپور، تہران۔
- 85- روضۃ الواعظین، محمد بن قاسم نیشاپوری، ت ۵۰۸ھ ق، انتشارات الرضی، قم۔
- 86- ریاحین الشریعہ، ذبیح اللہ محلاتی، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔
- 87- ستارۃ درخشان، شیخ محمد رضا طوسی نجفی، ترجمہ سید محمد میر شاہ والد، انتشارات



محمدی، تہران۔

- 88- سیفۃ البحار، شیخ عباس قمی، ت ۱۳۵۹ھ ق، انتشارات اسودہ، قم۔
- 89- سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی، ت ۲۷۵ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- 90- سنن ابی داؤد، سلمان بن الاشعث بختانی، ت ۲۷۵ھ ق، دار احیاء السنۃ النبویہ۔
- 91- اسنن الکبریٰ، ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی، ت ۳۵۸ھ ق، دار المعرفۃ، بیروت۔
- 92- سنن الدارمی، ابو محمد عبداللہ دارمی، ت ۲۵۵ھ ق، دار الفکر، بیروت۔
- 93- السیرۃ الحلبیہ، علی بن یزید بن ہان الدین حلی شافعی، ت ۱۰۴۳ھ، بیروت۔
- 94- شرح فتح البلاغہ، عزالدین ابو حامد بن ہبۃ اللہ بن ابی الحدید مدائنی، ت ۶۵۵ھ ق، چاپخانہ بابی حلی قاہرہ۔
- 95- الشیعہ والرجعہ، شیخ محمد رضا طہسی نجفی، چاپخانہ الآداب نجف اشرف، ۱۳۸۵ھ ق۔
- 96- صحیح البخاری، اسماعیل بن ابراہیم ہفتی بخاری، ت ۲۵۶ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- 97- صحیح ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ، ت ۲۹۷ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- 98- صحیح مسلم، ابوالحسن بن حجاج قشیری نیشاپوری، ت ۲۷۱ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- 99- الصراط المستقیم الی مستحق التقدیم، زین الدین ابو محمد علی بن یوسف عالمی ناباطی،



ت ۸۷۷ھ ق، کتاب فروش مرتضویہ، تہران۔

100- الصواعق المحرقة، احمد بن حجر عسقلانی، ت ۹۷۲ھ ق، کتابخانہ قاہرہ۔

101- الطبقات الکبری، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع بصری زہری، ت ۲۳۰ھ ق، دار

صادر، بیروت۔

102- الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطوائف، علی بن موسیٰ معروف بہ سید بن طاووس،

ت ۶۶۲ھ ق، چاپخانہ خیام، قم۔

103- الحدود القویۃ لدفع الخواف الیومیۃ، رضی الدین علی بن یوسف بن المطہر حلّی، ت

۷۲۶ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم۔

104- العطر الوردی، محمد بلیمی شافعی، ت ۱۳۰۸ھ ق، چاپخانہ امیریہ، بولاق۔

105- عقائد صدوق، ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ ق، چاپ سنگی،

۱۲۹۲ھ ق۔

106- عقد الدرر فی اخبار السنظر، یوسف بن یحییٰ مقدسی سلمی شافعی، قرن ہفتم ہجری

قمری، عالم الفکر، قاہرہ۔

107- العقد الفرید، ابن عبد ربہ اندلسی، ت ۳۲۷ھ ق، دار الکتاب العربی، بیروت۔

108- علل الشرائع، ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ، ت ۳۸۱ھ ق، کتاب فروش حیدریہ،

نجف اشرف۔

109- العلل المتناہیہ، ابو الفرج عبد الرحمن بن الجوزی، ت ۵۹۷ھ ق، دار الکتب

العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ ق۔

110- الہمدۃ لابن البطریق، یحییٰ بن الحسن اسدی حلّی معروف بہ بن البطریق، ت

۶۰۰ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین۔



111- عوالم العلوم، والمعارف والاحوال من الآيات والاخبار والاقتوال، شیخ عبداللہ بحرانی اصفہانی، مدرسہ الامام المہدی (ع) قم۔

112- عیون الاخبار، عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری، ت ۲۷۸ھ ق، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

113- عیون اخبار الرضا، ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ، ۳۸۱ھ ق، نشر توس، قم۔

114- الغارات، ابواسحاق ابراہیم محمد ثقفی، ت ۲۸۳ھ ق، انجمن آثار ملی تہران۔

115- غایۃ المرام فی حجتہ الخصام عن طریق الخاص والعام، سید ہاشم بن سلیمان بحرانی، ت ۱۱۰ھ ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت۔

116- الغیہ، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۳۶۰ھ ق، کتابفروشی خیوی، تہران۔

117- الغیہ، محمد بن ابراہیم نعمانی، ۳۶۰ھ ق، کتابفروشی صدوق، تہران۔

118- الفائق فی غریب الحدیث، جلال اللہ، محمود بن عمر زختری، ت ۵۸۳ھ ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔

119- الفتاویٰ الحدیثیہ، احمد بن حجر بیہقی، ت ۹۷۴ھ ق، التقدیم العلمیہ، مصر۔

120- الفتن، ابو عبد اللہ نعیم بن حماد مروزی، ت ۴۲۸ھ ق، خطی، کتابخانہ المتحف، انگلستان۔

121- الفتوحات المکیہ، محمد بن علی معروف بہ ابن عربی، ت ۶۳۸ھ ق، دارصادر، بیروت۔

122- فرائد السطین فی الفصائل المرتضی والتبول السطین والائمة من ذرہم، ابراہیم بن محمد جوینی خراسانی، ت ۷۳۰ھ ق، مؤسسہ المحمودی، بیروت۔

123- فرائد فوائد الفکر، مرعی بن یوسف بن ابی بکر، قرن یازدہم ہجری قمری، بنیاد



اسلامی رقم۔

- 124- فردوس الاخبار، البو شجاع شیرویہ ابن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، ت ۵۰۹۰ھ ق، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- 125- فرہنگ عمید، حسن عمید، جاویدان، تہران۔
- 126- الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ، علی بن محمد بن احمد مالکی مشہور بی ابن صباغ، ت ۸۵۵ھ ق، کتابفروشی دارالکتب، نجف اشرف۔
- 127- فضل الکوفہ و فضل اہلہا، محمد بن علی بن الحسین علوی حسینی کوفی، ت ۴۴۵ھ ق، موسسہ اہل البیت، بیروت۔
- 128- الفقیہ (کتاب من لا یحضرہ الفقیہ)، محمد بن علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔
- 129- قرب الاسناد، ابوالعباس عبداللہ بن جعفر حمیری، ت ۳۱۰ھ ق، چاپ سگی، چاپخانہ اسلامیہ، تہران۔
- 130- قصص الانبیاء، قطب الدین راوندی، ت ۵۷۳ھ ق، بنیاد پژوهش های اسلامی، مشهد، ت ۱۴۰۹ھ ق۔
- 131- القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر، احمد بن حجریشمی، ت ۹۷۲ھ ق، خطی، کتابخانہ امیرالمؤمنین، نجف اشرف۔
- 132- کامل الزیارات، ابوالقاسم جعفر بن محمد قولویہ، ت ۳۶۷ھ ق، چاپخانہ مرتضویہ، نجف اشرف، ۱۳۵۶ھ۔
- 133- اکاٹل فی تاریخ، ابوالحسن علی بن ابی المکرم معروف بہ ابن الاثیر، ت ۶۳۰ھ ق، دارصادر، بیروت۔

- 134- کشف الاستار، میرزا حسین نوری، ت ۱۳۲۰ھ ق، کتاب فروشی نینوا، تهرآن۔
- 135- کشف الحق (الاربعون)، امیر محمد صادق خاتون آبادی، ت ۱۲۰۷ھ ق، بنیاد بعثت تهرآن، ۲۳۶۱ش۔
- 136- اکشف الله فی معرفه الائمه، ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح اریلی، ت ۶۹۲ھ ق، دارالکتب اسلامی بیروت۔
- 137- الکافی، محمد بن یعقوب کلینی رازی، ت ۳۲۹ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تهرآن۔
- 138- کفایه الاثر فی النص علی الائمه اثنی عشر، ابوالقاسم علی بن محمد بن علی (الخزاز)، قرن چهارم ہجری قمری، نشر بیدار، قم۔
- 139- کمال الدین و اتمام النعمه، ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ ق، ق انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم۔
- 140- الکنی والالقب، شیخ عباس قمی، ت ۱۳۵۹ھ ق، کتابخانہ صدر، تهرآن۔
- 141- کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، علاء الدین علی معروف بہ متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ ق، مؤسسہ الرسالہ، بیروت۔
- 142- لسان المیزان، احمد بن علی بن حضر عسقلانی، ت ۸۶۲ھ ق، مؤسسہ الاعلیٰ، بیروت۔
- 143- لوائح الانوار النہیہ، شمس الدین محمد بن احمد سفارینی نالمسی، ت ۱۱۷۷ھ ق، مجلہ المنار، مصر۔
- 144- مجمع البحرین، فخر الدین طریحی، ت ۱۰۸۵ھ ق، کتاب فروشی مرتضویہ، تهرآن۔
- 145- مجمع البیان فی تفسیر القرآن، فضل بن الحسن طبرسی، ت ۵۳۸ھ وق، دار احیاء

169- معجم حادیث الامام المهدی (ع)، نجم الدین طوسی با همکاری جمعی فضلاء، نشر معارف اسلامی، قم۔

170- معجم البلدان، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ حموی بغدادی، ت ۶۲۶ هـ ق، دار التراث العربی، بیروت۔

171- معجم رجال الحدیث و تفصیل طبقات الرواة، سید ابوالقاسم خوئی، مدینه العلم، قم۔

172- المعجم الصغير، سليمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ هـ ق، دار لکتاب العلمیہ، بیروت۔

173- المعجم الاوسط، سليمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ هـ ق، کتابفروشی العارف، ریاض۔

174- المعجم الكبير، سليمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ هـ ق، وزارت اوقاف عراق۔

175- الملامح والفتن فی الظهور والغائب المنظر، رضی الدین علی بن موسی بن طاووس، ت ۶۶۴ هـ ق، مؤسسہ الاعلیٰ، بیروت۔

176- ملاذ الاخيار، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ هـ ق، کتابخانہ آیہ اللہ مرعشی، قم۔

177- النار المذیبة فی الصحیح والضعیف، ابن قیم الجوزیہ، ت ۷۵۱ هـ ق، مکتب المطبوعات الاسلامیہ۔

178- مناقب آل ابی طالب، ابو جعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب، ت ۵۸۸ هـ، انتشارات علامہ، قم۔

179- منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر (ع)، شیخ لطف اللہ صافی، کتابخانہ صدر، تہران۔

180- منتخب الانوار المہدیہ، سید علی بن عبد الکرم نیلی نجفی، قرطیم، جہری قمری، چاپخانہ خیام، قم، ۱۴۰۱ هـ ق۔



- 181- منتخب كنز العمال، علاء الدین متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ ق، دارالفکر، بیروت۔
- 182- المنجد، لویس معلوف یسوعی، دارالمشرق، بیروت۔
- 183- من الرحمن، محمد بن بہاء الدین الحارثی، ت ۱۰۳۰ھ چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف، ۱۳۴۲ھ۔
- 184- منیۃ المرید، زین الدین علی ابن احمد عالمی، ۹۶۵ھ ق، انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۳۶۸ش۔
- 185- منہاج الدموع، شیخ علی قرنی گلپایگانی، مؤسسہ مطبوعاتی دین و دانش، قم، ۱۳۴۳ھ ق۔
- 186- مہدی موعود، محمد باقر مجلسی، ۱۱۱۱ھ ق، ترجمہ علی دوانی آخوندی، تہران۔
- 187- المہذب الباری فی شرح المختصرانافع، شیخ جمال الدین ابوالعباس، احمد بن فہد علی اسدی۔
- 188- موارد الجن فی الصوص والفتاویٰ، نجم الدین، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۴۱۱ھ ق۔
- 189- الموطأ، مالک بن انس، ت ۱۷۹ھ ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔
- 190- المیزان فی تفسیر القرآن، سید محمد حسین طباطبائی، ت ۱۴۰۲ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔
- 191- الفی والتغریب، نجم الدین طہسی، مجمع الفکر الاسلامی، قم۔
- 192- نقش زمان مسلمان در جنگ، محمد جواد نجفی، چاپخانہ طلوع آزادی، ۱۳۲۷ش۔
- 193- نور الابصار، فی مناقب آل النبی الختار، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شہبازی، ت ۱۲۳۰ھ۔
- 194- النہایہ فی غریب الحدیث والاثار، مبارک بن حمد جزری معروف بہ ابن الاثیر،



ت ۶۰۶ھ ق، اسماعیلیان، قم۔

195- وسائل الشیخہ الی تحصیل مسائل الشریعہ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت ۱۱۰۴ھ ق،
دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

196- واقعہ صفین، نصر بن مزاحم مقری، ت ۲۱۲ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم،
۱۶۰۳ھ ق۔

197- الہدایۃ الکبریٰ، حسین بن حمدان حسینی حسینی، ت ۱۲۹۴ھ ق، مؤسسۃ البلاغ،
۱۴۰۶ھ ق۔

198- ینایع المودۃ، سلیمان بن ابراہیم بن قدوزی خفی، ت ۱۲۹۴ھ ق، کتابفروشی
عمری، قم۔

199- یوم الخلاص فی ظل القائم مہدی (عج)، کمال سلیمان، دارالکتب اللبنانی،
۱۴۰۲ھ ق۔



فہرست کتب ادارہ منہاج الصالحین

(سرپرست مولانا ریاض حسین جعفری)

150/-	جام غدیر	120/-	تلاش حق
100/-	زندہ تحریریں	100/-	ذکر حسین
60/-	شاہکار رسالت	125/-	برزخ چند قدم پر
130/-	محشر خاموش	100/-	اسلامی مطوعات
200/-	اسلام اور کائنات	100/-	محمدؐ تا محمدؐ
120/-	غریب ربذہ	100/-	محمدؐ تا علیؑ
125/-	فطرت	120/-	سورج بادلوں کی اوت میں
250/-	ذکر المصائب	100/-	شہید اسلام
50/-	حبوئے حق	50/-	قیام عاشورہ
250/-	خطبات محسن (دو جلد)	100/-	قرآن اور راہبیت
125/-	صدائے محسن	125/-	دینی معلومات (دو جلد)
100/-	افکار محسن	35/-	نوجوان پوچھتے ہیں شادی کس سے کریں؟
100/-	جام کوثر	15/-	خاتم حاکم اور صحابی امام
250/-	نسیم الجباس (دو جلد)	225/-	توضیح عزاء
135/-	اولی الامر کون؟	100/-	تفسیر سورہ فاتحہ
125/-	ریاض الجباس	100/-	مشغل ہدایت
125/-	نصیر الجباس	125/-	اسم اعظم
135/-	گلزار خطابت	225/-	سوانح آل محمدؐ
135/-	معیار مودت	225/-	افکار شریعت
135/-	خطبات شیخ الجامعہ	125/-	سیرت آل محمدؐ
250/-	بہشت	135/-	مناظرے
135/-	نصائح	240/-	آسان مسائل (چار جلد)
150/-	جنت	100/-	تاریخ جنت البقیع
135/-	توحید	100/-	عہدہ الجباس
175/-	ولایت	35/-	حقوق زوجین
150/-	آفتاب ولایت	20/-	ارشادات امیر المومنین
135/-	آرزوے جبرئیل	50/-	صدائے مظلوم
135/-	سیدہ نعرب	35/-	معجزات بتوں
150/-	تہذیب آل محمدؐ	35/-	لڑکا سونا لڑکی چاندی
150/-	توضیح المسائل	35/-	اسلامی پہیلیاں

200/-	عصر ظہور	15/-	لکھنؤ اور ہجرت
100/-	جدید فقہی مسائل	40/-	پیام عاشورہ
135/-	کربلا سے کربلا تک	35/-	معمومین کی کہانیاں
60/-	موعظہ مہلبہ	35/-	ارشادات مرقیہ و متفقہ
60/-	مہدی حدیث کی روشنی میں	10/-	آزادی مسلم
165/-	احادیث قدسیہ	55/-	تقدیر الہیہ
135/-	اسلامی اصول تجارت	100/-	صحیفہ پختون
150/-	یا علی سنو میری باتیں	100/-	حرف اساس
135/-	آل احمد پر درود	100/-	حسین میرا
165/-	راہ خدا	150/-	موت کے بعد کیا ہوگا؟
-	اصول دین	150/-	تہذیب نفس یا اخلاق عملی
300/-	سردار کربلا	135/-	اصول عقائد
500/-	کتب امامت و خلافت (دو جلدیں)	135/-	صحیفہ زہرا
165/-	بحر الصائب	135/-	سیرت امام رضا
135/-	فلسفہ نبی مہدی	85/-	ابن عظیم
65/-	وفاقیق المؤمنین	100/-	خواہشات پر کنٹرول کیسے ہو؟
425/-	امالی شیخ صدوق (دو جلدیں)	120/-	راز زندگی
800/-	مہجرات آل محمد (چار جلد)	85/-	علی سے دشمنی کیوں؟
1500/-	تفسیر نور الثقلین (پانچ جلدیں)	185/-	عملیات رزق
125/-	غم نامہ کربلا (یوسف کا ترجمہ)	175/-	جادو شکن
765/-	مناقب اہلبیت (چار جلدیں)	145/-	ذخائر امیر المؤمنین
250/-	حالی منتظر	185/-	مولائے کائنات کے فیصلے
150/-	آفتاب عدالت	250/-	پھر وہ شیعہ ہو گیا
175/-	نہج البلاغہ	145/-	آل رسول سے نفرت کیوں؟
65/-	فضائل الشیعہ	25/-	16 معجزے
65/-	محبت اہلبیت کون؟	20/-	12 معجزے
135/-	مسافرہ شام	زیر طبع	تحفۃ الانوار عظمین
135/-	ولایت امام ادریس غیب	زیر طبع	1001 فضائل علی
150/-	تفسیر سورہ حدید		

کتاب کی ادارہ منہاج الضائعین احمد رضا کی قریب فلور دکان نمبر 20

7225252